بہارِ شریعت

فقۂ حنفی کی عالم بنانے والی مایہ ناز کتاب (تخریج شدہ)

دوسرا حصہ

Compiled by the team of ALAHAZRAT.net

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

فقۂ حنفی کی عالم بنانے والی مایہ ناز کتاب

فرض، سنت، واجب، حرام کی تعریف،

وضو میں کون کون سی دعائیں پڑھی جاتی ہیں،

کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے،

غسل کے شرعی احکام،

کس پانی سے وضو جائز اور کس سے نہیں،

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا حکم

کن کن چیزوں سے تیمم جائز ہے،

حیض، نفاس استحاضہ کے مسائل،

ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ،

استنجے کے متعلق مسائل

ایک نظر ادھر بھی

نمبر شمار	قدیم رسم الخط	جدید رسم الخط	نمبر شمار	قدیم رسم الخط	جدید رسم الخط
1	پتا	پتہ	11	کوئیں	کنویں
2	تاگا	دھاگا	12	ناج	اناج
3	تربز	تربوز	13	دہنی	داہنی
4	پرند	پرندہ	14	دہنا	داہنا
5	سپید	سفید	15	زائد	زیادہ
6	سمجھوال	سمجھدار	16	لنبی	لمبی
7	سوَر	سور	17	لنبا	لمبا
8	طیار	تیار	18	ضرور	ضروری
9	کوآری	کنواری	19	شبہہ	شبہ
10	کوآں	کنواں	20	مونھ	منہ

تقریظ وتصدیق

از: سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِٔ سنّت ، ماحِیِٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت،

حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام أحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

(بہارِشریعت کی مقبولیت ومحبوبیت اورشہرت کی ایک اَہم وجہ اسے امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی تائیدوتصدیق اوردعا کا حاصل ہونا بھی ہے۔امام اہل سنّت تحریر فرماتے ہیں):

''فقیر غفرله المولی القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ بہارِشریعت،تصنیفِ لطیف أخي في اللّٰہ ذي المجد والجاہ، والطبع السلیم، والفکر القویم، والفضل والعلی ،مولانا مولوی حکیم محمدامجدعلی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنٰی رزقہ اللّٰہ تعالٰی في الدارین الحسنٰی ،مطالعہ کیا،الحمدللہ مسائلِ صحیحہ، رجیحہ ،محققہ ،منقحہ پر مشتمل پایا۔آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں، اور گمراہی واَغلاط کے مصنوع وملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں۔مولیٰ عزوجل مصنف کی عمروعمل وفیض میں برکت دے اورعقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی وشافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اورانہیں اہلِ سنت میں شائع ومعمول اوردنیاوآخرت میں نافع ومقبول فرمائے ،آمین!''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد للہ الواحد الاحد الصمد. المتفرد فی ذاتہ و صفاتہ فلا مثل لہ ولاضد لہ ولم یکن لہ کفوا احد. والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی رسولہ و حبیبہ سید الانس و الجان. الذی انزل علیہ القراٰن. ھدی للناس و بینات من الھدیٰ والفرقان وعلٰی اٰلہ وصحبہ ما تعاقب الملوان. وعلٰی من تبعھم باحسان الٰی یوم الدین. لاسیما الائمۃ المجتھدین خصوصا علٰی افضلھم و اعلٰھم الامام الاعظم. والھمام الافخم. الذی سبق فی مضمار الاجتھاد کل فارس. وصدق علیہ لو کان العلم عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس. سیدنا ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت. ثبتنا اللہ بہ بالقول الثابت. فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ. واعطانا الحسنٰی وزیادۃ فاخرۃ. وعلینا لھم و بھم یا ارحم الرّٰحمین. والحمد للّٰہ رب العلمین.

تمہید

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو بفضلہٖ تعالیٰ علماء بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا ان سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمادیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید وفروخت کریں جو دین میں فقیہ ہوں۔ (1) ("جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ٤٨٧، ص١٦٩٢.) رواہ الترمذی عن العلاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ ("جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ٤٨٧، ص١٦٩٢.) . پھر جس قدر عہدِ نبوت سے بُعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آگیا کہ عوام تو عوام بہت وہ جو علما کہلاتے ہیں روزمرہ کے ضروری جزئیات حتّٰی کہ فرائض وواجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلّتِ علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت ایسے مسائل کا، جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہتے کہ اُن کی صحبت باعثِ برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اُردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس، عام فہم، قابل اعتماد ہو، اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرّہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت۔ لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لہٰذا فقیر بہ نظرِ خیر خواہی مسلمانان بمقتضائے الدین النصح لکل مسلم. مَولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امرِ اہم واعظم کی طرف متوجہ ہوا، حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ میرا یہ منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کر کے اس کام کو انجام دوں۔

وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم.

(۱) اس کتاب میں حتّی الوسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے

بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہلِ علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔

(۲) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اوّل تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں، دوسرے، دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفسِ مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہٰذا ہر مسئلے میں خالص منقّح حکم بیان کر دیا جائے گا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ اُس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزار ہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علما کے کان بھی آشنا نہیں۔

(۳) اس کتاب میں حتّی الوَسع اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن مُتَحَیِّر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اُسے اختیار کر لیتے ہیں، یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اُسے اختیار کر لیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباعِ شریعت نہیں بلکہ اتباعِ نفس ہے لہٰذا ہر مسئلہ میں مفتٰی بہٖ صحیح اَصح راجح قول بیان کیا جائے گا کہ بلا دِقت ہر شخص عمل کر سکے۔ اللہ تعالٰی توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب و صلی اللّٰہ تعالیٰ علٰی حبیبہ المختار. والہ الاطہار. وصحبہ المہاجرین والانصار. وخلفائہ الاختان منہم والاصہار. والحمد للّٰہ العزیز الغفار. وھا انا اشرع فی المقصود بتوفیق الملک المعبود.

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ (1) (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶.)

''جن اور آدمی میں نے اسی لیے پیدا کیے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اُس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے تو جو انسان اپنے خالق و مالک کو نہ پہچانے، اُس کی بندگی و عبادت نہ کرے وہ نام کا آدمی ہے حقیقۃً آدمی نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی، آدمی ہے اور اسی سے فلاحِ دنیوی و نجاتِ اخروی ہے لہٰذا ہر انسان کے لیے عبادت کے اقسام و ارکان و شرائط و احکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل ناممکن، اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے۔ عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بے کار، کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں۔ درخت اسی وقت پھول پھل لاتا ہے کہ اس کی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اس کا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنم کا ایندھن۔

قال اللہ تعالیٰ:

﴿ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾ (1) (پ۱۹، الفرقان: ۲۳.)

"کافروں نے جو کچھ کیا ہم اس کے ساتھ یوں پیش آئے کہ اسے بکھرے ہوئے ذرّے کی طرح کردیا۔"

جب آدمی مسلمان ہولیا تو اس کے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں ایک وہ کہ جوارح سے متعلق ہے دوسری جس کا تعلق قلب سے ہے۔ قسمِ دوم کے احکام واصناف علمِ سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسمِ اوّل سے فقہ بحث کرتا ہے اور میں اس کتاب میں بالفعل قسمِ اوّل ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں پھر جس عبادت کو جوارح یعنی ظاہرِ بدن سے تعلق ہے، دو قسم ہے یا وہ معاملہ کہ بندے اور خاص اُس کے رب کے درمیان ہے۔ بندوں کے باہمی کسی کام کا بناؤ بگاڑ نہیں، عام ازیں کہ ہر شخص اس کی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز پنجگانہ وروزہ کہ ہر ایک بلاشرکتِ غیرے انھیں ادا کرسکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو، جیسے نماز جماعت وجمعہ وعیدین میں کہ بے جماعت ناممکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادتِ معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بنانا۔

دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اِصلاح اس میں مدِّ نظر ہے جیسے نکاح یا خرید وفروخت وغیرہا۔ پہلی قسم کو عبادات، دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مترتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا ورسول کے حُکم کے موافق کیے جائیں تو استحقاقِ ثواب ہے ورنہ گناہ اور سببِ عذاب۔

قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، ان سب میں اہم واعظم نماز ہے اور یہ عبادت اللہ عزوجل کو بہت محبوب ہے لہٰذا ہم کو چاہیئے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نمازی کا طاہر اور پاک ہولینا ضرور ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہٰذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کیے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہوں گے۔

کتاب الطھارۃ

نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وُضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت (1) ("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللّٰه، الحديث: ۱٤٦٦۸، ج۵، ص۱۰۳.)۔ اس حدیث کو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا: "ایک روز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورۂ رُوم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہہ پڑتا ہے"۔ (2) ("سنن النسائي"، كتاب الافتتاح، باب القراءة في الصبح بالروم، الحديث: ۹٤۸، ص۲۱٤۹.) اس حدیث کو نسائی نے شبیب بن ابی روح سے، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا۔ جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا۔ ایک حدیث میں فرمایا: "طہارت نصف ایمان ہے"۔ (3) ("جامع الترمذي"،

کتاب الدعوات، باب في فضل الوضوء... إلخ، الحدیث: ۳۵۱۷، ص ۲۰۱۳.) اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صُغریٰ

(۲) کُبریٰ

طہارتِ صُغریٰ وُضو ہے اور کُبریٰ غسل۔ جن چیزوں سے صرف وُضو لازم ہوتا ہے ان کو حدثِ اَصغَر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدثِ اَکبَر۔ ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائے گا۔

تنبیہ: چند ضروری اصطلاحات قابلِ ذکر ہیں کہ ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔

فرضِ اعتقادی: جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا آئمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اسکی فرضیت دینِ اسلام کا عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اِجماعِ قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرضِ اعتقادی کو بلا عذرِ صحیح شَرعی قصداً ایک بار بھی چھوڑے، فاسق و مرتکبِ کبیرہ و مستحقِ عذابِ نار ہے جیسے نماز، رکوع، سجود۔

فرضِ عملی: وہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظرِ مجتہد میں بحکمِ دلائلِ شَرعیہ جزم ہے کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل وکالعدم ہوگی۔ اس کا بے وجہ انکار فسق و گمراہی ہے، ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائلِ شَرعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیلِ شَرعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے۔ جیسے آئمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وُضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا، اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا، حنفیہ کے نزدیک وُضو میں بسم اللّٰہ کہنا اور نیّت سنت ہے اور حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں۔ اس فرضِ عملی میں ہر شخص اُسی کی پیروی کرے جس کا مقلّد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورتِ شَرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

واجب اعتقادی: وہ کہ دلیلِ ظنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔ فرضِ عملی و واجبِ عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور وہ انھیں دو میں منحصر۔

واجب عملی: وہ واجبِ اعتقادی کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے۔ مجتہد دلیلِ شَرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔

سنّتِ مؤکّدہ: وہ جس کو حضورِ اقدس صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیانِ جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانبِ ترک بالکل مسدود نہ فرما دی ہو، اس کا ترک اساءت اور

کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاقِ عذاب۔

سنّت غیر مؤکدہ: وہ کہ نظرِ شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں، اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو موجبِ عتاب نہیں۔

مُستحب: وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

مُباح: وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حَرامِ قطعی: یہ فرض کا مُقابل ہے، اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہِ کبیرہ و فِسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔

مَکروہ تحریمی: یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

اِساءَت: جس کا کرنا بُرا ہو اور نادراً کرنے والا مستحقِ عِتاب اور اِلتزامِ فعل پر استحقاقِ عذاب۔ یہ سنّتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

مَکروہ تنزیہی: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے۔ یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خِلافِ اَولیٰ: وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضایقہ وعتاب نہیں، یہ مستحب کا مقابل ہے۔ ان کے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی عطرِ تحقیق ہے۔ (1) (انظر: "بسط الیدین في السنة والمستحب والمکروهین"، لشیخ الإسلام والمسلمین الإمام أحمد رضا خان البریلوي.)

وللّٰه الحمد حمدًا کثیرًا مبارکًا فیه مبارکًا علیه کما یحب ربنا و یرضٰی.

وُضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ﴾ (2) (پ٦، المآئدة: ٦.)

"یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے مونھ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔"

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائلِ وُضو میں چند احادیث ذِکر کی جائیں پھر اُس کے متعلق اَحکامِ فقہی کا بیان ہو۔

حدیث ۱: امام بُخاری و امام مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد

فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ مونھ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وُضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔'' (3)("صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء... إلخ، الحديث: ١٣٦، ص١٤.)

حدیث ۲: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتادوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرمادے اور درجات بلند کرے۔ عرض کی ہاں یارسول اللہ! فرمایا: جس وقت وُضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلادِ اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔'' (1)"صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره، الحديث: ٥٨٧، ص٧٢٢.

حدیث ۳: اِمام مالِک و نَسائی عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''مسلمان بندہ جب وُضو کرتا ہے تو کُلّی کرنے سے مونھ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونھ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید براں۔ (2)"سنن النسائي"، كتاب الطهارة، باب مسح الاذنين مع الرأس... إلخ، الحديث: ١٠٣، ص٢٠٩٣.

حدیث ٤: بزّار نے باسنادِ حسن روایت کی کہ ''حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وُضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں: میں پانی لایا، انھوں نے مونھ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔'' (3)"البحر الزخار المعروف بمسند البزار"، مسند عثمان بن عفان، الحديث: ٤٢٢، ج٢، ص٧٥.

حدیث ٥: طَبَرانی نے اوسط میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو بَخت سردی میں کامل وُضو کرے اس کے لیے دونا ثواب ہے۔'' (4) "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٥٣٦٦، ج٤، ص١٠٦.

حدیث ٦: امام احمد بن حنبل نے اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ایک ایک بار وُضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دُگنا ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وُضو ہے۔'' (5) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب، الحديث: ٥٧٣٩، ج٢، ص٤١٧.

حدیث ۷: صحیح مسلم میں عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسلمان وُضو کرے اور اچھا وُضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہوتی ہے۔'' (6)

(6) "صحیح مسلم"، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۵۵۳، ص ۷۲۰.

حدیث ۸: مسلم میں حضرتِ امیر المومنین فاروقِ اعظم عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی وُضو کرے اور کامل وُضو کرے پھر پڑھے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔'' (1)

(1) "صحیح مسلم"، کتاب الطهارة باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۵۵۳، ۵۵۴، ص ۷۲۰.

حدیث ۹: ترمذی نے حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وُضو پر وُضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔'' (2)

(2) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء أنه يصلي الصلوات بوضوء واحد، الحديث: ۶۱، ص ۱۶۳۷.

حدیث ۱۰: ابنِ خزیمہ اپنی صحیح میں راوی کہ عبداللہ بن بُریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ''ایک دن صبح کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرتِ بلال کو بلایا اور فرمایا: ''اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔'' بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وُضو ٹوٹا وُضو کر لیا کرتا۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے۔'' (3)

(3) صحيح ابن خزيمة، باب استحباب الصلاة عند الذنب... إلخ، الحديث: ۱۲۰۹، ج۲، ص ۲۱۳.

حدیث ۱۱: ترمذی و ابنِ ماجہ سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وُضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں اس کے معنے وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔ (4)

(4) "سنن ابن ماجه"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في التسمية في الوضوء، الحديث: ۳۹۸، ص ۲۵۰۱.

حدیث ۱۲: دارقطنی اور بیہقی اپنی سُنَن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''جس نے بسم اللہ کہہ کر وُضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وُضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔'' (5)

(5) "سنن الدار قطني"، كتاب الطهارة، باب التسمية على الوضوء، الحديث: ۲۲۸، ج۱، ص ۱۰۸.

حدیث ۱۳: امام بُخاری و مسلم ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وُضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔'' (6)

(6) "صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، الحديث: ۳۲۹۵، ص ۲۶۶.

حدیث ۱۴: طَبَرانی باسنادِ حسن حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امّت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وُضو کے ساتھ مِسواک کرنے کا امر فرما دیتا'' (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے)۔ (1) "المعجم الأوسط" للطبراني، الحديث: ۱۲۳۸، ج۱، ص ۳۴۱

حدیث ۱۵: اسی طَبَرانی کی ایک روایت میں ہے کہ ''سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تا وقتیکہ مِسواک نہ فرما لیتے۔'' (2) "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ۵۲۶۱، ج۵، ص ۲۵۴.

حدیث ۱۶: صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مِسواک کرنا ہوتا۔'' (3) "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب السواك، الحديث: ۵۹۱، ص ۷۲۲.

حدیث ۱۷: امام احمد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''مِسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے مونھ کی صفائی اور رب تبارک و تعالیٰ کی رضا کا۔'' (4) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما، الحديث: ۵۸۶۹، ج۲، ص ۴۳۸.

حدیث ۱۸: ابو نعیم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو رکعتیں جو مِسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مِسواک کی ستر رکعتوں سے۔'' (5) "الترغيب والترهيب" للمنذري، كتاب الطهارة، الترغيب في السواك، الحديث: ۱۸، ج۱، ص ۱۰۲.

حدیث ۱۹: اور ایک روایت میں ہے کہ: ''جو نماز مِسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مِسواک کیے پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے۔'' (6) "شعب الإيمان"، باب في الطهارات، الحديث: ۲۷۷۴، ج۳، ص ۲۶.

حدیث ۲۰: مِشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ: ''دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حُکم ہر شریعت میں تھا) مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مِسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، اُنگلیوں کی چُنٹیں دھونا، بغل کے بال دور کرنا، موئے زیرِ ناف مونڈنا، استنجا کرنا، کُلّی کرنا۔ (7) "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، الحديث: ۶۰۴، ص ۷۲۳.

حدیث ۲۱: حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''بندہ جب مِسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مونھ اس کے مونھ پر رکھ دیتا ہے۔'' (1) "البحر الزخار المعروف بمسند البزار"، مسند علي بن أبي طالب، الحديث: ۶۰۳، ج۲، ص ۲۱۴.

مشایخِ کرام فرماتے ہیں کہ: ''جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔ (2) "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ج۱، ص ۲۵۳. اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔''

اَحکامِ فقہی: وہ آیۂ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے یہ ثابت کہ وُضو میں چار فرض ہیں۔

(۱) مونھ دھونا

(۲) کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(۳) سر کا مسح کرنا

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

فائدہ: کسی عُضْو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عُضْو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چُپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وُضو یا غسل ادا ہو (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب في الفرض القطعي والظني، ج۱، ص۲۱۷۔ ، اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت (4) (ضائع۔) جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ بہے گا جس کی تشریح ہر عُضْو میں بیان کی جائے گی۔ کسی جگہ مَوضَعِ حَدَث (5) (جس کا مسح ضروری ہو۔) پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔

۱۔ مونھ دھونا: شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی (6) (نیچے کے دانت جمنے کی جگہ۔) تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک مونھ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ (7) الدرالمختار مع ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، ج۱، ص۲۱۶-۲۱۸۔

مسئلہ ۱: جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا جَمے نہیں اس پر وہیں تک مونھ دھونا فرض ہے جہاں تک عادۃً بال ہوتے ہیں اور اگر عادۃً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔ (8) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص٤۔

مسئلہ ۲: مونچھوں یا بھووں یا بچی (1) (وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں۔) کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ (2) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء، ج۱، ص۲۱٤۔ و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب في معنی الاشتقاق... إلخ، ج۱، ص۲۲۰۔

مسئلہ ۳: اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپالیں تو اگرچہ گھنی ہوں، مونچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے۔ (3) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغُسل، ج۱، ص٤٤٦۔

مسئلہ ٤: داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضرور نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔ (4) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء والغسل، ج۱، ص۲۱٤، ٤٤٦۔

مسئلہ ۵: لبوں کا وہ حصہ جو عادۃً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے، اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کرلے کہ اس میں کا کچھ حصہ چُھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا، نہ کُلّی کی کہ دُھل جاتا تو وُضو نہ ہوا، ہاں وہ حصہ جو عادۃً مونھ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب في معنی

الاشتقاق... إلخ، ج١، ص٢١٩. و "الفتاوى الرضوية"، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ج١، ص٢١٤. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٤.

مسئلہ ٦: رُخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ داڑھی کے گھنے بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔ (6)

(6) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ج١، ص٢١٦. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق، ص٢٢٠.

مسئلہ ۷: نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔ (7)

(7) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ج١، ص٤٤٥.

مسئلہ ۸: آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیئے کہ مُضر (1) (نقصان دہ۔) ہے۔ (2)

(2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق... إلخ، ج١، ص٢٢٠

مسئلہ ۹: مونھ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے مُتصل ایک خفیف سی تحریر بند ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادۃً بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائیگا مگر ایسا کرنا نہیں چاہیئے اور اگر کچھ زیادہ دُھلنے سے رہ گیا تو وُضو نہ ہوگا۔ (3)

(3) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ج١، ص٢٠٠.

مسئلہ ۱۰: آنکھ کے کوئے (4) (ناک کی طرف آنکھ کا کونہ۔) پر پانی بہانا فرض ہے مگر سرمہ کا جرم کوئے یا پلک میں رہ گیا اور وُضو کر لیا اور اِطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو حَرَج نہیں، نماز ہوگئی، وُضو بھی ہوگیا اور اگر معلوم ہے تو اسے چھڑا کر پانی بہانا ضرور ہے۔

مسئلہ ۱۱: پلک کا ہر بال پُورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے۔ (5)

(5) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ج١، ص٤٤٤

۲۔ ہاتھ دھونا: اس حُکم میں کہنیاں بھی داخِل ہیں۔ (6)

(6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٤.

مسئلہ ۱۲: اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرّہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وُضو نہ ہوگا۔ (7)

(7) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: ہر قسم کے جائز، ناجائز گہنے (8) (زیور۔)، چھلّے، انگوٹھیاں، پُہنچیاں (9) (پُہنچی کی جمع، ایک زیور جو کلائی میں پہنا جاتا ہے۔)، کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھّے وغیرہ، اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اُتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈِھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔ (10)

(10) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ج١، ص٢١٦. و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣١٧.

مسئلہ ۱٤: ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں (11) (انگلیوں کے درمیان کی جگہ۔)، اُنگلیوں کی کروٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے، کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک، ان سب پر پانی بہ جانا ضروری ہے، اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی

بہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہاؤضو نہ ہوا، مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے۔ (12) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب الوضوء، ج۱، ص٤٤٥ .

مسئلہ ۱۵: بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک مُونڈھے (13) (کندھے، شانے۔) پر دو ہاتھ نکلے تو جو پُورا ہے اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں، مستحب ہے، مگر اس کا وہ حصہ کہ اس ہاتھ کے موضعِ فرض سے متصل ہے اتنے کا دھونا فرض ہے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص٤.

۳. سر کا مسح کرنا:

چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص٥.

مسئلہ ۱٦: مسح کرنے کے لیے ہاتھ تَر ہونا چاہیے، خواہ ہاتھ میں تَری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔ (3) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص٦.

مسئلہ ۱۷: کسی عُضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تَری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عُضْو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی۔ (4) المرجع السابق، ص٦.

مسئلہ ۱۸: سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔ (5) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب الوضوء، ج۱، ص۲۱٦.

مسئلہ ۱۹: عمامے، ٹوپی، دُوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں اگر ٹوپی، دُوپٹا اتنا باریک ہو کہ تَری پُھوٹ کر چوتھائی سر کو تَر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔ (6) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص٦.

مسئلہ ۲۰: سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔ (7) المرجع السابق، ص٥.

٤. پاؤں کو گٹوں (8) (ٹخنوں۔) سمیت ایک دفعہ دھونا:

(9) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص٥.

مسئلہ ۲۱: چھلّے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حُکم ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ (10) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب الوضوء، ج۱، ص۲۱۸. و "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۳۱۷.

مسئلہ ۲۲: بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر تاگا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا درکنار، تاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وُضو نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۳: گھائیاں اور اُنگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں (1) (ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے۔) ، سب کا دھونا فرض ہے۔ (2) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب الغسل، ج۱، ص٤٤٥.

مسئلہ ۲٤: جن اَعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہ جانا شرط ہے یہ ضرور نہیں کہ قَصداً پانی بہائے، اگر بلا قَصد و اِختیار بھی ان پر پانی بہ جائے (مثلاً مینھ برسا اور اَعضائے وُضو کے ہر حصہ سے دو دو قطرے مینھ کے بہ گئے، وہ اعضا

ڈھل گئے اور سر کا چوتھائی حصہ نم ہوگیا یا کسی تالاب میں گر پڑا اور اعضائے وُضو پر پانی گزر گیا، وُضو ہوگیا)۔ (3)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٣،٥. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، أركان الوضوء أربعة، ج١، ص٢٢٣.

مسئلہ ۲۵: جس چیز کی آدمی کو عُموماً یا خُصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و اِحتیاط میں حَرج ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے، اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سخت چیز ہو، وُضو ہو جائے گا، جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم، مزدور کے لیے گارا مٹی، عام لوگوں کے لیے کوئے یا پلک میں سُرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہا۔ (4) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ج١، ص٢٠٣.

مسئلہ ۲۶: کسی جگہ چھالا تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اس کی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کر کے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہالینا کافی ہے۔ پھر اس کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ (5)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٥.

مسئلہ ۲۷: مچھلی کا سِنا اعضائے وُضو پر چپکا رہ گیا وُضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔ (6) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ج١، ص٢٢٠.

وُضو کی سنتیں

مسئلہ ۲۸: وضو پر ثواب پانے کے لیے حُکمِ الٰہی بجالانے کی نیت سے وُضو کرنا ضرور ہے، ورنہ وُضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: الفرق بين النية والقصد والعزم، ج١، ص٢٣٥-٢٣٨.

مسئلہ ۲۹: بسم اللّٰہ سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے اِستنجا کرے تو قبل استنجے کے بھی بسم اللّٰہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے، زبان سے ذکرِ الٰہی منع ہے۔ (1)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: سائر بمعنى باقي... إلخ، ج١، ص٢٤١.

مسئلہ ۳۰: اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوئے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج١، ص٦. و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٢٤٣.

مسئلہ ۳۱: اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی اونڈیل کر ہاتھ دھوئے، تو اسے چاہیئے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے، ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دہنا ہاتھ گٹے تک تین بار دھوئے پھر دہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر بایاں ہاتھ دھوئے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج١، ص٢٤٦.

مسئلہ ۳۲: یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں، ہاتھ ڈالے گا

تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج۱، ص۶. و"الدرالمختار"

و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج۱، ص۲۴۷.

مسئلہ ۳۳: اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ اُنگلی کا پورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وُضو کے قابل نہ رہا، ماءِ مُستعمَل (5)

(اس کی تفصیل صفحہ ۵۵تا۵۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔) ہو گیا۔ (6) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، رسالة النميقة الأنقى... إلخ، ج۲،

ص۱۱۳. یہ مسئلہ معرکۃ الآرا ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہدایہ و فتح القدیر و تبیین و فتاوٰی قاضی خاں و کافی و خلاصہ و غنیہ و حلیہ و کتاب

الحسن عن ابی حنیفہ و کتب امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ و دیگر کتب فقہ میں مصرح ہے اور اس کی کامل تحقیق منظور ہو تو رسالۂ مبارکہ "النمیقۃ الانقی

فی الفرق بین الملاقی و الملقی" کا مطالعہ کیا جائے۔۱۲منہ)

مسئلہ ۳۴: یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دُھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حَدَث نہ ہوا تو جس قدر حصہ دُھلا ہوا ہو، اتنا پانی میں ڈالنے سے مُستعمَل نہ ہوگا اگرچہ کُہنی تک ہو بلکہ غیرِ جُنب نے اگر کُہنی تک ہاتھ دھو لیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں، ہاں جُنب کُہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حَدَث ہے۔

مسئلہ ۳۵: جب سو کر اُٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے، اِستنجے کے قبل بھی اور بعد بھی۔ (1) "الدرالمختار"، كتاب الطهارة،

اركان الوضوء أربعة، ج۱، ص۲۴۳.

مسئلہ ۳۶: کم سے کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں، اوپر نیچے کے دانتوں میں مِسواک کرے اور ہر مرتبہ مِسواک کو دھو لے اور مِسواک نہ بہت نرم ہو نہ سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ چُھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو، اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مِسواک کرنا دشوار ہو۔ جو مِسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (2) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة،

مطلب في دلالة المفهوم، ج۱، ص۲۵۰.) مِسواک جب قابلِ استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلۂ ادائے سنت ہے اس کی تعظیم چاہیئے، دوسرے آبِ دہنِ مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیئے، اسی لیے پاخانہ میں تُھوکنے کو علما نے نامناسب لکھا ہے۔

مسئلہ ۳۷: مِسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مِسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مُٹھی نہ باندھے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل

الثاني، ج۱، ص۷. و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج۱، ص۲۵۰.

مسئلہ ۳۸: دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کرے لنبائی میں نہیں، چت لیٹ کر مِسواک نہ کرے۔ (4) "الدرالمختار"

و"ردالمحتار"، المرجع السابق، ص۲۵۱.

مسئلہ ۳۹: پہلے دہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے، پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت، پھر دہنی جانب کے

نیچے کے، پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔ (5) المرجع السابق، ص ٢٥٠.

مسئلہ ٤٠: جب مِسواک کرنا ہو تو اسے دھولے یوہیں فارغ ہونے کے بعد دھوڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، مطلب في دلالة المفهوم، ج ١، ص ٢٥١.

مسئلہ ٤١: اگر مِسواک نہ ہو تو اُنگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے، یوہیں اگر دانت نہ ہوں تو اُنگلی یا کپڑا مسوڑوں پر پھیر لے۔ (7) "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، ص ٦، و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، اركان الوضوء أربعة، ج ١، ص ٢٥٣.

مسئلہ ٤٢: مِسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وُضو کے لیے، تو جو ایک وُضو سے چند نمازیں پڑھے، اس سے ہر نماز کے لیے مِسواک کا مطالبہ نہیں، جب تک تغیّرِ رائحہ (1) (سانس بدبودار۔) نہ ہو گیا ہو، ورنہ اس کے دفع کے لیے مستقل سنت ہے البتہ اگر وُضو میں مِسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کرلے (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج ١، ص ٢٤٨. مسواک وضو کی سنتِ قبلیہ ہے البتہ سنتِ مؤکدہ اس وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ ''فتاوی رضویہ''، ج ١، ص ٢٣٣. بتصرف۔)۔

مسئلہ ٤٣: پھر تین چُلّو پانی سے تین کُلّیاں کرے کہ ہر بار مونھ کے ہر پُرزے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ج ١، ص ٢٥٣.

مسئلہ ٤٤: پھر تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے، پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ٤٥: مونھ دھوتے وقت داڑھی کا خِلال کرے بشرطیکہ اِحرام نہ باندھے ہو، یوں کہ اُنگلیوں کو گردن کی طرف سے داخِل کرے اور سامنے نکالے۔ (5) المرجع السابق، ص ٢٥٥.

مسئلہ ٤٦: ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرے، پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خِلال کیے پانی اُنگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خِلال ہو مثلاً گھائیاں (6) (انگلیوں کے درمیان کی جگہ۔) کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ج ١، ص ٢٥٦.

مسئلہ ٤٧: جو اعضا دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے ، ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ج ١، ص ٢٥٧. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج ١، ص ٧.

مسئلہ ٤٨: اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دُھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ، کہ تینوں بار میں پورا عُضْو دُھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وُضو ہو جائے گا مگر خلاف سنت، اس میں چُلّوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عُضْو دھونے

کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو، اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في منافع السواك، ج۱، ص۲۵۷.

مسئلہ ۴۹: پُورے سر کا ایک بار مسح کرنا اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے مونھ، پھر ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں، اگر خلافِ ترتیب وُضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ گیا تو وُضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا بُرا ہے اور ترکِ سنّتِ مؤکدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے اور داڑھی کے جو بال مونھ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنّت ہے اور دھونا مستحب ہے اور اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عُضْو سوکھنے نہ پائے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، أركان الوضوء أربعة، ج۱، ص۲۶۲۔۲۶۴، مطلب في السنة وتعريفها، ج۱، ص۲۳۲.

وُضو کے مستحبات

بہت سے مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے، بعض باقی رہ گئے، وہ لکھے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۵۰:

(۱) داہنی جانب سے ابتدا کریں مگر

(۲) دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی

(۳) دونوں کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا۔

(۴) ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو مونھ دھونے اور

(۵) مسح کرنے میں بھی دہنے کو مقدم کرے

(۶) اُنگلیوں کی پُشت سے

(۷) گردن کا مسح کرنا

(۸) وُضو کرتے وقت کعبہ رو

(۹) اونچی جگہ

(۱۰) بیٹھنا۔

(۱۱) وُضو کا پانی پاک جگہ گرانا اور

(۱۲) پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا خاص کر جاڑے میں۔

(۱۳) پہلے تیل کی طرح پانی چپُڑ لینا خُصوصاً جاڑے میں۔

(۱۴) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔

(۱۵) دوسرے وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ چھوڑنا۔

(۱۶) وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔

(۱۷) انگوٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔

(۱۸) صاحبِ عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وُضو کر لینا۔

(۱۹) اطمینان سے وُضو کرنا۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ وُضو جوان کا سا، نماز بوڑھوں کی سی، یعنی وُضو جلد کریں، ایسی جلدی نہ چاہیے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔

(۲۰) کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔

(۲۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا

(۲۲) جو وُضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو، اسے کوؤں، ٹخنوں، ایڑیوں، تلوؤں، کونچوں، گھائیوں، کہنیوں کا بالتخصیص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ ان کی بے خیالی کا ہے۔ ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔

(۲۳) وُضو کا برتن مٹی کا ہو، تانبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر

(۲۴) قلعی کیا ہوا۔

(۲۵) اگر وُضو کا برتن لوٹے کی قسم سے ہو تو بائیں جانب رکھے اور

(۲۶) طشت کی قسم سے ہو تو دہنی طرف،

(۲۷) آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں

(۲۸) اور ہاتھ اس کے دستہ پر رکھیں اس کے مونھ پر نہ رکھیں

(۲۹) دہنے ہاتھ سے کُلّی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا

(۳۰) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا

(۳۱) بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا

(۳۲) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا

(۳۳) مونھ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔

تنبیہ: بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چُلّو ڈال کر سارے مونھ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مونھ دُھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں مونھ نہیں دُھلتا اور وُضو نہیں ہوتا۔

(۳۴) دونوں ہاتھ سے مونھ دھونا

(۳۵) ہاتھ پاؤں دھونے میں اُنگلیوں سے شروع کرنا

(۳۶) چہرے، اور

(۳۷) ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اَطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو و نصف پنڈلی تک دھونا

(۳۸) مسحِ سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلمے کی اُنگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین اُنگلیوں کا سرا، دوسرے ہاتھ کی تینوں اُنگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گُدّی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس لائے، اور

(۳۹) کلمہ کی اُنگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے، اور

(۴۰) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سَطح کا اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کا مسح۔

(۴۱) ہر عُضْو دھوکر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیئے کہ بُوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں، خُصوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہِ تحریمی ہے۔

(۴۲) بہت بھاری برتن سے وُضو نہ کرے خُصوصاً کمزور کہ پانی بے اِحتیاطی سے گرے گا

(۴۳) زَبان سے کہہ لینا کہ وُضو کرتا ہوں

(۴۴) ہر عُضْو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیّتِ وُضو حاضر رہنا، اور

(۴۵) بسم اللّٰہ کہنا، اور

(۴۶) درود، اور

(۴۷) اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (1) (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔۱۲) (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم) اور

(۴۸) کلّی کے وقت اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (1) (اے اللہ (عزوجل) تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔۱۲) اور

(۴۹) ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ (2) اے اللہ (عزوجل) تو مجھ کو جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم کی بُو سے بچا۔۱۲ اور

(۵۰) مونھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ (3) اے اللہ (عزوجل) تو میرے چہرے کو اجالا کر جس دن کہ کچھ مونھ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔۱۲ اور

(۵۱) داہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا (4) اے اللہ (عزوجل) میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔۱۲ اور

(۵۲) بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ (5) اے اللہ (عزوجل) میرا نامۂ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔۱۲ اور

(۵۳) سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ (6) اے اللہ (عزوجل) تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔۱۲ اور

(۵۴) کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ، (7) اے اللہ (عزوجل) مجھے ان میں کردے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔۱۲ اور

(۵۵) گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ (8) اے اللہ (عزوجل) میری گردن آگ سے آزاد کردے۔۱۲ اور

(۵۶) داہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ (9) اے اللہ (عزوجل) میرا قدم پل صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔۱۲ اور

(۵۷) بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ (10) اے اللہ (عزوجل) میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بارآور کردے اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔۱۲ پڑھے یا سب جگہ دُرود شریف ہی پڑھے اور یہی افضل ہے۔ اور

(۵۸) وُضو سے فارغ ہوتے ہی یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (11) الٰہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کردے۔۱۲ اور

(۵۹) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے، اور

(۶۰) آسمان کی طرف مونھ کر کے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ (1) (تو پاک ہے اے اللہ (عزوجل) اور میں تیری حمد کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔۱۲) اور کلمہ شہادت اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے۔

(۶۱) اعضائے وُضو بغیر ضرورت نہ پُونچھے اور پُونچھے تو بے ضرورت خُشک نہ کرلے۔

(۶۲) قدرے نم باقی رہنے دے کہ روزِ قیامت پلۂ حَسنات میں رکھی جائے گی۔ اور

(۶۳) ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پنکھا ہے۔

(۶۴) بعدِ وُضو میانی (2) پاجامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے۔ پر پانی چھڑک لے۔ (3) پانی چھڑکتے وقت میانی کو کُرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے نیز وُضو کرتے وقت بھی بلکہ ہر وقت میانی کو کُرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے۔ "نَماز کے اَحکام" ص ۱۹، از شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور

(۶۵) مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کو تحیۃ الوُضو کہتے ہیں۔ (4) "غنیة المتملي شرح منیة المصلي"، آداب الوضوء، ص۲۸۔۳۷. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۲۶۶۔۲۸۰. و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث، ج۱، ص۸.

وُضو میں مکروہات

(۱) عورت کے غسل یا وُضو کے بچے ہوئے پانی سے وُضو کرنا۔

(۲) وُضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا۔

(۳) نجس جگہ وُضو کا پانی گرانا۔

(۴) مسجد کے اندر وُضو کرنا۔

(۵) اعضائے وُضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔

(۶) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔

(۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کُلّی کرنا۔

(۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔

(۹) زیادہ پانی خرچ کرنا۔

(۱۰) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

(۱۱) مونھ پر پانی مارنا یا

(۱۲) مونھ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔

(۱۳) ایک ہاتھ سے مونھ دھونا کہ رِفاض و ہنود کا شعار ہے۔

(۱۴) گلے کا مسح کرنا۔

(۱۵) بائیں ہاتھ سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔

(۱۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۱۷) اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کرلینا۔

(۱۸) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا

(۱۹) جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وُضو پونچھنا۔

(۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وُضو کرنا۔ [1] (جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند قیود ہیں، جن کا ذکر پانی کے باب میں آئیگا اور اس سے وضو کی کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہ)

(۲۱) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وُضو ہی نہ ہوگا۔

ہر سنت کا ترک مکروہ ہے یوہیں ہر مکروہ کا ترک سنت۔ [2]

(2) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۲۸۰، مطلب في تعريف المكروه... إلخ، ج۱، ص۲۸۰-۲۸۳. و "الفتاوى الهندية"، الباب الأول في الوضوء، الفصل الرابع، ج۱، ص۹.

وُضو کے متفرق مسائل

مسئلہ ۵۱: اگر وُضو نہ ہو تو نماز اور سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ اور قرآنِ عظیم چُھونے کے لیے وُضو کرنا فرض ہے۔ [3]

(3) "نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، فصل: الوضوء على ثلاثة أقسام، ص۱۸.

مسئلہ ۵۲: طواف کے لیے وُضو واجب ہے۔ [1]

(1) "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۰۵. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث، ج۱، ص۹.

مسئلہ ۵۳: غسلِ جنابت سے پہلے اور جنب کو کھانے، پینے، سونے اور اذان و اقامت اور خطبۂ جمعہ و عیدین

اور روضۂ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور وُقوفِ عرفہ اور صَفا و مَروہ کے درمیان سَعی کے لیے وُضو کر لینا سنّت ہے۔ (2)"نورالإیضاح"، کتاب الطھارۃ، فصل: الوضوء علی ثلاثۃ أقسام، ص۱۹.

مسئلہ ۵۴: سونے کے لیے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے یا اٹھانے کے بعد اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اس وقت اور زبانی قرآنِ عظیم پڑھنے کے لیے اور حدیث اور علمِ دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ جمعہ وعیدین باقی خطبوں کے لیے اور کتبِ دینیہ چھونے کے لیے اور بعد ستر غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے، گالی دینے، فحش لفظ نکالنے، کافر سے بدن چھو جانے، صلیب یا بُت چھونے، کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے، بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو، غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، لغو اشعار پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور باوُضو شخص کے نماز پڑھنے کے لیے ان سب صورتوں میں وُضو مستحب ہے۔ (3)المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في اعتبارات المرکب التام، ج۱، ص۲۰۶.

مسئلہ ۵۵: جب وُضو جاتا رہے وُضو کر لینا مستحب ہے۔ (4)"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث، ج۱، ص۹.

مسئلہ ۵۶: نابالغ پر وُضو فرض نہیں (5)"ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في اعتبارات المرکب التام، ج۱، ص۲۰۲. مگر ان سے وُضو کرانا چاہیئے تاکہ عادت ہو اور وُضو کرنا آجائے اور مسائلِ وُضو سے آگاہ ہو جائیں۔

مسئلہ ۵۷: لوٹے کی ٹونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقّت گرے، نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو۔ (6)"الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب الغسل، ج۱، ص۷۶۵.

مسئلہ ۵۸: چلّو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اِسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے چلّو میں پانی لیں اُس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چلّو کافی ہے تو پورا چلّو نہ لے کہ اِسراف ہوگا۔ (1)"الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب الغسل، ج۱، ص۷۶۵.

مسئلہ ۵۹: ہاتھ، پاؤں، سینہ، پُشت پر بال ہوں تو ہرتال وغیرہ سے صاف کر ڈالے یا تَرشوا لے، نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا۔ (2) المرجع السابق، ص۷۶۹.

فائدہ: ولہان ایک شیطان کا نام ہے جو وُضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے وسوسہ سے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں

(۱) رجوع الی اللہ و

(۲) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ

(۳) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ و

(۴) سورۂ ناس، اور

(۵) اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ، اور

(۶) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ، اور

(۷) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ؕ پڑھنا، کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا، اور

(۸) وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا، بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دافعِ وسوسہ ہے۔[3] المرجع السابق، ص ۷۷۰.

وُضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱: پاخانہ، پیشاب، وَدِی، مَذِی، مَنی، کیڑا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وُضو جاتا رہے گا۔[4] "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۹.

مسئلہ ۲: اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی، مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وُضو ٹوٹ گیا۔[5] المرجع السابق، ص۹-۱۰.

مسئلہ ۳: یوہیں عورت کے سوراخ سے نکلی، مگر ہُنوز[6] (ابھی تک۔) اُوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وُضو جاتا رہا۔[7] "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

مسئلہ ٤: عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزشِ خون نکلتی ہے ناقضِ وُضو نہیں[1] ("جد الممتار" على "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الوضوء، ج۱، ص۱۰۲.)، اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔[2] . "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الإستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء... إلخ، ج۱، ص۶۲۱.)

مسئلہ ۵: مرد یا عورت کے پیچھے سے ہَوا خارج ہوئی وُضو جاتا رہا۔[3] ("الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۹.)

مسئلہ ٦: مرد یا عورت کے آگے سے ہَوا نکلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہوگیا کہ جھلّی تک پہنچا، اس سے ہَوا نکلی تو وُضو نہیں جائے گا۔[4] المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، ج۱، ص۲۸۷.

مسئلہ ۷: عورت کے دونوں مقام پردہ پَھٹ کر ایک ہوگئے اسے جب رِیح آئے اِحتیاط یہ ہے کہ وُضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہوگی۔[5] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق.

مسئلہ ۸: اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وُضو نہیں جائے گا۔[6] "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

مسئلہ ۹: حُقنہ لیا اور دوا باہر آگئی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی، وُضو ٹوٹ گیا۔[7] "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

مسئلہ ۱۰: مرد نے سوراخِ ذَکر میں رُوئی رکھی اور وہ اُوپر سے خشک ہے مگر جب نکالی، تو تَر نکلی تو نکالتے ہی وُضو ٹوٹ گیا، یوہیں عورت نے کپڑا رکھا اور فرجِ خارج میں اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں، مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تَر نکلا، اب وُضو جاتا رہا۔[8] "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

مسئلہ ۱۱: خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا، اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا

غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا یا مسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا، یا ناک میں اُنگلی ڈالی، اس پر خون کی سُرخی آ گئی مگر وہ خون بہنے کے ابل نہ تھا تو وُضو نہیں ٹوٹا۔ (9)

(9) المرجع السابق، و "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، ج۱، ص ۲۸۰.

مسئلہ ۱۲: اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وُضو نہیں ٹوٹا۔ مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وُضو باقی ہے۔ (1)

(1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، ج۱، ص ۲۸٦.

مسئلہ ۱۳: زخم میں گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر بہی نہیں تو وُضو نہیں ٹوٹا۔ (2)

(2) "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ج۱، ص ۲۸۰.

مسئلہ ۱٤: زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو بہ جاتا یا نہیں، اگر بہ جاتا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں، یوہیں اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی وہی حُکم ہے۔ (3)

(3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص ۱۱. و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ج۱، ص ۲۸٦، و "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، ج۱، ص ۲۸۱.

مسئلہ ۱۵: پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا، اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وُضو جاتا رہا۔ (4)

(4) "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.

مسئلہ ۱٦: آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہا میں دانہ یا ناصُور یا کوئی بیماری ہو، ان وُجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے، وُضو توڑ دے گا۔ (5)

(5) المرجع السابق، ص ۱۰.

مسئلہ ۱۷: زخم یا ناک یا کان یا مونھ سے کیڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا پیپ کوئی نجس رطوبت قابلِ سیلان نہ تھی) کٹ کر گرا، وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (6)

(6) "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص ۲۸۸.

مسئلہ ۱۸: کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا وُضو نہ جائے گا یوہیں اگر مونھ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا ہے تو وُضو ٹوٹ گیا۔ (7)

(7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص ۱۰.

مسئلہ ۱۹: چھالا نوچ ڈالا اگر اس میں کا پانی بہ گیا وُضو جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (8)

(8) المرجع السابق، ص ۱۱.

مسئلہ ۲۰: مونھ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وُضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔

فائدہ: غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔ (9)

(9) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۱: جونک یا بڑی کلّی نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ اگر خود نکلتا تو بہ جاتا وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (10)

الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱. و "الدرالمختار"، کتاب الطھارۃ، ج۱، ص۲۹۲.

مسئلہ ۲۲: اگر چھوٹی کلّی یاجُوں یا کھٹمل، مچھر، مکھی، پِسّو نے خون چُوسا تو وُضو نہیں جائے گا۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱. و "الدرالمختار"، کتاب الطھارۃ، ج۱، ص۲۹۲.

مسئلہ ۲۳: ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وُضو نہیں ٹوٹا۔ (2) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.

مسئلہ ۲۴: نارو (3) (ایک مرض کا نام جس میں آدمی کے بدن پر دانے دانے ہوکران میں سے دھاگہ سا نکلا کرتا ہے۔) سے رطوبت بہے وُضو جاتا رہے گا اور ڈورا نکلا تو وُضو باقی ہے۔ (4) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، فصل في النواقض، ج۱، ص۲۷۵.

مسئلہ ۲۵: اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہِ مرض نکلتی ہے ناقضِ وُضو ہے۔ (5) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.

مسئلہ ۲۶: مونھ بھر قے کھانے یا پانی یا صفرا (6) (پیلے رنگ کا کڑوا پانی۔) کی وُضو توڑ دیتی ہے۔ (7) الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.

فائدہ: مونھ بھر کے یہ معنے ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔ (8) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۷: بلغم کی قے وُضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ (9) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۸: بہتے خون کی قے وُضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور جما ہوا خون ہے تو وُضو نہیں جائے گا جب تک مونھ بھر نہ ہو۔ (10) المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب: نواقض الوضوء، ج۱، ص۲۹۱.

مسئلہ ۲۹: پانی پیا اور معدے میں اُتر گیا، اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر مونھ بھر ہے وُضو ٹوٹ گیا اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اچھو (11) کھانسی جو سانس کی نالی میں پانی وغیرہ جانے سے آنے لگتی ہے۔ لگا اور نکل آیا تو نہ وہ ناپاک ہے نہ اس سے وُضو جائے۔ (12) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.

مسئلہ ۳۰: اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ مونھ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وُضو توڑ دے گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علیٰحدہ علیٰحدہ مونھ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو مونھ بھر ہو جائیں تو یہ ناقضِ وُضو نہیں، پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وُضو کر لینا بہتر ہے۔ (13) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، أرکان الوضوء أربعۃ، ومطلب في حکم کي الحمصۃ، ج۱، ص۲۹۳.

مسئلہ ۳۱: قے میں صرف کیڑے یا سانپ نکلے وُضو نہ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے مونھ بھر ہے یا نہیں۔ مونھ بھر ہے تو ناقض ہے ورنہ نہیں۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، أرکان الوضوء أربعۃ، ومطلب: نواقض الوضوء، ج۱، ص۲۹۰.

مسئلہ ۳۲: سو جانے سے وُضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جمے ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو

غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکڑوں بیٹھ کر سویا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کہنی پر تکیہ لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال [2] (پستی۔) میں اُتر رہا ہے یا دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جمے نہ رہے یا چارزانو ہے اور سر رانوں پر یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیأت پر سو گیا، ان سب صورتوں میں وُضو جاتا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قَصْداً سویا تو وُضو بھی گیا، نماز بھی گئی، وُضو کر کے سرے سے نیّت باندھے اور بلا قَصْد سویا تو وُضو جاتا رہا نماز نہیں گئی۔ وُضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے اور از سرِ نو پڑھنا بہتر ہے۔ [3] ("الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۲. و "الفتاوى الرضوية"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳٦٥، و"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹٤.)

مسئلہ ۳۳: دونوں سُرین زمین یا کرسی یا بنچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں، دوزانو سیدھا بیٹھا ہو یا چارزانو پالتی مارے یا زین پر سوار ہو یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وُضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وُضو جائے نہ نماز، ہاں اگر پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اس کا اعادہ [4] (المرجع السابق.) ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدرِ کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کرلے۔ [5] (دوبارہ ادا کرنا۔)

مسئلہ ۳۴: اگر اس شکل پر سویا جس میں وُضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیأت پیدا ہو گئی جس سے وُضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وُضو نہ گیا، ورنہ جاتا رہا۔ [6] "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، فصل في النواقض، نبه القوم ان الوضوء من اى نوم، ج۱، ص۳٦۷.

مسئلہ ۳۵: گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وُضو کر لینا مناسب ہے۔ [7] "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، ج۱، ص٤۲٥.

مسئلہ ۳٦: بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آگئی، وُضو جاتا رہا۔ [1] "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۲.

مسئلہ ۳۷: اُونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وُضو نہیں جاتا۔ [2] "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳٦۷.

مسئلہ ۳۸: جُھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی، وُضو نہ گیا۔ [3] المرجع السابق.

مسئلہ ۳۹: نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ہوئیں ان کی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا

ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تُو غافل تھا، پکارا، جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ نہ بتا سکے تو اس پر وُضو لازم ہے۔[4]

[4] المرجع السابق.

فائدہ: انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقضِ وُضو نہیں، ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں۔ علاوہ نیند کے اور نواقض سے انبیاء علیہم السلام کا وُضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ ان کی عظمتِ شان کے، نہ بسببِ نجاست کے کہ انکے فضلاتِ شریفہ طیب وطاہر ہیں جن کا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعثِ برکت۔[5]

[5] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نوم الأنبياء غير ناقض، ج۱، ص۲۹۸.

مسئلہ ۴۰: بیہوشی اور جنون اور غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقضِ وُضو ہیں۔[6]

[6] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹۹.

مسئلہ ۴۱: بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو، وُضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔[7]

[7] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نوم الأنبياء غير ناقض، ج۱، ص۳۰۰. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۲.

مسئلہ ۴۲: اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وُضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔[8]

[8] "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.

مسئلہ ۴۳: اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نے نہ سنا تو وُضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی۔[9]

[9] المرجع السابق.

مسئلہ ۴۴: اگر مسکرایا کہ دانت نکلے آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وُضو۔[1]

[1] "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۲.

مسئلہ ۴۵: مباشرتِ فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہو ناقضِ وُضو ہے۔[2]

[2] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳۰۳. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۳.

مسئلہ ۴۶: اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور انتشارِ آلہ نہ تھا عورت کا وُضو اس وقت میں بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائے گا۔[3]

[3] "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.

مسئلہ ۴۷: بڑا استنجا ڈھیلے سے کر کے وُضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے استنجا مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کو دے کر کرے گا وُضو جاتا رہے گا اور ویسے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وُضو کر لینا مناسب ہے۔[4]

[4] "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳۱۹.

مسئلہ ۴۸: پھڑیا بالکل اچھی ہوگئی اس کا مُردہ پوست باقی ہے جس میں اوپر مونھ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وُضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وُضو بھی جاتا

رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ۳۵۵.

مسئلہ ۴۹: عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا اورستر کھلنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وُضو جاتا رہتا ہے، محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وُضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپالینا چاہیئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔ (6) المرجع السابق، ص ۳۵۲.

متفرق مسائل

جو رطوبت بدنِ انسان سے نکلے اور وُضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ مونھ بھر نہ ہو، پاک ہے۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، ج ۱، ص ۲۹٤.

مسئلہ ۱: خارِش یا پھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو، کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سن جائے، پاک ہے۔ (1) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء، ج ۱، ص ۲۸۰.

مسئلہ ۲: سوتے میں رال جو مونھ سے گرے، اگرچہ پیٹ سے آئے، اگرچہ بدبودار ہو، پاک ہے۔ (2)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب: نواقض الوضوء، ج ۱، ص ۲۹۰.

مسئلہ ۳: مردے کے مونھ سے جو پانی بہے، نجس ہے۔ (3) "الدرالمختار"، المرجع السابق.

مسئلہ ٤: آنکھ دُکھتے میں جو آنسو بہتا ہے، نجس و ناقضِ وُضو ہے اس سے اِحتیاط ضروری ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، ج ۱، ص ۳۰۵. (اس سے بہت لوگ غافل ہیں اکثر دیکھا گیا کہ کُرتے وغیرہ میں ایسی حالت میں آنکھ پونچھ لیا کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اُسے اور آنسو کے مثل سمجھتے ہیں یہ اُن کی غلطی ہے اور ایسا کیا تو کپڑا ناپاک ہو گیا۔۱۲منہ)

مسئلہ ۵: شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ مونھ بھر ہے نجس ہے، درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کردے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (5) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، ج ۱، ص ۳٥٦. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، ج ۱، ص ۲۹۰.

مسئلہ ٦: درمیانِ وُضو میں اگر رِیح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وُضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وُضو کرے وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہو گئے۔ (6) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، ج ۱، ص ۲٥٥.

مسئلہ ۷: چُلّو میں پانی لینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی بے کار ہو گیا کسی عُضْو کے دھونے میں نہیں کام آسکتا۔ (7)

المرجع السابق، ص ۲٥٦.

مسئلہ ۸: مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر لوٹے یا کٹورے کو مونھ سے لگا کر کُلّی کو پانی لیا تو لوٹا، کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا۔ چُلّو سے پانی لے کر کُلّی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کُلّی کے لیے پانی لے۔ (8) المرجع السابق، ص ۲٥۹

مسئلہ ۹: اگر درمیانِ وُضو میں کسی عُضْو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھولے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اسکی طرف اِلتِفات نہ کرے، یوہیں اگر بعد وُضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔

(9) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ومطلب في ندب مراعاة الخلاف... إلخ، ج۱، ص۳۰۹.

مسئلہ ۱۰: جو باوُضو تھا اب اسے شک ہے کہ وُضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وُضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں۔ ہاں کرلینا بہتر ہے جب کہ یہ شُبہہ بطورِ وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہر گز نہ مانے، اس صورت میں اِحتیاط سمجھ کر وُضو کرنا اِحتیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اطاعت ہے۔ (1) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج۱، ص۷۷۵، ۷۸٦.

مسئلہ ۱۱: اور اگر بے وُضو تھا اب اسے شک ہے کہ میں نے وُضو کیا یا نہیں تو وہ بلاوُضو ہے اس کو وُضو کرنا ضروری ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۳۱۰.

مسئلہ ۱۲: یہ معلوم ہے کہ وُضو کے لیے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وُضو کیا یا نہیں تو اسے وُضو کرنا ضرور نہیں۔ (3) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، ج۱، ص٥٦۰، و "الأشباه والنظائر"، القاعدة الثالثة، الیقین لا یزول بالشك، ص٤۹.

مسئلہ ۱۳: یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے لیے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھرا (4) (کیا۔) بھی یا نہیں تو اس پر وُضو فرض ہے۔ (5) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، ج۱، ص٥٦۰، و "الأشباه والنظائر"، ص٤۹.

مسئلہ ۱٤: یہ یاد ہے کہ کوئی عُضْو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون عُضْو تھا تو بایاں پاؤں دھولے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۳۱۰.

مسئلہ ۱۵: میانی میں تری دیکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عُمر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وُضو کرلے اور اس جگہ کو دھولے اور اگر بارہا ایسے شبہے پڑتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ کرے، شیطانی وسوسہ ہے۔ (7) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج۱، ص۷۷۸.

غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ﴾ (8) پ ٦، المائدة: ٦.

''اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ﴾ (9) پ ٢، البقرة: ٢٢٢.

''یہاں تک کہ وہ حَیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ﴾ (1) پ ٥، النسآء: ٤٣.

''اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالتِ جنابت میں جب تک غُسل نہ کرلو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غُسل تیمّم ہے۔''

حدیث ۱: صحیح بُخاری و صحیح مسلِم میں حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت کا غُسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے، پھر نماز کا سا وضو کرتے، پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔'' (2) "صحيح البخاري"، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، الحديث: ٢٤٨، ص ٢٢.

حدیث ۲: انھیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، اُمُّ المؤمنین حضرت مَیمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: ''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا، حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا، پھر استنجا فرمایا، پھر ہاتھ زمین پر مار کر مَلا اور دھویا، پھر کُلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونھ اور ہاتھ دھوئے، پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا، پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔'' (3) "صحيح البخاري"، كتاب الغسل، باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة، الحديث: ٢٧٦، ص ٢٤.

حدیث ۳: بُخاری و مسلِم میں بروایتِ اُمُّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی، کہ ''انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حَیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غُسل کی تعلیم فرمائی، پھر فرمایا کہ مُشک آلودہ ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں فرمایا اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے

طہارت کروں، فرمایا سبحان اللہ اس سے طہارت کر، اُم المومنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو صاف کر۔'' (4) "صحیح البخاري"، کتاب الحیض، باب دلك المرأۃ نفسها إذا تطهرت من المحیض... إلخ، الحدیث: ۳۱۴، باب غسل المحیض، الحدیث: ۳۱۵، ص۲۷.

حدیث ٤: امام مسلم نے اُمّ المؤمنین اُمِ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں: ''میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غُسلِ جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں؟ فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے، پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہو جائے گی۔'' یعنی جب کہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گوندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔ (1) "صحیح مسلم"، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة، الحدیث: ۷۴۴، ص۷۳۲.

حدیث ۵: ابوداود و ترمذی و ابنِ ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔'' (2) "سنن أبي داود"، کتاب الطهارۃ، باب في الغسل من الجنابة، الحدیث: ۲۴۸، ص۱۲۴۰.

حدیث ٦: نیز ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص غُسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا۔'' (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی۔'' تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے)۔ (3) "سنن أبي داود"، کتاب الطهارۃ، باب في الغسل من الجنابة، الحدیث: ۲۴۹، ص۱۲۴۰.

حدیث ۷: اصحابِ سُننِ اَربعہ نے اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ: ''نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غُسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔'' (4) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارۃ، باب ماجاء في الوضوء بعد الغسل، الحدیث: ۱۰۷، ص۱۶۴۳.

حدیث ۸: ابوداود نے حضرت یَعلیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا، پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمدِ الٰہی و ثنا کے بعد فرمایا: ''اللہ تعالٰی حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے، جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔'' (5) "سنن أبي داود"، کتاب الحمّام، باب النهي عن التعري، الحدیث: ۴۰۱۲، ص۱۵۱۶.

حدیث ۹: متعدد کتابوں میں بکثرت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بی بی کو حمام میں نہ بھیجے۔'' (6) "جامع الترمذي"، أبواب الأدب، باب ماجاء في دخول الحمام، الحدیث: ۲۸۰۱، ص۱۹۳۳.

حدیث ۱۰: اُمُّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا، فرمایا: ''عورتوں کے لیے حمام میں خیر نہیں'' عرض کی ''تہبند باندھ کر جاتی ہیں'' فرمایا: ''اگرچہ تہبند اور کُرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں۔'' (1)

"المعجم الأوسط" للطبراني، باب الباء، الحديث: ٣٢٨٦، ج٢، ص ٢٧٩.

حدیث ۱۱: صحیح بُخاری و مسلم میں روایت ہے کہ اُمُّ المؤمنین اُمِ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو اِحتِلام ہو تو اس پر نہانا ہے فرمایا: ''ہاں! جب کہ پانی (منی) دیکھے'' اُمِ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونھ ڈھانک لیا اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا عورت کو اِحتِلام ہوتا ہے فرمایا: ''ہاں! ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔'' (2) "صحيح البخاري"، كتاب العلم، باب الحياء في العلم، الحديث: ١٣٠، ص ١٤.

فائدہ: اُمہاتُ المومنین کو اللہ عزَّ وجل نے حاضریٔ خدمت سے پیشتر بھی اِحتِلام سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لیے کہ اِحتِلام میں شیطان کی مُداخلت ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواجِ مطہرات پاک ہیں اسی لیے ان کو حضرت اُمّ سلیم کے اس سوال کا تعجب ہوا۔

حدیث ۱۲: ابوداود و ترمذی، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور اِحتِلام یاد نہ ہو فرمایا: ''غُسل کرے'' اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا: ''اس پر غُسل نہیں۔'' ام سلیم نے عرض کی عورت اس کو دیکھے تو اس پر غُسل ہے؟ فرمایا: ''ہاں! عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔'' (3) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء فيمن يستيقظ ويرى بللا... إلخ، الحديث:

١١٣، ص١٦٤٣.

حدیث ۱۳: ترمذی میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غُسل واجب ہو جائے گا۔'' (4) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء

إذا التقى الختانان وجب الغسل، الحديث: ١٠٩، ص١٦٤٣.

حدیث ۱۴: صحیح بُخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ فرمایا: ''وضو کرلو اور عضوِ تناسُل کو دھولو پھر سو رہو۔'' (5) "صحيح البخاري"، كتاب الغسل، باب الجنب يتوضأ ثم ينام، الحديث: ٢٩٠، ص ٢٥.

حدیث ۱۵: صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں: ''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سا وُضو فرماتے۔'' (1) "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز نوم

الجنب... إلخ، الحديث: ٧٠٠، ص٧٢٩.

حدیث ۱۶: مسلِم میں ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وُضو کرلے۔'' (2) "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز نوم

الجنب... إلخ، الحديث: ۷۰۷، ص۷۲۹.

حدیث ۱۷: ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ حیض والی اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔'' (3) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الجنب والحائض... إلخ، الحديث: ۱۳۱، ص۱٦٤٦.

حدیث ۱۸: ابوداود نے اُمُّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان گھروں کا رُخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لیے حلال نہیں کرتا۔'' (4) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في الجنب يدخل المسجد، الحديث: ۲۳۲، ص۱۲۳۹.

حدیث ۱۹: ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کُتا اور جنب ہو۔'' (5) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، الحديث: ۲۲۷، ص۱۲۳۸.

حدیث ۲۰: ابوداود عمّار بن یاسِر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے، (۱) کافر کا مردہ، اور (۲) خلوق (6) (ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔۱۲) میں لتھڑا ہوا، اور (۳) جنب مگر یہ کہ وُضو کرلے۔'' (7) "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب في الخلوق للرجال، الحديث: ٤۱۸۰، ص۱٥۲۷.

حدیث ۲۱: اِمام مالِک نے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔ (8) "الموطأ" لإمام مالك، كتاب القرآن، باب الأمر بالوضوء لمن مسّ القرآن، الحديث: ٤۷۸، ج۱، ص۱۹۱.

حدیث ۲۲: امام بُخاری و امام مسلِم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ نہالے۔'' (9) "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم ؟، الحديث: ۸۹٤، ص۷۰

غُسل کے مسائل

غُسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے، پہلے غُسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ غُسل کے تین جز ہیں اگر ان میں ایک میں بھی کمی ہوئی غُسل نہ ہوگا، چاہے یوں کہو کہ غُسل میں تین فرض ہیں۔

(۱) **کُلّی:** کہ مونھ کے ہر پُرزے گوشے ہونٹ سے حَلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی مونھ میں لے کر اُگل دینے کو کُلّی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حَلْق کے کنارے تک نہ پہنچے، یوں غُسل نہ ہوگا، نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز، بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے، گالوں کی تہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، زبان کی ہر کروٹ میں، حَلْق کے کنارے تک پانی بہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة،

مطلب في أبحاث الغسل، ج١، ص٣١٢. و"الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ج١، ص٤٣٩، ٤٤١.

مسئلہ ١: دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے، جمی ہو تو اُس کا چُھڑانا ضروری ہے، اگر چھڑانے میں ضرر اور حَرَج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے، گوشت کے ریشے، اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حَرَج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرّت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔(2) "الفتاوى الرضوية"، (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ج١، ص٤٤٠.

مسئلہ ٢: یوں ہی ہلتا ہوا دانت تار سے یا اُکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے، یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں حَرَج ہے۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے، اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جب کہ پانی پہنچنے سے مانع ہوں۔(3) "الفتاوى الرضوية"، (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ج١، ص٤٥٣.

(٢) **ناک میں پانی ڈالنا** یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چُھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في أبحاث الغسل، ج١، ص٣١٢، و "الفتاوى الرضوية"، (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ج١، ص٤٤٢، ٤٤٣.

مسئلہ ٣: بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو(1) (ایک زیور جو کہ ناک میں پہنتے ہیں تو ناک کا سوراخ اگر بند نہ ہو۔) تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے، پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔(2) "الفتاوى الرضوية"، (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ج١، ص٤٤٥.

(٣) **تمام ظاہر بدن** یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے، ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا، اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھے کہ غُسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر اِحتیاط نہ کی جائے، نہیں دھلیں گے اور غُسل نہ ہوگا (3) (المرجع السابق ص٤٤٣.)، لہٰذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔ اعضائے وُضو میں جو مواضعِ اِحتیاط ہیں ہر عُضْو کے بیان میں ان کا ذکر کر دیا گیا، ان کا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور ان کے علاوہ خاص غُسل کے ضروریات یہ ہیں۔

(١) سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے، کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

(٢) کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وُضو میں بیان ہوا۔

(٣) بھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دُھلنا۔

(۴) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونھ۔

(۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونھ اٹھائے نہ دھلے گا۔

(۷) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔

(۸) بازو کا ہر پہلو۔

(۹) پیٹھ کا ہر ذرہ۔

(۱۰) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۱) ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جب کہ پانی بہنے میں شک ہو۔

(۱۲) جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک۔

(۱۳) ران اور پیڑو [1] (ناف سے نیچے کے حصے۔) کا جوڑ۔

(۱۴) ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں۔

(۱۵) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ خُصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔

(۱۶) رانوں کی گولائی (۱۷) پنڈلیوں کی کروٹیں (۱۸) ذَکر و انثیین [2] (خصیے (فوطے)۔) کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دھلیں گی۔ (۱۹) انثیین کی سطح زیریں جوڑ تک

(۲۰) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔ عورتوں پر خاص یہ اِحتیاطیں ضروری ہیں۔ (۲۲) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھونا (۲۳) پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر (۲۴) فرجِ خارج [3] (عورت کی شرمگاہ کے باہر کے حصے۔) کا ہر گوشہ، ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے، ہاں فرجِ داخل [4] (شرمگاہ کے اندرونی حصے۔) میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں، مستحب ہے۔ یوہیں اگر حَیض و نِفاس سے فارغ ہو کر غُسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرجِ داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ [5] "الفتاوی الرضویۃ"، (الجدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج۱، ص۴۴۸، ۴۵۰. (۲۵) ماتھے پر افشاں چنی ہو تو چھڑانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴: بال میں گِرہ پڑ جائے تو گِرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔ [6] "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب في أبحاث الغسل، ج۱، ص۳۱۶. و "الفتاوی الرضویۃ"، (الجدیدۃ)، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ج۱، ص۴۵۲.

مسئلہ ۵: کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا حَرَج ہو، یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا ضرر کرے گا تو اس پورے عُضْو کو مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی مَوضَعِ حاجت سے زِیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح کافی نہ ہو گا اور اگر پٹی مَوضَعِ حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضرور ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آئے گا جسے پانی ضرر نہیں کرتا، تو اگر

کھولنا ممکن ہو، کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر نا ممکن ہو، اگرچہ یوہیں کہ کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کرلے، کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہوجائے گا۔ (7)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۵.

مسئلہ ۶ : زکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہالے اور سر کے ہر ذرّہ پر بھیگا ہاتھ پھیر لے، غُسل ہو جائے گا، بعد صحت سر دھوڈالے، باقی غُسل کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (1) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، باب الغسل، ج۱، ص۴۵۶، ۴۶۰، ملخصاً. و "منحة الخالق" علی "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج۱، ص۲۸۷.

مسئلہ ۷: پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم، عام لوگوں کے لیے مکّھی مچھر کی بیٹ اگر لگی ہو تو غُسل ہوجائیگا۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے، پہلے جو نماز پڑھی ہوگئی۔ (2) "الفتاوی الرضویة"، (الحدیدة)، کتاب الطهارة، باب الغسل، ج۱، ص۴۵۵.

غُسل کی سنتیں (3)

لفظ پھر کے ساتھ جس سنت کا بیان ہوا اُس میں وہ شے فی نفسہ بھی سنت ہے اور اُس کا ترتیب کے ساتھ ہونا بھی تو اگر کسی نے خلافِ ترتیب کیا مثلاً پہلے بائیں مونڈھے پر پانی بہایا پھر داہنے پر تو سنت ترتیب ادا نہ ہوئی۔ ۱۲ منہ

(۱) غُسل کی نیّت کرکے پہلے

(۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر

(۳) استنجے کی جگہ دھوئے، خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو پھر

(۴) بدن پر جہاں کہیں نَجاست ہو اس کو دور کرے پھر

(۵) نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر

(۶) بدن پر تیل کی طرح پانی چُپڑ لے خصوصاً جاڑے میں پھر

(۷) تین مرتبہ دہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر

(۸) بائیں مونڈھے پر تین بار پھر

(۹) سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر

(۱۰) جائے غُسل سے الگ ہوجائے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور

(۱۱) نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو اور

(۱۲) تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور

(۱۳) ملے اور

(۱۴) ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا سِتر تو ضروری ہے، اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمّم کرے، مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور

(۱۵) کسی قسم کا کلام نہ کرے۔

(۱۶) نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حرج نہیں۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني، ج١، ص١٤، و"تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣١٩،٣٢٥.

مسئلہ ۱: اگر غُسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے، بشرطیکہ مَوضَعِ اِحتِیاط ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔ ہاں عورتوں کو بہت زِیادہ اِحتِیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وُضو کے سنن و مستحبات، غُسل کے لیے سنن و مستحبات ہیں، مگر سِتر کھلا ہو تو قبلہ کو مونھ کرنا نہ چاہیے اور تہبند باندھے ہو تو حَرَج نہیں۔ (2) "مراقي الفلاح"، كتاب الطهارة، فصل في آداب الاغتسال، ص٢٥.

مسئلہ ۲: اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے اور ترتیب اور وُضو، یہ سب سنتیں ادا ہوگئیں، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دے اور تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلیث یعنی تین بار دھونے کی سنّت ادا ہو جائے گی۔ مینھ میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عُضْو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (3) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: سنن الغسل، ج١، ص٣٢٠.

مسئلہ ۳: سب کے لیے غُسل یا وُضو میں پانی کی ایک مقدار مُعَیَّن نہیں، جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے، ایک لمبا چوڑا، دوسرا دبلا پتلا، ایک کے تمام اعضا پر بال، دوسرے کا بدن صاف، ایک گھنی داڑھی والا، دوسرا بے ریش، ایک کے سر پر بڑے بڑے بال، دوسرے کا سر منڈا، وعلیٰ ھٰذا القیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٦. و"الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ج١، ص٦٢٦،٦٢٧.

مسئلہ ۴: عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جا سکتا ہے مگر سِتر کا لحاظ ضروری ہے۔ لوگوں کے سامنے سِتر کھول کر نہانا حرام ہے۔

مسئلہ ۵: بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جائے کہ ایک مخفی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔ (5) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦٢٢.

غُسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

(۱) مَنی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جدا ہو کر عُضْو سے نکلنا سببِ فرضیتِ غُسل ہے۔ (1) "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، أركان الوضوء اربعة، ج١، ص٣٢٥.

مسئلہ ۱: اگر شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غُسل واجب نہیں، ہاں وُضو جاتا رہے گا۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١٠.

مسئلہ ۲: اگر اپنے ظرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی، مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہو سکی، پھر جب شہوت جاتی رہی چھوڑ دیا، اب منی باہر ہوئی، تو اگرچہ باہر نکلنا شہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہٰذا غسل واجب ہوا، اسی پر عمل ہے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني، ج١، ص١٤.

مسئلہ ۳: اگر منی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہالیا اور نماز پڑھ لی، اب بقیہ منی خارج ہوئی تو غسل کرے کہ یہ اسی منی کا حصہ ہے جو اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہوگئی، اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غسل کیا پھر منی بلا شہوت نکلی تو غسل ضروری نہیں اور یہ پہلی کا بقیہ نہیں کہی جائے گی۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۴: اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں، البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۲) اِحتلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے، اگرچہ خواب یاد نہ ہو، اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا وَدی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ اِحتلام یاد ہو اور لذّتِ اِنزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں اِحتلام ہونا یاد نہیں تو غسل نہیں، ورنہ ہے۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٤-١٥.

مسئلہ ۵: اگر اِحتلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں، غسل واجب نہیں۔ (6) المرجع السابق، ص١٥.

مسئلہ ۶: اگر سونے سے پہلے شہوت تھی، آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہے اور اِحتلام یاد نہیں، تو غسل واجب نہیں، جب تک اس کے منی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی یا تھی، مگر سونے سے قبل دب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو منی کے ظنِ غالب کی ضرورت نہیں، بلکہ محض احتمالِ منی سے غسل واجب ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ کثیرُ الوقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس کا خیال ضرور چاہیے۔ (1) المرجع السابق، و "الدر المختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج١، ص٣٣١، ٣٣٣.

مسئلہ ۷: بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بیہوش ہوا، ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مذی ملی تو وضو واجب ہوگا، غسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غسل واجب، مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.

مسئلہ ۸: کسی کو خواب ہوا، اور منی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ منی باہر نہ ہو، پھر جب تندی جاتی رہی چھوڑ دیا، اب نکلی تو غسل واجب ہوگیا۔ (3) "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب الغسل، ج١، ص٥١٧.

مسئلہ ۹: نماز میں شہوت تھی اور مَنی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی، مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کر لی، اب خارِج ہوئی تو غُسل واجب ہوگا مگر نماز ہوگئی۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.

مسئلہ ۱۰: کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا، آنکھ کھلی تو مذی پائی، غُسل واجب ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: رات کو اِحتِلام ہوا، جاگا تو کوئی اثر نہ پایا، وُضو کر کے نماز پڑھ لی اب اس کے بعد مَنی نکلی، غُسل اب واجب ہوا، اور وہ نماز ہوگئی۔ (6) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲: عورت کو خواب ہوا تو جب تک مَنی فرجِ داخل سے نہ نکلے، غُسل واجب نہیں۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: مرد و عورت ایک چارپائی پر سوئے، بعد بیداری بستر پر مَنی پائی گئی، اور ان میں ہر ایک اِحتِلام کا منکر ہے، اِحتِیاط یہ ہے بہرحال دونوں غُسل کریں اور یہی صحیح ہے۔ (8) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج١، ص٣٣٣.

مسئلہ ۱٤: لڑکے کا بُلوغ اِحتِلام کے ساتھ ہوا اس پر غُسل واجب ہے۔ (9) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٦.

(۳) حشفہ یعنی سرِ ذَکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا، دونوں پر غُسل واجب کرتا ہے، شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت، اِنزال ہو یا نہ ہو، بشرطیکہ دونوں مکلّف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غُسل فرض نہیں مگر غُسل کا حکم دیا جائے گا، مثلاً مرد بالغ ہے اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغہ کو بھی نہانے کا حکم ہے، اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ ہے تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ومطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج ١، ص ٣٢٨.

مسئلہ ۱۵: اگر حَشفہ کاٹ ڈالا ہو تو باقی عضوِ تناسل میں کا اگر حَشفہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو حَشفہ داخل ہونے کا ہے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.

مسئلہ ۱٦: اگر چوپایہ یا مردہ یا ایسی چھوٹی لڑکی سے، جس کی مثل سے صحبت نہ کی جاسکتی ہو، وطی کی، تو جب تک اِنزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۷: عورت کی ران میں جماع کیا اور اِنزال کے بعد مَنی فرج میں گئی یا کوآری سے جماع کیا اور اِنزال بھی ہو گیا مگر بَکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غُسل واجب نہیں۔ ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غُسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقتِ مُجامعت سے جب تک غُسل نہیں کیا ہے تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۸: عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا جانور یا مردے کا ذَکر یا کوئی چیز ربڑ یا مٹی وغیرہ کی مثلِ ذَکر کے بنا کر داخل کی، تو جب تک اِنزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔ اگر جن آدمی کی شکل بن کر آیا اور عورت سے جماع کیا تو حَشفہ کے غائب ہونے ہی سے غُسل واجب ہو گیا۔ آدمی کی شکل پر نہ ہو تو جب تک عورت کو اِنزال نہ ہو، غُسل واجب نہیں۔

یوہیں اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اس وقت انسانی شکل میں نہیں، بغیر اِنزال وجوبِ غُسل نہ ہوگا اور شکلِ انسانی میں ہے تو صرف غَیبتِ حَشفہ (5) (سرِ ذَکر چھپ جائے۔) سے واجب ہو جائے گا۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في تحریر الصاع... إلخ، ج۱، ص ۳۲۸، ۳۳۵.

مسئلہ ۱۹: غُسلِ جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ مَنی نکلی تو اس سے غُسل واجب نہ ہوگا، البتہ وُضو جاتا رہے گا۔ (7) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج۱، ص۱٤.

فائدہ: ان تینوں وجوہ سے جس پر نہانا فرض ہو اس کو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

(۴) حَیض سے فارغ ہونا۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الطھارۃ، ج۱، ص۳۳٤.

(۵) نِفاس کا ختم ہونا۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۰: بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غُسل واجب ہے۔ (3) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج۱، ص۱٦. حَیض و نِفاس کی کافی تفصیل ان شاءاللہ الجلیل حَیض کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ ۲۱: کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حَیض و نِفاس والی کافرہ عورت اب مسلمان ہوئی، اگرچہ اسلام سے پہلے حَیض و نِفاس سے فراغت ہوچکی، صحیح یہ ہے کہ ان پر غُسل واجب ہے۔ ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غُسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادا نہیں ہوتی۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے کُلّی کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی بجالائیں، غرض جتنے اعضا کا دھلنا غُسل میں فرض ہے، جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالتِ کفر ہی دُھل چکے تھے تو بعد اسلام اعادۂ غُسل ضرور نہیں، ورنہ جتنا حصہ باقی ہو اتنے کا دھولینا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعد اسلام پورا غُسل کرے۔ (4) المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في رطوبۃ الفرج، ج۱، ص۳۳۸.

مسئلہ ۲۲: مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ہے، اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اُتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار ہوں گے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب في رطوبۃ الفرج، ج۱، ص۳۳۷.

مسئلہ ۲۳: پانی میں مسلمان کا مُردہ ملا، اس کا بھی نہلانا فرض ہے، پھر اگر نکالنے والے نے غُسل کے ارادے سے نکالتے وقت اس کو غوطہ دے دیا غُسل ہوگیا، ورنہ اب نہلائیں۔ (6) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الأول، ج۱، ص۱۵۸.

مسئلہ ۲٤: جمعہ، عید، بقر عید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنّت ہے اور وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ و حاضریٔ حرم و حاضریٔ سرکارِ اعظم و طواف و دُخولِ منیٰ اور جَمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شبِ برات اور شبِ قدر اور عَرفہ کی رات اور مجلسِ میلاد شریف اور دِیگر مجالسِ خیر کی حاضری کے لیے اور مردہ نہلانے کے بعد اور مجنون کو جنون جانے کے بعد اور غشی سے افاقہ کے بعد اور نشہ جاتے رہنے کے بعد اور گناہ سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا پہننے کے

لیےاور سفر سے آنے والے کے لیے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف وخسوف و اِستِسقاء اور خوف وتاریکی اور سخت آندھی کے لیےاور بدن پر نَجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہےان سب کے لیے غُسل مستحب ہے۔ (1)

"تنوير الأبصار" و"الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣٣٩ـ٣٤١.

مسئلہ ۲۵: حج کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غُسل ہیں:

(۱) وقوفِ مزدلفہ۔

(۲) دخولِ منیٰ۔

(۳) جمرہ پر کنکریاں مارنا۔

(۴) دخولِ مکّہ۔

(۵) طواف، جب کہ یہ تین پچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہے تو غُسلِ جمعہ بھی، یوہیں اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غُسل ہوں گے۔ (2) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في يوم عرفة أفضل من يوم الجمعة، ج١، ص٣٤٢.

مسئلہ ۲۶: جس پر چند غُسل ہوں سب کی نیت سے ایک غُسل کرلیا سب ادا ہو گئے سب کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ ۲۷: عورت جنب ہوئی اور ابھی غُسل نہیں کیا تھا کہ حَیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہالے یا بعد حَیض ختم ہونے کے۔

مسئلہ ۲۸: جنب نے جمعہ یا عید کے دن غُسل جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیّت بھی کر لی، سب ادا ہو گئے، اگر اُسی غُسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کرلے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٦.

مسئلہ ۲۹: عورت کو نہانے یا وُضو کے لیے پانی مَول لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غُسل و وُضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لیے نہائے۔ (4) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يوم عرفة... إلخ، ج١، ص٣٤٣.

مسئلہ ۳۰: جس پر غُسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (5) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، الحديث: ٢٢٧، ص١٢٣٨.

اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا اور کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وُضو کرلے یا ہاتھ مونھ دھولے، کلی کرلے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وُضو کیے جماع کرلیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو اِحتِلام ہوا بے نہائے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۱: رمضان میں اگر رات کو جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ قبلِ طلوعِ فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت

سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں، مگر مناسب یہ ہے کہ غرغرہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا، یہ دو کام طلوعِ فجر سے پہلے کرلے کہ پھر روزے میں نہ ہوسکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کردی تو یہ اور دِنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ۔

مسئلہ ۳۲: جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مُقطّعات کی انگوٹھی، حرام ہے۔ (1)

(1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳۴۳

مسئلہ ۳۳: اگر قرآنِ عظیم جُزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآنِ مجید کا، تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دُوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چولی قرآن مجید کے تابع تھی۔ (2)

(2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳۴۳

مسئلہ ۳۴: اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیّت سے یا تبرّک کے لیے جیسے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ یا خبرِ پریشان پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کہا یا بہ نیتِ ثنا پوری سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیّت نہ ہو تو کچھ حَرَج نہیں، یوہیں تینوں قل بلا لفظِ قل بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظِ قُل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیتِ ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعیّن ہے، نیّت کو کچھ دخل نہیں۔ (3)

(3) "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، کتاب الطهارة، باب الغسل، ج۱، ص۷۹۵، ۸۲۰.

مسئلہ ۳۵: بے وُضو کو قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حَرَج نہیں۔ (4)

(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳٤۸.

مسئلہ ۳۶: رُوپیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وُضو اور جنب اور حَیض و نفاس والی کو) اس کا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یوہیں جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ، مگر جبکہ خاص بہ نیّتِ شفا ہو۔ (1)

(1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳٤۸.

مسئلہ ۳۷: قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۸: قرآنِ مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حَرَج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔ (2)

(2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، أركان الوضوء أربعة، ج۱، ص۳٤۹.

مسئلہ ۳۹: ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حَرَج نہیں مگر موضعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۴۰: ان سب کو توریت، زبور، انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہے۔ (3) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السادس في الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۸.

مسئلہ ۴۱: درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حَرَج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلّی کر کے پڑھیں۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۴۲: ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۴۳: مصحف شریف اگر ایسا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے کفنا کر، لحد کھود کر، ایسی جگہ دفن کر دیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب: یطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳۵٤.

مسئلہ ٤٤: کافر کو مصحف چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں۔ (7) لمرجع السابق.

مسئلہ ٤٥: قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں، پھر تفسیر، پھر حدیث، پھر باقی دینیات، علیٰ حسبِ مراتب۔ (8) لمرجع السابق.

مسئلہ ٤٦: کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتیٰ کہ قلم دوات حتیٰ کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی چیز نہ رکھی جائے۔ (1) "الدرالمختار"، المرجع السابق، و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس، ج٥، ص۳۲٤.

مسئلہ ٤۷: مسائل یا دینیات کے اوراق میں پُڑیا باندھنا، جس دسترخوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو اس کو کام میں لانا، یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اس کا استعمال منع ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، مطلب: یطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳٥٥، ۳٥٦.

پانی کا بیان

اللہ عزّ وجل فرماتا ہے:

﴿ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴾ (3) پ:۱۹، الفرقان:٤۸.

''یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اُتارا۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ ﴾ (4) پ:۹، الانفال:۱۱.

''یعنی آسمان سے تم پر پانی اُتارتا ہے کہ تمھیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے۔''

حدیث ۱: امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کوئی شخص حالتِ جنابت میں رُکے ہوئے پانی میں نہ نہائے'' (یعنی تھوڑے پانی میں جو دَہ در دَہ نہ ہو کہ دَہ در دَہ بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابوہریرہ! کیسے کرے؟ کہا: ''اس میں سے لے لے۔'' (5) "صحیح

مسلم"، کتاب الطهارة، باب النهي عن الإغتسال في الماء الراكد، الحديث: ٦٥٨، ص٧٢٦.

حدیث ۲: سُنَن ابوداود و ترمذی و ابنِ ماجہ میں حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وُضو کرے۔ (6) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب النهي عن ذلك، الحديث: ٨٢، ص ١٢٢٨.

حدیث ۳: اِمام مالِک و ابوداود و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر اس سے وُضو کریں پیاسے رہ جائیں، تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وُضو کریں۔ فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال'' (1) ("جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في ماء البحر أنه طهور، الحديث: ٦٩، ص١٦٣٨.) یعنی مچھلی۔

حدیث ٤: امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ''دھوپ کے گرم پانی سے غُسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔ (2) "سنن الدار قطني"، كتاب الطهارة، باب الماء السخن، الحديث: ٨٥، ج ١، ص ٥٤.

کس پانی سے وُضو جائز ہے اور کس سے نہیں

تنبیہ: جس پانی سے وُضو جائز ہے اس سے غُسل بھی جائز اور جس سے وُضو ناجائز غُسل بھی ناجائز۔

مسئلہ ۱: مینھ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کوئیں اور برف، اولے کے پانی سے وُضو جائز ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٣٥٧.

مسئلہ ۲: جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اَور نام ہو گیا جیسے شربت، یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق، اس سے وُضو غُسل جائز نہیں۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في حديث ((لا تسموا العنب الكرم))، ج١، ص٣٦٠.

مسئلہ ۳: اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابون یا بیری کے پتے، تو وُضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کر دے اور اگر ستّو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وُضو جائز نہیں۔ (5) "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٣٨٥.

مسئلہ ٤: اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزے میں فرق آ گیا مگر اس کا پتلا پَن نہ گیا جیسے ریتا، چونا یا تھوڑی زعفران، تو وُضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آ جائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وُضو جائز نہیں۔ یوہیں پڑیا کا رنگ، اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہوا تو وُضو جائز ہے ورنہ نہیں۔ غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وُضو جائز ہے اور جب اسے لسّی کہیں تو وُضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پُرانے ہونے کے سبب بدلے تو کچھ حَرَج نہیں مگر جب کہ پتے اسے گاڑھا کر دیں۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في أن التوضي من الحوض... إلخ، ج١، ص٣٦٩.

مسئلہ ۵: بہتا پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہا لے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے، نَجاست پڑنے سے

ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے، اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہوگیا، اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نَجاست تہ نشین ہو کر اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں، یا پاک پانی اتنا ملے کہ نَجاست کو بہالے جائے، یا پانی کے رنگ، مزہ، بُو ٹھیک ہو جائیں، اور اگر پاک چیز نے رنگ، مزہ، بُو کو بدل دیا تو وُضو غُسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب في أن التوضي من العوض... إلخ، ج ۱، ص ۳۷۰.

مسئلہ ٦: مردہ جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہے اور اس کے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیں کہ جتنا پانی اس سے مل کر بہتا ہے، اس سے کم ہے جو اس کے اوپر سے بہتا ہے یا زائد ہے یا برابر، مطلقاً ہر جگہ سے وُضو جائز ہے یہاں تک کہ مَوقَعِ نَجاست سے بھی، جب تک نَجاست کے سبب کسی وصف میں تغیّر نہ آئے، یہی صحیح ہے (2) درمختار میں ہے کہ علامہ قاسم نے فرمایا یہی مختار ہے اور نہرالفائق میں اسی کو قوی بتایا اورنصاب پھر مضمرات پھر قہستانی میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے۔۱۲منہ اور اسی پر اعتماد ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب: الأصح أنه لا یشترط في الجریان المدد، ج ۱، ص ۳۷۲.

مسئلہ ۷: چھت کے پَرنالے سے مینھ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جابجا نَجاست پڑی ہو، اگرچہ نَجاست پرنالے کے مونھ پر ہو، اگرچہ نَجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زِیادہ ہو جب تک نَجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیّر نہ آئے، یہی صحیح ہے (4) هکذا في ردالمحتار عن الحلیة وفي الهندیة عن المحیط والعتابیة والتاتارخانیه ۱۲ منه حفظه ربه اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینھ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہوگیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت سے ٹپکے، نجس ہے۔ (5) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۷.

مسئلہ ۸: یوہیں نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نَجاست کا رنگ، یا بو، یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو، رہا اس سے وُضو کرنا اگر اس پانی میں نَجاست مرئیہ کے اجزا ایسے بہتے جا رہے ہوں کہ جو چلّو لیا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرّہ اس کا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہوگیا وُضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے۔ (6) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج ۲، ص ۳۸.

مسئلہ ۹: نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نَجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اس کا رنگ و بُو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰: دس ہاتھ لنبا، دس ہاتھ چوڑا، جو حوض ہو، اسے دَہ در دَہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یوہیں بیس ہاتھ لنبا، پانچ ہاتھ چوڑا، یا پچیس ہاتھ لنبا، چار ہاتھ چوڑا، غرض کل لنبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو (1) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج ۲، ص ۲۷٤، ۲۸۷. اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ لنبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔

تنبیہ: حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں، بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بالائی

سطح دیکھی جائے گی، تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر دَہ در دَہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائے گا، نیز حوض اسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں، عیدگاہوں میں بنا لیے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جس کی پیائش سو ہاتھ ہے، بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا۔ (2)

(2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب: لو دخل الماء من اعلی... إلخ، ج۱، ص۳۷۸، و "الفتاوی الرضویة" (الحدیثة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۲، ص۲۷٤.

مسئلہ ۱۱: دَہ در دَہ (3) حوض میں صرف اتنا دَل درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ لَپ یا چُلّو میں پانی لینے سے زمین نہ کُھلے اس کی حاجت اس کے کثیر رہنے کے لیے ہے کہ وقتِ استعمال اگر پانی اُٹھانے سے زمین کُھل گئی تو اس وقت پانی سو ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا، ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے، نَجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک نَجاست سے رنگ، یا بُو، یا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ نَجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا مگر قصداً اس میں نَجاست ڈالنا منع ہے۔ (4)

(3) والمسئالة مصرحة في هبة الحبير بما لامزيد عليه من شاء الا طلاع فلير اجع اليها. ۱۲ منه حفظه ربه

(4) "الفتاوی الرضویة" (الحدیثة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۲، ص۲۷٤

مسئلہ ۱۲: بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں اگر لٹھے یا کڑیاں گاڑی گئی ہوں تو اُن لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر سو ہاتھ ہے تو بڑا ہے ورنہ نہیں، البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھاس، نرکل، کھیتی، اس کے اتصال کو مانع نہیں۔ (5)

(5) "خلاصة الفتاوی"، کتاب الطهارات، ج۱، ص٤. و "الفتاوی الرضویة" (الحدیثة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۲، ص۱۸۹.

مسئلہ ۱۳: بڑے حوض میں ایسی نَجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے جیسے شراب، پیشاب تو اس کی ہر جانب سے وُضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ، یا کوئی مَرا ہوا جانور، تو جس طرف وہ نَجاست ہو اس طرف وُضو نہ کرنا بہتر ہے، دوسری طرف وُضو کرے۔ (1)

(1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، ومطلب: لو دخل الماء من اعلی... إلخ، ج۱، ص۳۷۵.

تنبیہ: جو نَجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مرئیہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اسے غیر مرئیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱٤: ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وُضو کریں تو بھی کچھ حَرَج نہیں، اگرچہ وُضو کا پانی اس میں گرتا ہو، ہاں اس میں کُلّی کرنا یا ناک سنکنا نہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف ہے۔ (2)

(2) "منیة المصلي"، فصل في الحیاض، الحوض إذ کان عشرا في عشر، ص٦٧. و "الفتاوی الرضویة" (الحدیثة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۲، ص۲۷۲.

مسئلہ ۱۵: تالاب یا بڑا حوض اُوپر سے جَم گیا مگر بَرف کے نیچے پانی کی لنبائی چوڑائی متصل، بقدرِ دَہ در دَہ ہے اور سوراخ کر کے اس سے وُضو کیا، جائز ہے، اگرچہ اس میں نَجاست پڑ جائے اور اگر متصل دَہ در دَہ نہیں اور اس میں نَجاست پڑی تو ناپاک ہے، پھر اگر نَجاست پڑنے سے پہلے اس میں سوراخ کر دیا اور اس سے پانی اُبل پڑا تو اگر بقدرِ دَہ در دَہ پھیل گیا تو اب نَجاست پڑنے سے بھی پاک رہے گا اور اس میں دَل کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا۔ (3)

(3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، ومطلب: لو دخل الماء من اعلی... إلخ، ج۲، ص۳۸۰.

مسئلہ ۱۶: اگر تالابِ خشک میں نَجاست پڑی ہو اور مینھ برسا اور اس میں بہتا ہوا پانی پاک اس قدر آیا کہ بہاؤ رکنے سے پہلے دَہ دردَہ ہوگیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس مینھ سے دَہ دردَہ سے کم رہا، دوبارہ بارش سے دَہ دردَہ ہوا تو سب نجس ہے۔ ہاں اگر وہ بھر کر بہ جائے تو پاک ہوگیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ بہا ہو۔ (4) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب المياه، ج٢، ص٣٧٠.

مسئلہ ۱۷: دَہ دردَہ پانی میں نَجاست پڑی پھر اس کا پانی دَہ دردَہ سے کم ہوگیا تو وہ اب بھی پاک ہے (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأوّل، ج١، ص١٩. ہاں اگر وہ نَجاست اب بھی اس میں باقی ہو اور دکھائی دیتی ہو تو اب ناپاک ہوگیا اب جب تک بھر کر بہ نہ جائے، پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۸: چھوٹا حوض ناپاک ہوگیا پھر اس کا پانی پھیل کر دہ دردہ ہوگیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اسے بہا دے تو پاک ہوجائے گا۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأوّل، ج١، ص ١٩، ١٧.

مسئلہ ۱۹: کوئی حوض ایسا ہے کہ اُوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر دَہ دردَہ نہیں اور نیچے دَہ دردَہ یا زِیادہ ہے اگر ایسا حوض لبریز ہو اور نَجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اُس کا پانی گھٹ گیا اور وہ دَہ دردَہ ہوگیا تو پاک ہوگیا۔ (1)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، ج١، ص١٩.

مسئلہ ۲۰: حُقّہ کا پانی پاک ہے (2) کہ پانی پاک ہے جب تک اس کو نجاست سے ملاقات نہ ہو نجس نہیں ہوسکتا اور یہاں کونسی نجس شے ہے جس کی ملاقات سے یہ پانی نجس ہوگا۔ ۱۲ منہ اگرچہ اس کے رنگ، وبُو، ومزے میں تغیر آجائے اس سے وُضو جائز ہے۔ بقدرِ (3) مثلاً سارا وضو کرلیا ایک پاؤں کا دھونا باقی ہے کہ پانی ختم ہوگیا اور حقہ میں پانی اتنا موجود ہے کہ اس پاؤں کو دھوسکتا ہے تو اسے تیمم جائز نہیں مگر وضو کرنے کے بعد اگر اعضا میں بو آگئی تو جب تک بو جاتی نہ رہے مسجد میں جانا منع ہے اور وقت میں گنجائش ہو تو اتنا وقفہ کر کے نماز پڑھے کہ بُو اڑ جائے اور اس سے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا کہ دوسرا پانی نہ ہو بلا ضرورت اس سے وُضو نہ چاہیے۔ ۱۲ منہ کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔ (4) "الفتاوى الرضوية"، (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب المياه، ج٢، ص٣٢٠.

مسئلہ ۲۱: جو پانی وُضو یا غُسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وُضو اور غُسل جائز نہیں۔ یوہیں اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پَورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلاقصد دَہ دردَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جِسْم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔ (5) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب المياه، ج٢، ص٤٣.

ملخصاً.

مسئلہ ۲۲: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مُستعمَل ہوگیا یعنی وُضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔ (6) "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب المياه، ج٢، ص٤٥. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٣.

مسئلہ ۲۳: اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے، تو ایسی صورت میں بقدرِ ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کوئیں میں رسّی ڈول گر گیا اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے، تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسّی نکالے گا، مستعمل نہ ہوگا ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں، خیال رکھنا چاہیے۔(7)

(7) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۲، ص۱۱۷. و"فتح القدیر بشرح الهدایة"، کتاب الطهارات، باب الماء الذی یجوز به الوضوء ومالا یجوز، ج۱، ص۷۶.

مسئلہ ۲۴: مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وُضو یا غُسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے، تو اگر اچھا پانی زِیادہ ہے تو یہ وُضو اور غُسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہوگیا۔(1)

(1) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۲، ص۲۲۰.

مسئلہ ۲۵: پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اَور کسی طرح مستعمل ہوگیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زِیادہ اس میں مِلا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے، سب کام کا ہو جائے گا، یوہیں ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں، یوہیں ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جائے گی۔(2)

(2) المرجع السابق، ص۱۲۰.

مسئلہ ۲۶: کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وُضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور تربُز کا پانی اور گنّے کا رس۔(3)

(3) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۱، ص۳۵۹.

مسئلہ ۲۷: جو پانی گرم مُلک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہوگیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وُضو اور غُسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے، بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہولے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشۂ بَرص ہے، پھر بھی اگر وُضو یا غُسل کر لیا تو ہو جائے گا۔(4)

(4) "الفتاوی الرضویة" (الحدیدة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۲، ص٤٦٤.

مسئلہ ۲۸: چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نَجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وُضو جائز ہے۔(5)

(5) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، ج۱، ص۲۵.

مسئلہ ۲۹: کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک مانی نہ جائے گی، دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔(6)

(6) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب الأول، ج۵، ص۳۰۸.

مسئلہ ۳۰: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے، اسے پینا یا وُضو یا غُسل یا کسی کام میں لانا، اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں، اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے، اگر وُضو کر لیا تو وُضو ہو جائے گا اور گنہگار رہوگا، یہاں سے مُعلّمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے

ہیں۔اسی طرح بالغ کا بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔ (1) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۲، ص۵۲۷. ملخصاً.

مسئلہ ۳۱: نَجاست نے پانی کا مزہ، بُو، رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا ناجائز اور جانوروں کو پلانا بھی، گارے وغیرہ کے کام میں لا سکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۵.

کوئیں کا بیان

مسئلہ ۱: کوئیں میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سیندھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اَور کوئی ناپاک چیز گری، اُس کا کل پانی نکالا جائے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، فصل في البئر، ج۱، ص۴۰۷.

مسئلہ ۲: جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ، پیشاب سے ناپاک ہو جائے گا، یوہیں مرغی اور بَط (4) (بطخ۔) کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا، ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔ (5) "غنیة المتملي"، فصل في البئر، ص۱۶۲.

مسئلہ ۳: مینگنیاں اور گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر کوئیں میں گر جائیں تو بوجہِ ضرورت ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے، پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا اور اُڑنے والے حلال جانور کبوتر، چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند چیل، شِکرا، باز کی بیٹ گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا، یوہیں چُوہے اور چمگادڑ کے پیشاب سے بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (6) المرجع السابق، و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

مسئلہ ۴: پیشاب کی بہت باریک بُندکیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۱، ص۴۲۲.

مسئلہ ۵: جس کوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا، اس کا ایک قطرہ بھی پاک کوئیں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا، یوہیں ڈول، رسّی، گھڑا جن میں ناپاک کوئیں کا پانی لگا تھا، پاک کوئیں میں پڑے وہ پاک بھی ناپاک ہو جائے گا۔ (8) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج۱، ص۲۰.

مسئلہ ۶: کوئیں میں آدمی، بکری، یا کتا، یا کوئی اَور دَموی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا اگر کر مر جائے تو کُل پانی نکالا جائے۔ (9) المرجع السابق، ص۱۹.

مسئلہ ۷: مرغا، مرغی، بلّی، چوہا، چھپکلی یا اَور کوئی دَموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مر کر پُھول جائے یا پھٹ جائے کل پانی نکالا جائے۔ (1) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب المیاه، ج۳، ص۲۷۵، و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

مسئلہ ۸: اگر یہ سب باہر مرے پھر کوئیں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق.

مسئلہ ۹: چھپکلی یا چوہے کی دُم کٹ کر کوئیں میں گری، اگرچہ پھولی پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا جائے گا، مگر اس کی جڑ میں اگر موم لگا ہو تو بیس ڈول نکالا جائے۔ [3] المرجع السابق، ص ۲۰.

مسئلہ ۱۰: بلّی نے چوہے کو دبوچا اور زخمی ہوگیا پھر اس سے چھوٹ کر کوئیں میں گرا کل پانی نکالا جائے۔

[4] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۷.

مسئلہ ۱۱: چوہا، چھچوندر، چڑیا، یا چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور رَدمَوی کوئیں میں گر کر مر گیا تو بیس ڈول سے تیس تک نکالا جائے۔ [5] "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

مسئلہ ۱۲: کبوتر، مرغی، بلّی گر کر مرے تو چالیس سے ساٹھ تک۔ [6] "الدرالمختار" و "الدرالمختار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ص۴۱۴.

مسئلہ ۱۳: آدمی کا بچہ، جو زندہ پیدا ہو، حکم میں آدمی کے ہے، بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے۔ [7] الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

مسئلہ ۱۴: جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو حکم میں چوہے کے ہے، اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے۔ [8]

"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الأول، ج۱، ص۲۰.

مسئلہ ۱۵: دو چوہے گر کر مر جائیں تو وہی بیس سے تیس ڈول تک نکالا جائے، اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کُل۔ [9] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۷.

مسئلہ ۱۶: دو بلّیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے۔ [10] المرجع السابق.

مسئلہ ۱۷: مسلمان مردہ بعد غُسل کے کوئیں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور قابل بہنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں، اگرچہ وہ خون اس کے بدن پر سے دُھل کر پانی میں مِل جائے اور اگر بہنے کے قابل خون اس کے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہوگیا اور شہید کے گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک رہے گا کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مِل گیا تو اب ناپاک ہوگیا۔ [1]

"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۱، ص۴۰۸.

مسئلہ ۱۸: کافر مردہ اگرچہ سو بار دھویا گیا ہو، کوئیں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا، کل پانی نکالا جائے۔ [2] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ج۱، ص۴۰۸.

مسئلہ ۱۹: کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا، کوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔ [3] "الفتاوی الھندیۃ" کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

مسئلہ ۲۰: بے وُضو اور جس شخص پر غُسل فرض ہو اگر بلاضرورت کوئیں میں اُتریں اور اُن کے بدن پر نَجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اُترا تو کچھ نہیں۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، ج ۱، ص ٤١١.

مسئلہ ۲۱: سوئر کنویں میں گرا، اگرچہ نہ مرے، پانی نجس ہوگیا، کل نکالا جائے۔ (5) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الأول، ج ۱، ص ١٩. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ج ۱، ص ٤١٠.

مسئلہ ۲۲: سوئر کے سوا اگر اور کوئی جانور کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جِسم میں نَجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا مونھ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز، مگر اِحتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نَجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا مونھ پانی میں پڑا تو اس کے لُعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے، اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے تو چوہے وغیرہ میں بیس ڈول، مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس ڈول نکالنا بہتر ہے، مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی، بیس ڈول نکال ڈالیں۔ (6) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۳: کوئیں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ اور پانی کچھ نہ نکالا اور وُضو کرلیا تو وُضو ہو جائے گا۔ (1) "غنیۃ المتملي"، فصل في البئر، ص ١٥٩.

مسئلہ ۲٤: جوتا یا گیند کوئیں میں گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کُل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ڈول، محض نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں۔ (2) "الحدیقۃ الندیۃ" و "الطریقۃ المحمدیۃ"، الصنف الثاني من الصنفین، ج ۲، ص ٦٧٤. و "الفتاوی الرضویۃ"، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل في البئر، ج ۳، ص ٢٨٢.

مسئلہ ۲۵: پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کوئیں میں مرجائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔ (3) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني فیما لا یجوز بہ التوضؤ، ج ۱، ص ٢٤.

مسئلہ ۲٦: خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا، مگر جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے۔ پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۷: جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بط، اس کے مرجانے سے پانی نجس ہو جائے گا۔ (5) "الھدایۃ" و "العنایۃ"، کتاب الطھارات، الباب الثالث، ج ۱، ص ٧٤.

مسئلہ ۲۸: بچہ یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ان کے ہاتھ کا نجس ہونا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہوگیا ورنہ نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وُضو کرنا بہتر ہے۔ (6) "غنیۃ المتملي"، فصل في أحکام الحیاض، ص ١٠٣.

مسئلہ ۲۹: جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ، ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔

(7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤.

فائده: مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں (8) "سنن ابي داود"، كتاب الأطعمة، باب في الذباب يقع في الطعام، الحديث: ٣٨٤٤، ص ١٥٠٦. اور سالن کو کام میں لائیں۔

مسئلہ ۳۰: مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا کل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سُوئر کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا۔ (9) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤.

مسئلہ ۳۱: جس کوئیں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا، دھونے کی ضرورت نہیں۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج ١، ص ٤٠٩.

مسئلہ ۳۲: کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھَرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت، کہ وہ پاک ہو گئی۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج ١، ص ٤٠٩.

مسئلہ ۳۳: یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گری ہے اس کو اس میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں، اگر وہ اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں، بیکار ہے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ١٩.

مسئلہ ۳۴: اور اگر وہ سڑ گل کر مٹی ہو گئی یا وہ چیز خود نجس نہ تھی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہو گئی ہو، جیسے نجس کپڑا، اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج ١، ص ٤٠٩.

مسئلہ ۳۵: جس کوئیں کا ڈول مُعیَّن ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آجائے۔ (5) "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ٣، ص ٢٦١

مسئلہ ۳۶: ڈول بھرا ہوا نکلنا ضرور نہیں، اگر کچھ پانی چَھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ١، ص ٤١٧.

مسئلہ ۳۷: ڈول معین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول معین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک صاع سے کم و بیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اس معین یا ایک صاع کے برابر کر لیں۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ١، ص ٤١٦.

مسئلہ ۳۸: کوئیں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس

ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وُضو یا غُسل کیا تو نہ وُضو ہوا نہ غُسل، اس وُضو اور غُسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں، یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اس کے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غُسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حَرَج نہیں تیسیر اً اسی پر عمل ہے۔ (1)

(1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٠. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ١، ص ٤١٧، ٤٢٠.

مسئلہ ۳۹: جو کوآں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اس میں نَجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کُل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کرلیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال لیا جائے۔ نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کر لینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پرہیزگار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسّی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے سو ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہو اسی حساب سے پانی نکال لیں کو آں پاک ہو جائے گا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔ (2)

(2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٠، ص ١٩. و "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ٣، ص ٢٩٣، ٢٩٤.

مسئلہ ۴۰: جو کوآں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے۔ پانی توڑنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۱: کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں صورت میں پاک ہو جائے گا۔ (3)

(3) "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ٣، ص ٢٨٩.

مسئلہ ۴۲: مرغی کا تازہ انڈا جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا۔ یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرا نہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (4)

(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج ١، ص ٤٠٨.

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱: آدمی چاہے جنب ہو یا حَیض و نِفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گِھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے۔ (1)

(1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٣. و "الدرالمختار"

و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج۱، ص٤٢٤.

مسئلہ ۲: کسی کے مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اوراس نے فوراً پانی پیاتو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعداس پر لازم ہے کہ کُلی کر کے مونھ پاک کرے اوراگر کُلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نَجاست پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نَجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعداگر پانی پیے گا تو پاک رہیگا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔ (2) "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، و "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج۱، ص۲۵۷. و "مراقي الفلاح"، كتاب الطهارة، فصل في بيان احكام السؤر، ص٥.

مسئلہ ۳: معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہوگیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اوراس کے جھوٹے سے بچنا ہی چاہیے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج۱، ص۲۳، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج۱، ص٤٢٥.

مسئلہ ٤: شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہوجائیں گے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج۱، ص۲۳.

مسئلہ ٥: مرد کو غیر عورت اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطورِ لذّت کھانا پینا مکروہ ہے مگراس کھانے، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذّت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حَرَج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرّک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج۱، ص۲۳. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج۱، ص٤٢٤.

مسئلہ ٦: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نر ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر وغیرہ۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۳.

مسئلہ ۷: جو مرغی چُھوٹی پھرتی اور غلیظ پر مونھ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بند رہتی ہو تو پاک ہے۔ (2) المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج۱، ص٤٢٥

مسئلہ ۸: یوہیں بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نَجاست کھائی اوراس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے مونھ کی طہارت ہوجائے (مثلاً آبِ جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) اوراس حالت میں پانی میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہوگیا۔ اسی طرح اگر بیل، بھینسے، بکرے نروں نے حسبِ عادت مادہ کا پیشاب سُونگھا اوراس سے ان کا مونھ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہوجاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں مونھ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا

پاک۔(3) المرجع السابق.

مسئلہ ۹: گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔(4) "الفتاوی الهندیة"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲۳.

مسئلہ ۱۰: سُوئر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔(5) المرجع السابق، ص ۲٤.

مسئلہ ۱۱: کُتّے نے برتن میں مونھ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سُکھا کر۔ ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں درار ہو تو تین بار سُکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔(6) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ج ٤، ص ٥٥٩.

مسئلہ ۱۲: مٹکے کو کُتّے نے اوپر سے چاٹا اس میں کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔(7) "الفتاوی الهندیة"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤.

مسئلہ ۱۳: اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کوّے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کے لیے سِکھا لیا ہو اور چونچ میں نَجاست نہ لگی ہو تو ان کا جھوٹا پاک ہے۔(8) المرجع السابق.

مسئلہ ۱٤: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔(1) "الفتاوی الهندیة"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المیاه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج ۱، ص ٤٢٦.

مسئلہ ۱٥: اگر کسی کا ہاتھ بلّی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً کھینچ لے یوہیں چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھوڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلافِ اَولیٰ ہوئی۔(2) "الفتاوی الهندیة"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ۲٤.

مسئلہ ۱٦: بلّی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہوگیا اور اگر زبان سے مونھ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں۔(3) "الفتاوی الهندیة"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ۲٤.

مسئلہ ۱۷: پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔(4) المرجع السابق، ص ۲۳، و "التبیین الحقائق"، ج ۱، ص ۱۰٥.

مسئلہ ۱۸: گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابلِ وُضو ہونے میں شک ہے ولہٰذا اس سے وُضو نہیں ہو سکتا کہ حدث متیقن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔(5) "الفتاوی الهندیة"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المیاه، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۲٤.

مسئلہ ۱۹: جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وُضو غُسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کُلّی کیے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وُضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہوگیا۔

مسئلہ ۲۰: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وُضو غُسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حَرَج نہیں اسی

طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو بلا کراہت جائز۔ (6) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۴.

مسئلہ ۲۱: اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وُضو وغُسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وُضو وغُسل کرلے اور تیمّم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وُضو پہلے کرلے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمّم کیا پھر وُضو جب بھی حَرَج نہیں اور اس صورت میں وُضو اور غُسل میں نیّت کرنی ضرور اور اگر وُضو کیا اور تیمّم نہ کیا یا تیمّم کیا اور وُضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۲: مشکوک جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے۔ (8) "البحر الرائق"، کتاب الطھارۃ، ج۱، ص۲۳۵.

مسئلہ ۲۳: مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زِیادہ ہے تو اس سے وُضو ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث في المیاہ، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۴.

مسئلہ ۲۴: جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔ (2) المرجع السابق، ص۲۳.

مسئلہ ۲۵: گدھے، خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زِیادہ لگا ہو۔ (3) المرجع السابق.

تیمّم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ﴾ (4) پ۶، المآئدۃ:۶.

''یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کا کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے مونھ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔''

حدیث ۱: صحیح بُخاری میں بروایت اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مروی، فرماتی ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب بیدا یا ذات الجیش (5) (بیدا اور ذات الجیش یہ دونوں دو جگہ کے نام ہیں۔ ۱۲) میں ہوئے۔ میری ہیکل ٹوٹ گئی۔ (6) (میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا۔) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ٹھہرا لیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا۔ حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ اُم المومنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انہوں نے کہا

اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور اٹھے اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر اُسید بن حُضَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے نیچے ملی۔ (1) "صحيح البخاري"، كتاب التيمم، باب التيمم، الحديث: ٣٣٤، ص ٢٨.

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں بروایت حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں۔

(۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور

(۲) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کردی گئی اور

(۳) جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (2) "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب المساجد ومواضع الصلاة، الحديث: ١١٦٥، ص ٧٥٩.

حدیث ۳: امام احمد و ابوداود و ترمذی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وُضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل و وُضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ (3) "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي ذر الغفاري، الحديث: ٢١٤٢٩، ج ٨، ص ٨٦.

حدیث ٤: ابوداود و دارمی نے ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا۔ پاک مٹی پر تیمّم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وُضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنّت کو پہنچا اور تیری نماز ہوگئی اور جس نے وُضو کر کے اعادہ کیا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔ (4) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب التيمم يجد الماء بعد مايصلي في الوقت، الحديث: ٣٣٨، ص ١٢٤٨.

حدیث ٥: صحیح بُخاری و صحیح مسلِم میں عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی۔ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا، مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔ (5) "صحيح البخاري"، كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب... إلخ، الحديث: ٣٤٤، ص ٢٩.

حدیث ٦: صحیحین میں ابوجُہَیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیر جمل (1) مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔۱۲ کی جانب سے تشریف لا رہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور مونھ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ (2) "صحيح

البخاري"، كتاب التيمم، باب التيمم في الحضر... إلخ، الحديث: ۳۳۷، ص ۲۹.

تیمّم کے مسائل

مسئلہ ۱: جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وُضو و غُسل کی جگہ تیمّم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں: (۱) ایسی بیماری ہو کہ وُضو یا غُسل سے اس کے زِیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وُضو یا غُسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم،

الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

مسئلہ ۲: محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمّم جائز نہیں۔ یوں ہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۳: اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وُضو یا غُسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وُضو نہیں کرسکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وُضو کرادے تو بھی تیمّم کرے یو ہیں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وُضو نہیں کرسکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وُضو کرادے تو تیمّم کرے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ٤: بے وُضو کے اکثر اعضائے وُضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمّم کرے ورنہ جو حصہ عُضْو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عُضْو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في فاقد الطهورين، ج ۱، ص ٤۸۱.

مسئلہ ٥: بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وُضو اور غُسل ضروری ہے تیمّم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمّم کرے یو ہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وُضو یا غُسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمّم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وُضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمّم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم،

الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

مسئلہ ٦: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

(۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔ (2) "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم،

ج ۳، ص ۵۰۹.

مسئلہ ۷: اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کیے تیمّم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وُضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔ (3)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۹.

مسئلہ ۸: اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پُوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے۔(4) المرجع السابق.

مسئلہ ۹: اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمم کرکے نماز پڑھ لی ہوگئی۔(5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰: ساتھ میں زم زم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً لیے جا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔(6) "الفتاوی التاتارخانیة"، کتاب الطهارة، الفصل الخامس في التیمم، نوع آخر في بیان شرائطهم، ج۱، ص۲۳٤.

مسئلہ ۱۱: اگر چاہے کہ زمزم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسا ہو کہ پھر دے دے گا وہ پانی ہبہ کر دے(7) (تحفے میں دیدے۔) اور اس کا کچھ بدلہ ٹھہرائے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا۔(8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، مطلب في فاقد الطهورین، ج۱، ص٤٧٥.

مسئلہ ۱۲: جو نہ آبادی میں ہو نہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی ہوگئی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے۔(1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، مطلب في الفرق بین الظن وغلبة الظن، ج۱، ص٤٦٧.

مسئلہ ۱۳: اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اس نے دے دیا یا بے مانگے اس نے خود دے دیا تو وُضو کرکے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہوگئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کُھلتا اور نہ اس نے خود دیا تو نماز ہوگئی اور اگر دینے کا گمان غالب نہیں اور تیمم کرکے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وُضو کرکے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہوگئی۔(2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، ج۱، ص۲۹. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، مطلب في الفرق بین الظن وغلبة الظن، ج۱، ص٤٦٨.

مسئلہ ۱٤: نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دے دیگا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کر لی اب اس نے خود دیا اس کے مانگنے پر دے دیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہوگئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اور اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہوگئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لو وُضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑ دینا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دے دیا تو وُضو کرکے اعادہ کر لے۔(3) "الفتاوی الهندیة"، المرجع السابق، و "خلاصة الفتاوی"، کتاب الطهارات، ج۱،

ص۳۲.

مسئلہ ۱۵: اور اگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زِیادہ فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشاء میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقتِ کراہت آجائے۔ اگر تاخیر نہ کی اور تیمّم کر کے پڑھ لی تو ہوگئی۔ (4) "الفتاوی التاتارخانیة"، کتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، ج ۱، ص ۲۳۲،۲۳۸.

(۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمّم جائز ہے۔ (5) "النهر الفائق"، کتاب الطهارة، باب التيمم، ج ۱، ص ۹۹.

(۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرادے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا امرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمّم جائز ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، ج ۱، ص ٤٤٤.

مسئلہ ۱۶: اگر ایسا دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے مگر کہتا ہے کہ وُضو کے لیے پانی لوگے تو مار ڈالوں گا یا قید کرادوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وُضو کر کے اعادہ کرلے۔ (2) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

مسئلہ ۱۷: قیدی کو قید خانہ والے وُضو نہ کرنے دیں تو تیمّم کر کے پڑھ لے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (3) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸.

(۵) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمّم جائز ہے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۸: اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسّی ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دوں گا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمّم کر کے پڑھ لی ہوگئی۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۹: رسّی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال، عمامہ، دوپٹا وغیرہ) ایسا ہے کہ اس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمّم جائز نہیں۔ (6) المرجع السابق.

(۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وُضو یا غُسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگرچہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمّم جائز ہے۔ (7) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۸، و "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، ج ۱، ص ٤٤٥.

مسئلہ ۲۰: پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمّم جائز ہے شوربے کی ضرورت کے لیے جائز نہیں۔ (8) و "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص ٤٤٥.

مسئلہ ۲۱: بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جواز نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وُضو کرے یا اُس کو پاک کرلے دونوں کام نہیں ہوسکتے تو پانی سے اس کو پاک کرلے پھر تیمّم کرے اور اگر پہلے تیمّم کرلیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمّم کرے کہ پہلا تیمّم نہ ہوا۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۹.

مسئلہ ۲۲: مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہوا پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کرلے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمّم کرے وُضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وُضو کے لیے بھی تو تیمّم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمّم کرے اور زِیادہ ہو تو وُضو کرے۔ (2)

"الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص۲۹.

(۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمّم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمّم جائز نہیں۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۹. و

"الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۳، ص٤١٤.

مسئلہ ۲۳: پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضروریہ سے زِیادہ دام نہیں تو تیمّم جائز ہے۔ (4) "الفتاوى

الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۹.

(۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی۔ (5) "البحر الرائق"،

كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص۲٤۳، و "الفتاوى الرضوية"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۳، ص٤١٧.

(۹) یہ گمان کہ وُضو یا غُسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا دونوں صورتوں میں تیمّم جائز ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص٤٥٦.

مسئلہ ۲۴: وُضو کرکے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں بے وُضو ہو گیا اور وُضو کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکے گی تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج۱،

ص۳۱.

مسئلہ ۲۵: گہن کی نماز کے لیے بھی تیمّم جائز ہے جب کہ وُضو کرنے میں گہن کھل جانے یا جماعت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص٤٥٧. مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نے مسجد میں ذکر کے لیے بیٹھنے بلکہ مسجد میں سونے کے لیے (کہ سرے سے عبادت ہی نہیں) یا پانی ہوتے ہوئے سجدہ تلاوت یا سجدۂ شکر یا مسِ مصحف یا باوجود وسعت وقت نمازِ پنجگانہ یا جمعہ یا جب نے تلاوت قرآن کے لیے تیمم کیا لغو وباطل و ناجائز ہوگا کہ ان میں سے کوئی بے بدل فوت نہ ہوتا تھا، یونہی ہماری تحقیق پر تہجد یا چاشت یا چاند گہن کی نماز کے لیے، اگرچہ اُن کا وقت جاتا ہو کہ یہ نفل ہیں سنّتِ مؤکدہ نہیں تو باوجود آب (یعنی پانی کی موجودگی میں) زیارتِ قبور یا عیادتِ مریض یا سونے کے لیے تیمم بدرجۂ اَوْلیٰ لغو ہے۔'' ("الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۳،

ص ۵۵۷)

مسئلہ ۲۶: وُضو میں مشغول ہوگا تو ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی پچھلی سُنّتوں کا یا نمازِ چاشت کا وقت جاتا رہے گا تو تیمّم کرکے پڑھ لے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۷.

(۱۰) غیرِ ولی کو نمازِ جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمّم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔ (2) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱.

مسئلہ ۲۷: ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمّم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمّم جائز ہے یوہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس کے لیے تیمّم جائز ہے۔ خوف فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمّم جائز نہیں۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۸: ایک جنازہ کے لیے تیمّم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وُضو کرتا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وُضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اس کے لیے اب دوبارہ تیمّم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو ا کہ وُضو کر سکے تو وہی پہلا تیمّم کافی ہے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۹: سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وُضو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمّم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔ (5) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۳۰۵.

مسئلہ ۳۰: جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمّم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسّی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لا دے تو تیمّم کرکے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔ (6) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب الغسل، ج ۱، ص ۷۹۱.

مسئلہ ۳۱: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہوگئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمّم کرکے نکل آئے تاخیر حرام ہے۔ (1) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۴۷۹. (جو شخص عین کنارۂ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا حُجرے یا زمین پیشِ حجرہ (یعنی حجرہ کے سامنے والی زمین) کے متصل سوتا تھا اور احتلام ہوا یا جنابت یاد نہ رہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں مرور في المسجد (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہوگا اور جب تک تیمّم پورا نہ ہو بحالِ جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرنا رہے گا۔ ("الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۴۸۰)

مسئلہ ۳۲: قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر کے لیے تیمّم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔ (2) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۳، ص ۳۰۵.

مسئلہ ۳۳: وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ وُضو یا غُسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمّم کرکے نماز پڑھ لے

پھر وُضو یا غُسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔(3) المرجع السابق، ص ۳۱۰.

مسئلہ ۳۴: عورت حَیض و نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمّم کرے۔(4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"،

کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۴۹.

مسئلہ ۳۵: مُردے کو اگر غُسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اُس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اسے چھو نہیں سکتا تو اسے تیمّم کرایا جائے، غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمّم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے۔(5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ومطلب في قراءۃ

عند المیت، ج ۳، ص ۱۰۵، ۱۱۰.

مسئلہ ۳۶: جنب اور حائض اور میّت اور بے وُضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غُسل کے لیے کافی ہے لاکر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اس سے نہائے اور مردے کو تیمّم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمّم کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس میں اتنا حصہ ملا جو اس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیے کہ مُردے کے غُسل کے لیے اپنا اپنا حصہ دے دیں اور سب تیمّم کریں۔(6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب

التیمم، ج ۱، ص ۴۷۴.

مسئلہ ۳۷: دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک کا وُضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف میں آنا چاہیے۔(1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۰.

مسئلہ ۳۸: اگر کوئی ایسی جگہ ہے نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمّم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلانیت نماز بجالائے۔

مسئلہ ۳۹: کوئی ایسا ہے کہ وُضو کرتا تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمّم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمّم کرے۔(2) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۳۱.

مسئلہ ۴۰: اتنا پانی ملا جس سے وُضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وُضو کر لینا چاہیے اور غُسل کے لیے تیمّم کرے۔(3) "الفتاوی التاتارخانیۃ"، کتاب الطھارۃ، الفصل الخامس في التیمم، ج ۱، ص ۲۵۵.

مسئلہ ۴۱: تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی اُنگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زِیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے مونھ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوہیں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔(4) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثالث،

ج ۱، ص ۳۰.

مسئلہ ۴۲: وُضو اور غُسل دونوں کا تیمّم ایک ہی طرح ہے۔(5) "الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ص ۲۸.

مسئلہ ۴۳: تیمّم میں تین فرض ہیں:

(۱) **نیّت:** اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر مونھ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیّت نہ کی تیمّم نہ ہوگا۔(6) "الفتاوی الرضویۃ"

(الحديقة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۳، ص۳۷۳.

مسئلہ ۴۴: کافر نے اسلام لانے کے لیے تیمّم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیّت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمّم کرے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ۴۵: نماز اس تیمّم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیّت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادتیں مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وُضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں) کے لیے تیمّم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ۴٦: جنب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمّم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے سجدۂ شکر کی نیّت سے جو تیمّم کیا ہو اس سے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۷: دوسرے کو تیمّم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمّم کیا اس سے بھی نماز جائز نہیں۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۴۸: نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تیمّم کیا ہو کہ وُضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمّم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص٤٥٥، ٤٥٨.

مسئلہ ۴۹: نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تیمّم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں۔

مسئلہ ۵۰: سجدۂ تلاوت کے تیمّم سے بھی نمازیں جائز ہیں۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۱: جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضرور نہیں کہ غُسل اور وُضو دونوں کے لیے دو تیمّم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیّت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غُسل یا وُضو کی نیّت کی جب بھی کافی ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۲: بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمّم نہیں کر سکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تیمّم کرا دے اور اس وقت تیمّم کرانے والے کی نیّت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیّت چاہیے جسے کرایا جا رہا ہے۔ (6) المرجع السابق.

(۲) **سارے مونھ پر ہاتھ پھیرنا:** اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمّم نہ ہوا۔ (7) "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج ۳، ص ٤٤٨.

مسئلہ ۵۳: داڑھی اور مونچھوں اور بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے۔ مونھ کہاں سے کہاں تک ہے اس کو ہم نے وُضو میں بیان کر دیا بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصۂ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمّم نہ ہوگا۔ (8) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ۵۴: عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال دے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

مسئلہ ۵۵: نتھنوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں۔

مسئلہ ۵۶: ہونٹ کا وہ حصہ جو عادۃً مونھ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمّم نہ ہوا۔ یوہیں اگر زور سے آنکھیں بند کرلیں جب بھی تیمّم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۷: مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے، بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

(۳) **دونوں ہاتھ کا کُہنیوں سمیت مسح کرنا:** اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرّہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمّم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۸: انگوٹھی چھلّے پہنے ہو تو انھیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ عورتوں کو اس میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے۔ کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی احتیاط یہاں وُضو سے بڑھ کر ہے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ۵۹: تیمّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

مسئلہ ٦۰: ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مونھ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمّم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے مونھ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اُس کے لیے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کر لیا تو ہو گیا مگر خلافِ سنّت ہے۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ٦۱: جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو کُہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اُس پر مسح کرے اور اگر کُہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کر لے تو بہتر ہے۔ (3) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ٦۲: کوئی لُنجھا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمّم کرا دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا ہاں اس جیسا کوئی اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا ہے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

مسئلہ ٦۳: تیمّم کے ارادے سے زمین پر لوٹا اور مونھ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضرور ہے ہر ذرّہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں مونھ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

تیمّم کی سنتیں

(۱) بسم اللہ کہنا۔

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

(۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

(۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔

(۵) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔

(۶) پہلے مونھ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔

(۷) دونوں کا مسح پے درپے ہونا۔

(۸) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔

(۹) داڑھی کا خلال کرنا اور

(۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔ ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پُشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پُشت کا مسح کرے یوہیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کرلیا تیمّم ہوگیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی صورت میں خلاف سنّت ہوا۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٣٧. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج١، ص٣٠، وغيره.

مسئلہ ۱: اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہوگیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمّم نہ ہوا اگرچہ تمام عُضْو پر ان کو پھیر لیا ہو۔ (2) "خلاصة الفتاوى"، كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمم، ج١، ص٣٥.

مسئلہ ۲: تیمّم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمّم نہ کرے۔ (3) "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج٣، ص٣٧٦.

مسئلہ ۳: خلال کے لیے ہاتھ مارنا ضرور نہیں۔ (4) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٢٥٣.

کس چیز سے تیمّم جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ ۱: تیمّم اسی چیز سے ہوسکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم جائز نہیں (5) "خلاصة الفتاوى"، كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمم، ج١، ص٣٥. ـ

مسئلہ ۲: جس مٹی سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثرِ نَجاست جاتا رہا ہو۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٦.

مسئلہ ۳: جس چیز پر نَجاست گری اور سُوکھ گئی اس سے تیمّم نہیں کر سکتے اگرچہ نَجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (7) المرجع السابق، ص ٢٧.

مسئلہ ۴: یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہو گی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۵: جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمّم جائز ہے۔ ریتا، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمّم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔ (8) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٦.

مسئلہ ۶: پکّی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے۔ جیسے گیرو (1) (ایک قسم کی لال مٹی۔) کھریا (2) (ایک قسم کی سفید مٹی۔) مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمّم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ ۷: شورہ جو ہنوز (3) (ابھی تک۔) پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (4)

"الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٦.

مسئلہ ۸: جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمّم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اس سے جائز ہے۔ (5) المرجع السابق، ص ٢٧.

مسئلہ ۹: جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نَرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم جائز نہیں۔ ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمّم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (6) لمرجع السابق.

مسئلہ ۱۰: غلہ، گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی یا گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمّم جائز ہے جب کہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: مشک و عنبر، کافور، لوبان سے تیمّم جائز نہیں۔ (8) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲: موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمّم جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور ان چیزوں کے چُونے سے بھی ناجائز۔ (9) "الفتاوی الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج ٣، ص ٦٥٧

مسئلہ ۱۳: راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔ (10) المرجع السابق، ص ٦٥٦.

مسئلہ ۱۴: زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمّم جائز ہے یو ہیں اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔ (11) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٧

مسئلہ ۱۵: اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زِیادہ ہو تو تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷.

مسئلہ ۱۶: زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمّم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ مونھ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمّم کرنا جائز نہیں اور کرلیا تو ہو گیا۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۷: بھیگی مٹی سے تیمّم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۸: مسافر کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وُضو یا غُسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں سان کر (4) (آلودہ کرکے۔) سکھالے اور اس سے تیمّم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کیچڑ ہی سے تیمّم کرلے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (5) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷.

مسئلہ ۱۹: گدّے اور دری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمّم کرسکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود نہ ہو جب کہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔ (6) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۳، ص ۳۰۲.

مسئلہ ۲۰: نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمّم جائز نہیں ہاں اگر اس کے سُوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے۔ (7) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۷.

مسئلہ ۲۱: مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے مونھ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمّم کی نیّت سے مونھ اور ہاتھوں پر مسح کرلیا تیمّم ہو گیا۔ (8) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۲: گچ کی دیوار پر تیمّم جائز ہے۔ (9) "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۳.

مسئلہ ۲۳: مصنوعی مُردہ سنگ (10) "الفتاوی الرضویة"، (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۳، ص ۶۵۴. سے تیمّم جائز نہیں۔ (11) سفید رنگ کا پتھر جو دواؤں میں کام آتا ہے۔

مسئلہ ۲۴: مونگے یا اس کی راکھ سے تیمّم جائز نہیں۔ (12) "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج ۱، ص ۴۵۲. تبیین الحقائق، معراج الدرایہ، توشیح، عنایہ، محیط، خزانۃ الفتاوی، بحر الرائق، نہر الفائق، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ رضویہ وغیرہا عامہ کتب میں صراحۃً لکھا ہے کہ مرجان (یعنی مونگے) سے تیمّم کرنا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے فتاویٰ رضویہ (جدید)، ج ۳، ص ۶۸۳ تا ۶۸۸ ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۵: جس جگہ سے ایک نے تیمّم کیا دوسرا بھی کرسکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمّم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔ (1) "منیة المصلي"، بیان التیمم وطهارة الأرض، ص ۵۸. و "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، ج ۳، ص ۷۳۸.

مسئلہ ۲۶: تیمّم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمّم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمّم نہیں کرسکتا۔ (2) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۶.

تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ ۱: جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے یا غُسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی

پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔ (3) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۹.

مسئلہ ۲: مریض نے غُسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہوگیا کہ غُسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا۔ (4)

المرجع السابق.

مسئلہ ۳: کسی نے غُسل اور وُضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وُضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا کہ جس سے صرف وُضو کرسکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہوگیا کہ وُضو نقصان نہ کرے گا اور غُسل سے ضرر ہوگا تو صرف وُضو کے حق میں تیمم جاتا رہا غُسل کے حق میں باقی ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۴: جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمم پائی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گذر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا۔ یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔

مسئلہ ۵: اتنا پانی ملا کہ وُضو کے لیے کافی نہیں ہے یعنی ایک مرتبہ مونھ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھوسکتا تو وُضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھوسکتا ہے تو جاتا رہا یوہیں غُسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غُسل نہیں ہوسکتا تو تیمم نہیں گیا۔ (6) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۰. و

"الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب الطھارة، باب التیمم، ج۱، ص۴۷۸.

مسئلہ ۶: ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہوجائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رُکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اُترنے تو دے گا مگر پھر چڑھنے نہ دے گا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کوئیں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رسّی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا۔ (1) "الفتاوی الھندیة"،

کتاب الطھارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۰.

مسئلہ ۷: پانی کے پاس سے سوتا ہوا گذرا تیمم نہیں ٹوٹا۔ (2) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۰. ہاں اگر تیمم وُضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہے جس سے وُضو جاتا رہے تو بیشک تیمم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گذرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر گذرا اور پانی کی اطلاع ہوگئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۸: پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یاد نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۹: نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے وُضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز لوٹائے۔ (4) "خلاصة الفتاوی"، کتاب الطھارات، الفصل الخامس في التیمم، ج۱، ص۳۴.

مسئلہ ۱۰: نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اُسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا ریتا ہے نماز فاسد ہوگئی مگر تیمم نہ گیا۔ (5) "الفتاوی التاتارخانیة"، کتاب الطھارة، الفصل الخامس في التیمم، ج۱، ص۲۵۱.

مسئلہ ۱۱: چند شخص تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وُضو کے لائق پانی لا کر کہا جس کا جی چاہے اس سے وُضو کرلے سب کا تیمم جاتا رہے گا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے

وضو کرلو تو کسی کا بھی تیمّم نہ ٹوٹے گا۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمّم نہ گیا۔ (6)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج ١، ص ٣٠.

مسئلہ ۱۲: پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلا تیمّم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمّم کرے یوہیں بیماری کی وجہ سے تیمّم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملتا جب بھی نیا تیمّم کرے۔ (7)

المرجع السابق، ص ٢٩۔ ٣٠.

مسئلہ ۱۳: کسی نے غُسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اسے دھولے اب غُسل کا تیمّم کیا پھر بے وُضو ہوا اور وُضو کا بھی تیمّم کیا پھر اسے اتنا پانی ملا کہ وُضو بھی کرلے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھولے تو دونوں تیمّم وُضو اور غُسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اس سے وُضو ہو سکتا ہے نہ وہ جگہ دُھل سکتی ہے تو دونوں تیمّم باقی ہیں اور اس پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دُھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وُضو ہو سکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وُضو کا تیمّم جاتا رہا اس سے وُضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھو سکتا ہے اور وُضو نہیں کرسکتا تو غُسل کا تیمّم جاتا رہا وُضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کرسکتا ہے چاہے وُضو کرے چاہے اسے دھولے تو غُسل کا تیمّم جاتا رہا اس سے اس جگہ کو دھولے اور وُضو کا تیمّم باقی ہے۔ (1) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة،

الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٩.

مَوزوں پر مسح کا بیان

حدیث ۱: امام احمد وابوداود نے مُغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مَوزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کی یارسول اللہ! حضور بھول گئے فرمایا: ''بلکہ تُو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔'' (2) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين الحديث: ١٥٦، ص ١٢٣٣.

حدیث ۲: دارقُطنی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن، تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات مَوزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی، جب کہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ (3) "سنن الدار قطني"، كتاب الطهارة، باب الرخصة في المسح على الخفين... إلخ، الحديث: ٧٣٧، ج ١، ص ٢٧٠.

حدیث ۳: ترمذی ونسائی صَفوان بن عَسّال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے، ولیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (4) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب المسح على الخفين للمسافر... إلخ، الحديث: ٩٦، ص ١٦٤١.

حدیث ٤: ابوداود نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا، بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (5) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب كيف المسح، الحديث: ١٦٢، ص ١٢٣٤.

حدیث ٥: ابوداود وترمذی راوی کہ مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مَوزوں کی پُشت پر مسح فرماتے۔ (1) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في المسح على الخفين ظاهرهما، الحديث: ٩٨، ص ١٦٤٢.

مَوزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وُضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے، جائز ہے، اور بہتر پاؤں دھونا ہے، بشرطیکہ مسح جائز سمجھے اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں، جو قریب تواتر کے ہیں، اسی لیے امام کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے، اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہلسنّت وجماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا: تَفضِيلُ الشَّيخَينِ وَحُبُّ الخَتَنَينِ وَمَسحُ الخُفَّينِ یعنی حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق وامیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا اور امیر المومنین عثمانِ غنی وامیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور مَوزوں پر مسح کرنا۔ (2) "غنية المتملي شرح منية المصلي"، فصل في المسح على الخفين، ص ١٠٤. ٩) اور ان تینوں باتوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سُنّی ہونے کے لیے کافی ہے۔ علامت شے میں پائی جاتی ہے، شے لازمِ علامت نہیں ہوتی جیسے حدیثِ صحیح بُخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی:۔ ((سِيمَا هُمُ التَّحلِيقُ)) ان کی علامت سر منڈانا ہے۔ (3) "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب قراءة

الفاجر... إلخ، الحديث: ۷۵۶۲، ص ٦٣١. اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کے لیے کافی ہے اورامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔ (4) "غنية المتملي"، فصل في المسح على الخفين، ص ١٠٤.

مسئلہ ۱: جس پر غُسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔ (5) "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج١، ص ٤٩٥.

مسئلہ ۲: عورتیں بھی مسح کرسکتی ہیں (6) "الفتاوى الهندية"، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص٣٦.

مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں

(۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زِیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو، ایک اُنگل کم ہو، جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

(۲) پاؤں سے چپٹا ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرچ وغیرہ۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب في المسح على الخفين، ج١، ص٤٨٨، ٤٩١.

مسئلہ ۳: ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اُونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔ (2) "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج٤، ص ٣٤٥.

(۴) وُضو کرکے پہنا ہو، یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوُضو ہو خواہ پورا وُضو کرکے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے، بعد میں وُضو پورا کرلیا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج١، ص٤٨٨.

مسئلہ ٤: اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مونھ ہاتھ دھو لیے اور سر کا مسح کرلیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وُضو پورا نہ کیا اور حدث ہوگیا تو اب وُضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔ (4) "الفتاوى التاتارخانية"، كتاب الطهارة، المسح على الخفين، ج١، ص ٢٧٣.

مسئلہ ۵: بے وُضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دُھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضائے وُضو دھو لیے اور سر کا مسح کرلیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج١، ص٣٣.

مسئلہ ٦: وُضو کرکے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا، یہاں تک کہ حدث ہوا تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: اعراب قولهم الا ان يقال، ج١، ص ٥٠٢.

مسئلہ ۷: تیمم کرکے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح

على الخفين، الفصل الأول، ج ١، ص ٣٣.

مسئلہ ۸: معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے۔ (1) "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، باب المسح على الخفين، ص ٣١.

(۵) نہ حالت جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو۔

مسئلہ ۹: جنب نے جنابت کا تیمّم کیا اور وُضو کر کے موزہ پہنا، تو مسح کر سکتا ہے، مگر جب جنابت کا تیمّم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج ١، ص ٣٣.

مسئلہ ۱۰: جنب نے غُسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لیے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھو ڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضائے وُضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔ (3) المرجع السابق.

(۶) مدّت کے اندر ہو، اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲: مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن، تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیّت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا۔ اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کر لے۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج ١، ص ٣٤.

(۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو، یعنی چلنے میں تین اُنگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین اُنگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین اُنگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین اُنگل یا زِیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۳: موزہ پھٹ گیا یا سِیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔ (8) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں، بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔ (9) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵: ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی جا سکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے، تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج١، ص٣٤.

مسئلہ ۱۶: ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔ (2) الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج١، ص٣٤.

مسح کا طریقہ: یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پُشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پُشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لے جائے اور سنّت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔ (3) المرجع السابق، ص٣٣.

مسئلہ ۱۷: انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے، ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کرلے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں۔ (4) "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص١١٠.

مسئلہ ۱۸: مسح میں فرض دو ہیں

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

(۲) موزے کی پیٹھ پر ہونا (5) ۔ "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ص٣١.

مسئلہ ۱۹: ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل، تو مسح نہ ہوا۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ج١، ص٣٢.

مسئلہ ۲۰: موزے کے تلے یا کروٹوں یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا، تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ ۲۱: پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنّت ہے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ج١، ص٣٢.

مسئلہ ۲۲: انگلیوں کی پُشت سے مسح کیا، یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا، یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا، یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں، یا ہتھیلی سے مسح کیا، تو ان سب صورتوں میں مسح ہوگیا، مگر سنّت کے خلاف ہوا۔ (8) "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص١٠٩.

مسئلہ ۲۳: اگر ایک ہی انگل سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کرکے تین جگہ مسح کیا، جب بھی ہوگیا، مگر سنّت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ مسح ہر بار کیا یا ہر بار تر نہ کیا، تو مسح نہ ہوا۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج١، ص٣٢.

مسئلہ ۲۴: انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر ان میں اتنا پانی تھا کہ تین انگل تک برابر ٹپکتا رہا، تو مسح ہوا ورنہ نہیں۔ (2) المرجع السابق، ص٣٣.

مسئلہ ۲۵: موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں، اس خالی جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا، اور اگر بہ تکلف وہاں تک انگلیاں پہنچادیں اور اب مسح کیا تو ہوگیا، مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا، فوراً مسح جاتا رہے گا۔ (3) "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص۱۱۸.

مسئلہ ۲۶: مسح میں نہ نیّت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنّت، ایک بار کر لینا کافی ہے۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳٦.

مسئلہ ۲۷: موزے پر پاتابہ پہنا اور اس پاتابہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہوگیا، ورنہ نہیں۔ (5)

"الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳۲.

مسئلہ ۲۸: موزے پہن کر شبنم میں چلا، یا اس پر پانی گر گیا، یا مینھ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگل کے تر ہوگیا، تو مسح ہوگیا، ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳۳.

مسئلہ ۲۹: انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں، عمامہ اور برقع اور نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔ (7) "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج٤، ص۳٤۷. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: إعراب قولهم إلا ان يقال، ج۱، ص۵۰۳.

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ ۱: جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔ (8) "الهداية"، كتاب الطهارات، باب المسح على الخفين، ج۱، ص۳۱.

مسئلہ ۲: مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے، اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں، اور بہتر یہ ہے کہ پورا وُضو کر لے۔ (9) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ج۱، ص۵۰۸.

مسئلہ ۳: مسح کی مدت پوری ہوگئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتارے، اور ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اغل بغل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے۔ (1)

"الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳٤.

مسئلہ ٤: موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو، یوہیں اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو جاتا رہا، موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں، ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳٤. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب مسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ج۱، ص۵۰۸.

مسئلہ ۵: موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا۔ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائے گا۔ (3) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص ۳٤.

مسئلہ ٦: موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زِیادہ حصہ دُھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زِیادہ پاؤں دھل گیا، تو مسح جاتا رہا۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ج۱، ص ۵۱۲.

مسئلہ ۷: پائتابوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری مَوزوں تک پہنچی تو پائتابوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ ۸: اعضائے وُضو اگر پھٹ گئے ہوں، یا ان میں پھوڑا، یا اور کوئی بیماری ہو، اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو، یا تکلیف شدید ہوتی ہو، تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے، اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو، تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے، اور جو یہ بھی مُضِر ہو، تو معاف ہے، اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی ہو تو اس کا نکالنا ضرور نہیں، اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۵، و "شرح الوقاية"، كتاب الطهارة، بيان جواز المسح على الجبيرة، ج۱، ص۱۱۷.

مسئلہ ۹: کسی پھوڑے، یا زخم، یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے، یا اس جگہ مسح کرنے سے، یا کھولنے سے ضرر ہو، یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو، تو اس پٹی پر مسح کرلے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے، یا خود عُضْو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرداگرد، اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کرلیں، اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں اور پوری پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں، جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کرلیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عُضْو پر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کرلے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عُضْو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے، غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۵.

مسئلہ ۱۰: ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (2) "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، باب المسح على الخفين، فصل في الجبيرة ونحوها، ص۳٦.

مسئلہ ۱۱: تختی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے، اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کرلیں۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في لفظ كل إذا دخلت... إلخ، ج۱، ص۵۱۹.

حَیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ ۙ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴾ (4)

پ ۲، البقرة: ۲۲۲.

''اے محبوب تم سے حَیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرمادو وہ گندی چیز ہے تو حَیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس اس جگہ سے آؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔''

حدیث ۱: صحیح مسلِم میں اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حَیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابۂ کرام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیۂ ﴿ وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ﴾ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جماع کے سوا ہر شے کرو۔'' اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں، اس پر اُسَید بن حُضَیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔ (1)

صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ۶۹۴، ص ۷۲۸.

حدیث ۲: صحیح بُخاری میں ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف (2) (مکہ کے قریب ایک مقام ہے۔۱۲منہ) میں پہنچے مجھے حَیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائض ہوئی؟'' عرض کی ہاں، فرمایا: ''یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے۔'' اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔ (3)

"صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب الأمر بالنفساء إذا نفسن، الحديث: ۲۹۴، ص ۲۵.

حدیث ۳: صحیح بُخاری میں ہے عروہ سے سوال کیا گیا حَیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے؟ اور جب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے؟ عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حَرَج نہیں، مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ حَیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنگھا کرتیں اور حضور معتکف تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔

(4) "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، الحديث: ٢٩٦، ص ٢٦.

حدیث ٤: صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں، میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مونھ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں، میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دے دیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مونھ لگا تھا۔ (5) "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٦٩٢، ص٧٢٨.

حدیث ٥: صحیحین میں اُنھیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے۔ (6) "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، الحديث:٢٩٧، ص٢٦.

حدیث ٦: صحیح مسلم میں اُنھیں سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ: ''ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا'' عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ: ''تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔'' (7) "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٦٨٩، ص٧٢٨.

حدیث ٧: صحیحین میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ (1) "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الصلاة في الثوب الواحد... إلخ، الحديث: ٣٢٩٠، ج٢، ص٣٣٨.

حدیث ٨: ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے، یا کاہن کے پاس جائے، اس نے کفران کیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اُتاری گئی۔'' (2) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية إتيان الحائض، الحديث: ١٣٥، ص ١٦٤٧.

حدیث ٩: رزین کی روایت ہے کہ مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میری عورت جب حَیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا: ''تہبند (ناف) سے اوپر اور اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔'' (3) "مشكاة المصابيح"، كتاب الطهارة، باب الحيض، الفصل الثاني، الحديث: ٥٥٢، ج ١، ص ١٨٥.

حدیث ١٠: اَصحابِ سُنَنِ اَربعہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی بی بی سے حَیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔'' (4) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في اتيان الحائض، الحديث: ٢٦٦، ص ١٢٤١. ترمذی کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ فرمایا: ''جب سُرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔'' (5) "جامع الترمذي"، كتاب الطهارة، باب ماجاء في الكفارة في ذالك، الحديث: ١٣٧، ص ١٦٤٧.

حَیض کی حکمت: عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل

اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا، وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

حَیض کے مسائل

مسئلہ ۱: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حَیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو اِستحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج۱، ص۳۶۔۳۸.

مسئلہ ۲: حَیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حَیض نہیں، اور زِیادہ سے زِیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۶. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج۱، ص۵۲۳.

مسئلہ ۳: ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حَیض نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حَیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے ہونا ضرور نہیں، مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے، ان کے ماسوا، اگر اَور کسی وقت شروع ہوا تو وہی ۲۴ گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا، مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک ۹ بجے ایک دن رات ہو گا اگرچہ ابھی پورا پہر بھر دن نہ آیا، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو، یا پہر بھر سے زِیادہ دن آگیا ہو، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج۱، ص۵۲۳.

مسئلہ ۴: دس رات دن سے کچھ بھی زِیادہ خون آیا تو اگر یہ حَیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حَیض ہے بعد کا اِستحاضہ اور اگر پہلے اُسے حَیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زِیادہ ہو، اِستحاضہ ہے، اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن، تو کل حَیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حَیض کے باقی سات دن اِستحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حَیض کے ہیں باقی اِستحاضہ۔ (3) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج۱، ص۳۷.

مسئلہ ۵: یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حَیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے، جب بھی حَیض ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج۱، ص۵۲۳.

مسئلہ ۶: کم سے کم نو برس کی عمر سے حَیض شروع ہو گا اور انتہائی عمر حَیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سنِ ایاس کہتے ہیں۔ (5) "بدائع الصنائع"، كتاب الطهارة، فصل: ثم الكلام يقع في تفسير الحيض... إلخ، ج۱، ص۱۵۷. و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۶.

مسئلہ ۷: نوبرس کی عمر سے پیشتر جوخون آئے اِستحاضہ ہے، یوہیں پچپن سال کی عمر کے بعد جوخون آئے، ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا توحَیض ہے۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳٦.

مسئلہ ۸: حمل والی کوجوخون آیا اِستحاضہ ہے، یوہیں بچہ ہوتے وقت جوخون آیا، اور ابھی آدھے سے زِیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ اِستحاضہ ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ۱، ص ٥٢٤.

مسئلہ ۹: دوحَیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے، یوہیں نِفاس وحَیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تواگر نِفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ اِستحاضہ ہے۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰: حَیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرجِ خارِج میں آگیا، تواگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرجِ خارِج میں نہیں آیا داخل ہی میں رُکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حَیض والی نہ ہوگی۔ نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳٦.

مسئلہ ۱۱: حَیض کے چھ رنگ ہیں۔ (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (٦) مٹیلا۔ سفید رنگ کی رطوبت حَیض نہیں۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲: دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حَیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حَیض ہے اور عادت سے بعد والے اِستحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حَیض باقی اِستحاضہ۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج ۱، ص ۳۷.

مسئلہ ۱۳: گدّی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سُوکھ جانے کے سفید ہوگئی تو مدت حَیض میں حَیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی، سُوکھ کر زرد ہوگئی تو یہ حَیض نہیں۔ (7) المرجع السابق، ص ۳٦.

مسئلہ ۱٤: جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رُکا، تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا، اس روز سے دس دن تک حَیض اور بیس دن اِستحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے، یہی قاعدہ برتے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مبحث في مسائل المتحيرة، ج ۱، ص ٥٢٦.

مسئلہ ۱٥: اور اگر اس سے پیشتر حَیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حَیض کے تھے ہر تیس دن میں اتنے دن حَیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں اِستحاضہ۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مبحث في مسائل المتحيرة، ج ۱، ص ٥٢٦.

مسئلہ ۱٦: جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں، یا آیا مگر تین دن سے کم آیا، تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی، اور اگر ایک بار تین

دن رات خون آیا، پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حَیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔ (3) "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج۱، ص۵۲٤.

مسئلہ ۱۷: جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز، روزے کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حَیض کے سمجھے بیس دن اِستحاضہ۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، ج۱، ص۵۲۵.

مسئلہ ۱۸: کسی عورت کو ایک بار حَیض آیا، اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی، پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حَیض کے تھے اور کتنے طہر کے، مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حَیض آیا تھا، تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے، پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غُسل کرے اور نماز پڑھے، اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وُضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں اُنیس دن وُضو کر کے نماز پڑھے، اور ان بیس یا ان اُنیس دن میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دو بار، تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت میں غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وُضو کر کے نماز پڑھے، اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غُسل کر کے، اور اس کے بعد آٹھ دن تک وُضو کر کے نماز پڑھے، اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے،

اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں، مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں، تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن وُضو کر کے نماز پڑھے، اس کے بعد پھر تین دن اَور وُضو کر کے نماز پڑھے، پھر چودہ دن تک ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر ایک دن وُضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے، پھر ہمیشہ کے لیے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غُسل کرے۔

اور اگر حَیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وُضو کر کے نماز پڑھے، جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک، پھر ہمیشہ ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حَیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا، مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں، تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے، اور ستائیس دن تک ہر وقت غُسل کرے، یوہیں چار دن یا پانچ دن حَیض کے ہونا یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وُضو کرے، باقی دنوں میں غُسل،

اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حَیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئی، تو ستائیس دن وُضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے، پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غُسل کرلے،

اور اگر یہ معلوم ہے کہ اکیس سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آتا تھا، تو بیس کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے، اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے،

اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا، مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون دن ہیں، تو دو پہلے دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے، اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے، اور اس کے بعد کے دو دنوں میں ہر وقت غُسل کر کے پڑھے، اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وُضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غُسل کرے، اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے، اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وُضو کر کے پڑھے، پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غُسل کر کے، اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غُسل کرے۔

خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حَیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حَیض کے دنوں سے دُونے ہیں یا دُونے سے کم، یا دُونے سے زِیادہ، اگر دُونے سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حَیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے، اور جن کے حَیض ہونے نہ ہونے، دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وُضو کر کے نماز پڑھے، اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غُسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر دُونے یا دُونے سے زِیادہ ہوں تو حَیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے، پھر ہر وقت میں غُسل کرے، اور اگر یاد نہ ہو کہ کتنے دن حَیض کے تھے اور کتنے طہارت کے، نہ یہ کہ مہینے کے شروع کے دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں، تو جی میں سوچے، جو پہلو جمے اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی، تو ہر نماز کے لیے غُسل کرے اور فرض و واجب و سنّت موکدہ پڑھے، مستحب اور نَفل نہ پڑھے، اور فرض روزے رکھے، نَفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حَیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں، جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا، مسجد میں جانا، سجدۂ تلاوت وغیرہا۔

مسئلہ ۱۹: جس عورت کو نہ پہلے حَیض کے دن یاد، نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا، اب تین دن یا زِیادہ، خون آ کر بند ہو گیا، پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دس دن حَیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔ (1)

(1) "فتح القدير"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ١٥٦.

مسئلہ ۲۰: جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حَیض کے ہوں اور کبھی سات، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں، تو اس کے لیے نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حَیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے، مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے، اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زِیادہ مدت یعنی سات دن حَیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔ (2)

(2) "فتح القدير"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ١٥٧. و "تبيين الحقائق"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ١٨٠.

مسئلہ ۲۱: کسی کو ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہو گیا تو یہ

دسوں دن حَیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حَیض ہے باقی اِستحاضہ ورنہ دس دن حَیض کے باقی اِستحاضہ۔ (3)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۷.

مسئلہ ۲۲: کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حَیض ہو، اب اس سے ایک دن پیشتر خون آکر بند ہوگیا، پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارھویں دن پھر آگیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس دن ہیں، ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حَیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی، مگر حَیض کے دن مُعیّن نہ تھے، تو یہ دسوں دن خون نہ آنے کے، حَیض ہیں۔

مسئلہ ۲۳: جس عورت کو تین دن سے کم خون آکر بند ہوگیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آگیا، تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے، حَیض ہے، اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حَیض کے دن شمار کرلے۔ ورنہ شروع سے دس دن تک حَیض اور پچھلی مرتبہ کا خون اِستحاضہ۔

مسئلہ ۲۴: کسی کو پورے تین دن رات خون آکر بند ہوگیا اور اس کی عادت اس سے زِیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لیے صرف وہی تین دن رات حَیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

مسئلہ ۲۵: تین دن رات سے کم خون آیا، پھر پندرہ دن تک پاک رہی، پھر تین دن رات سے کم آیا، تو نہ پہلی مرتبہ کا حَیض ہے نہ یہ، بلکہ دونوں اِستحاضہ ہیں۔

نِفاس کا بیان

نِفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کرآئے، اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں:

مسئلہ ۱: نِفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، نصف سے زِیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نِفاس ہے اور زِیادہ سے زِیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے، اور نِفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زِیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زِیادہ باہر آجانا ہے۔ (1)

"الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.

مسئلہ ۲: کسی کو چالیس دن سے زِیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے، یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، تو چالیس دن رات نِفاس ہے باقی اِستحاضہ، اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نِفاس ہے اور جتنا زِیادہ ہے وہ اِستحاضہ، جیسے عادت تیس دن کی تھی، اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نِفاس کے ہیں اور پندرہ اِستحاضہ کے۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۳: بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نِفاس نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آگیا ہو۔ (3) "الفتاوی التاتارخانیة"، کتاب الطهارة، نوع آخر في النفاس، ج۱، ص۳۹۳.

مسئلہ ٤: حمل ساقط ہوگیا اور اس کا کوئی عُضْو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں، تو یہ خون نِفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حَیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی

بند ہوگیا، یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو اِستحاضہ ہے۔(4) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.

مسئلہ ۵: پیٹ سے بچہ، کاٹ کر نکالا گیا، تو اس کے آدھے سے زِیادہ نکالنے کے بعد نِفاس ہے۔(5) المرجع السابق.

مسئلہ ۶: حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو، تو پہلے والا اِستحاضہ ہے بعد والا نفاس، یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عُضْو بن چکا ہو، ورنہ پہلے والا اگر حَیض ہو سکتا ہے تو حَیض ہے نہیں تو اِستحاضہ۔(1) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.

مسئلہ ۷: حمل ساقط ہوا، اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عُضْو بنا تھا یا نہیں، نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے عُضْو کا بننا نہ بننا معلوم ہو جاتا، یعنی ایک سو بیس دن ہو گئے ہیں تو عُضْو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا، تو اسے حَیض کے حکم میں سمجھے، کہ حَیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے، اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد، اور باقی وہی اَحکام ہیں جو حَیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔(2) "الفتاوی التاتارخانیة"، کتاب الطھارة، نوع آخر في النفاس، ج۱، ص۳۹٤.

مسئلہ ۸: جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے، تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نِفاس سمجھا جائے گا، پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نِفاس ہے، پھر اِستحاضہ، اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا، اِستحاضہ ہے نِفاس نہیں، مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔(3) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.

مسئلہ ۹: جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے، یوہیں دوسرے اور تیسرے میں، اگرچہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو، جب بھی نِفاس پہلے ہی سے ہے(4) المرجع السابق.، پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ چالیس دن تک نِفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا اِستحاضہ ہے، مگر ان کے بعد بھی غُسل کا حکم ہے۔

مسئلہ ۱۰: اگر دونوں میں چھ مہینے یا زِیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نِفاس ہے۔(5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۱: چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نِفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔(6) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.

مسئلہ ۱۲: اس کے رنگ کے متعلق وہی اَحکام ہیں جو حَیض میں بیان ہوئے۔(7) المرجع السابق، ص۳٦.

حَیض و نِفاس کے متعلق احکام

مسئلہ ۱: حَیض و نِفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی، اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا

حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ (1) "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص ٣٩

مسئلہ ۲: کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔ (2) "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص ٣٩.

مسئلہ ۳: جزدان میں قرآنِ مجید ہو تو اُس جزدان کے چھونے میں حَرَج نہیں۔ (3) "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص ٣٩.

مسئلہ ٤: اس حالت میں کُرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے، اوڑھے ہوئے ہے، قرآنِ مجید چُھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآنِ مجید و کتبِ دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب اَحکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے، جن کا بیان غُسل کے باب میں گزرا۔

مسئلہ ٥: معلّمہ کو حَیض یا نِفاس ہوا، تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

مسئلہ ٦: دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ سے بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ تک دعائے قنوت ہے۔ (5) "تنوير الأبصار"، كتاب الطهارة، ج١، ص ٣٥١.

مسئلہ ۷: قرآنِ مجید کے علاوہ اَور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وُضو یا کُلی کر کے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حَرَج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حَرَج نہیں۔

مسئلہ ۸: ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (6) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

مسئلہ ۹: ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

مسئلہ ۱۰: اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے، مگر اسے چاہئے کہ تیمّم کرلے، یوہیں مسجد میں پانی رکھا ہے، یا کوآں ہے اور کہیں اَور پانی نہیں ملتا تو تیمّم کر کے جانا جائز ہے۔ (1) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

مسئلہ ۱۱: عیدگاہ کے اندر جانے میں حَرَج نہیں۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲: ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳: خانۂ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو انکے لیے حرام ہے۔ (3)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

مسئلہ ١٤: اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في

الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج١، ص٥٣٢.

مسئلہ ۱۵: ان دِنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں، اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۶: نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حَیض آیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔ (6) لفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

مسئلہ ۱۷: نماز پڑھتے میں حَیض آ گیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو وہ نماز معاف ہے، البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (7) المرجع السابق، و "الفتاوى الرضوية"، كتاب الطهارة، ج٤، ص٣٤٩. "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء... إلخ، ج١، ص٥٣٣.

مسئلہ ۱۸: نماز کے وقت میں وُضو کر کے اتنی دیر تک ذِکرِ الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے۔ (8) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.

مسئلہ ۱۹: حَیض والی کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وُضو کر کے نماز پڑھے، نہانے کی ضرورت نہیں، پھر اس کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے، ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غُسل کر لیا تھا، تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں، قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

مسئلہ ۲۰: جس عورت کو تین دن رات کے بعد حَیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے، یا نِفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا، تو بند ہونے کے بعد ہی غُسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٥٣٧. و "الفتاوى الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج٤، ص٣٦٥.

مسئلہ ۲۱: عادت کے دنوں سے خون مُتجاوِز ہو گیا، تو حَیض میں دس دن اور نِفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے، اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، ج١، ص٥٢٤.

مسئلہ ۲۲: حَیض یا نِفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخرِ وقتِ مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے، تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب

الطهارة، باب الحيض، ج۱، ص۵۳۸.

مسئلہ ۲۳: حَیض پورے دس دن پر، اور نِفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی، نہا کر اس کی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا، اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔ (4)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحیض، ومطلب: لو أفتی مفت بشيء... إلخ، ج۱، ص۵٤۲.

مسئلہ ۲٤: اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبحِ صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہا لے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیّت کرلے اور صبح کو نہا لے، اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا، البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا، پینا حرام ہے۔ (1) "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، باب الحیض، ج۱، ص۳۵۵.

مسئلہ ۲۵: روزے کی حالت میں حَیض یا نِفاس شروع ہوگیا تو وہ روزہ جاتا رہا، اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نَفل تھا تو قضا واجب۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب: لو أفتی مفت بشيء...

إلخ، ج۱، ص۵۳۳.

مسئلہ ۲٦: حَیض و نِفاس کی حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (3)

مسئلہ ۲۷: سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو اثر حَیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حَیض کا حکم دیا جائے گا، عشاء کی نماز نہیں پڑھی "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۸. و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب: لو أفتی مفت بشيء... إلخ، ج۱، ص۵۳۲. تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب: لو أفتی مفت بشيء... إلخ، ج ۱، ص ۵۳۳.

مسئلہ ۲۸: حَیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حَیض کا نہیں، تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشاء کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ۲۹: ہم بستری یعنی جماع، اس حالت میں حرام ہے۔ (5) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السادس في

الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۹.

مسئلہ ۳۰: ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کرلیا تو سخت گنہگار ہوا، اس پر توبہ فرض ہے، اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار، اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مُستَحَب۔ (6) "الفتاوی الهندیة"، کتاب

السیر، الباب التاسع في أحکام المرتدین، ج۲، ص۲۷۳، کتاب الطهارة، الباب السادس... إلخ، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۹، و "الفتاوی

الرضویة" (الحدیثة)، ج٤، ص۳۵٦.

مسئلہ ۳۱: اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عُضْو سے چھونا جائز نہیں، جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو، شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔ (7)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لوأفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ١، ص ٥٣٤.

مسئلہ ۳۲: ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں، یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔ (8) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٩.

مسئلہ ۳۳: اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے، بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ (1) "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لوأفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ١، ص ٥٣٤، و "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ٤، ص ٣٥٥.

مسئلہ ۳۴: اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصۂ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (2) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ٣٤٤.

مسئلہ ۳۵: اگر ہمراہ سونے میں غلبۂ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ۔

مسئلہ ۳۶: پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٩.

ہی اس سے جماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غُسل نہ کیا ہو، مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ (3)

مسئلہ ۳۷: دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غُسل نہ کرلے، یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے، جماع جائز نہیں، اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے، یا غُسل کرلے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۸: عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہوگیا تو اگرچہ غُسل کرلے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں، جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا، تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کردے، مگر جماع کے لیے ایک دن اَور انتظار کرنا واجب ہے۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٣٩.

مسئلہ ۳۹: حَیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غُسل کرے اور غُسل کا تیمّم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمّم سے نماز نہ پڑھ لے، نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غُسل نہ کیا، صحبت جائز ہے۔ (6)

المرجع السابق.

فائدہ: ان باتوں میں نِفاس کے وہی اَحکام ہیں جو حَیض کے ہیں۔

مسئلہ ٤٠: نِفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حَرَج نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کر دیتے ہیں، بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں، یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں، ایسی بے ہُودہ رسموں سے اِجتناب لازم، اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلّہ پورا نہ ہولے، اگرچہ نِفاس ختم ہولیا ہو، نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں، یہ محض جہالت ہے۔ جس وقت نِفاس ختم ہوا، اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں، اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمّم کر لیں۔ (1)

(1) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب الحیض، ج٤، ص٣٥٥_٣٥٦.

مسئلہ ٤١: بچہ ابھی آدھے سے زِیادہ پیدا نہیں ہوا، اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زِیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے، اگر قیام، رکوع، سجود نہ ہو سکے، اشارے سے پڑھے، وُضو نہ کر سکے، تیمّم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوئی، توبہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔ (2)

(2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب في حکم وطء المستحاضة... إلخ، ج١، ص٥٤٥.

اِستحاضہ کا بیان

حدیث ١: صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنتِ ابی حُبَیش رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے اِستحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: ''نہ، یہ تو رَگ کا خون ہے، حَیض نہیں ہے، تو جب حَیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔'' (3)

(3) "صحیح مسلم"، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلا تها، الحدیث: ٧٥٣، ص٧٣٢.

حدیث ٢: ابوداود و نسائی کی روایت میں فاطمہ بنتِ ابی حُبَیش رضی اللہ تعالٰی عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب حَیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا، شناخت میں آئے گا، جب یہ ہو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وُضو کر اور نماز پڑھ، کہ وہ رَگ کا خون ہے۔'' (4)

(4) "سنن أبي داود"، کتاب الطهارة، باب إذا أقبلت الحیضة تدع الصلاة، الحدیث: ٢٨٦، ص١٢٤٣.

حدیث ٣: اِمام مالک و ابوداود و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا، اس کے لیے ام المومنین امّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا، ارشاد فرمایا کہ: ''اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حَیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرے، مہینے میں انھیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں، تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔'' (5)

(5) "الموطأ" لإمام مالك، کتاب الطهارة، باب المستحاضة، الحدیث: ١٤٠، ج١، ص٧٧.

حدیث ٤: ابوداود و ترمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا: ''جن دنوں میں حَیض آتا تھا، ان میں نمازیں چھوڑ دے، پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وُضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔'' (1)

(1) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ما جاء أن المستحاضة تتوضأ لکل صلاة، الحدیث: ١٢٦، ص١٦٤٥.

اِستحاضہ کے احکام

مسئلہ ۱: اِستحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٩.

مسئلہ ۲: اِستحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وُضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت، شروع سے آخر تک، اسی حالت میں گزر جانے پر، اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وُضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ (3) المرجع السابق، ص ٤١.

مسئلہ ۳: اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے، تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ٤: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا، کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی، مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا، تو عذر ثابت ہو گیا۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج١، ص٥٥٤.

مسئلہ ٥: جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے، معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یوہیں تمام بیماریوں میں، اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی، جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ (6) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٣٧٦.

مسئلہ ٦: نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی، اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو اِستحاضہ یا بیماری سے وُضو جاتا رہتا ہے، غرض یہ باقی وقت یوہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی اِستحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہو گئی، اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٤٠.

مسئلہ ۷: خون بہتے میں وُضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وُضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے، یوہیں اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا، جب بھی اعادہ کرے۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع،

ج ١، ص ٤١.

مسئلہ ۸: فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وُضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا، کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (3) "الدرالمختار"، و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج ١، ص ٥٥٥. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٤١.

مسئلہ ۹: وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وُضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وُضو نہیں ٹوٹا یوہیں اگر وُضو سے پیشتر پائی گئی مگر نہ وُضو کے بعد باقی وقت میں پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں تو وقت (4) اس صورت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وُضو کے اندر بھی پائی گئی بعد کو ختم وقت ثانی تک نہیں دوسرا یہ کہ وُضو کے اندر بھی نہ پائی گئی صرف پہلے پائی گئی پہلی صورت میں وہ وُضو وُضوئے معذور تھا لیکن جب کہ اس کے بعد انقطاع تام ہوگیا معذور نہ رہا تو وُضوئے معذور ختم وقت انقطاع مستمر رہا تو خروج وقت سے نہ ٹوٹے گا اگرچہ وقت دوم میں منقطع نہ بھی ہو تاوقت دوم میں انقطاع کا ذکر اس لیے ہے کہ حکم دونوں صورتوں کو شامل ہو۔۱۲ منہ جانے سے وُضو نہ ٹوٹے گا۔ (5) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٤١.

مسئلہ ۱۰: اور اگر اس وقت میں وُضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وُضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی، یا وُضو کے اندر پائی گئی، اور وُضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی، مگر بعد والے میں پائی گئی، تو وقت ختم ہونے پر وُضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حدث نہ پایا جائے۔

مسئلہ ۱۱: معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وُضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وُضو جاتا رہے گا۔ (1) "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج ١، ص ٥٥٧.

مسئلہ ۱۲: معذور نے کسی حدث کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے، پھر وُضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وُضو جاتا رہا، جیسے اِستحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وُضو کے آیا تو وُضو ٹوٹ گیا (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٤١. اور اگر وُضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وُضو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۳: معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھا وُضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وُضو جاتا رہا، یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا، یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانہ سے پانی آرہا تھا، اب دوسرے دانہ سے آیا وُضو ٹوٹ گیا۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵: معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے، اگرچہ مصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں، اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب، اور درہم سے کم ہے تو سنّت، اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ۱۶: اِستحاضہ والی اگر غُسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وُضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غُسل کر کے آخر وقت میں اور عشاء کی وُضو کر کے اوّل وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غُسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے، اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے، اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

مسئلہ ۱۷: کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں، تو نہ اس کی وجہ سے وُضو ٹوٹے، نہ معذور ہو، نہ وہ رطوبت ناپاک۔ (6) "الفتاوی الرضوية" (الحديدة)، كتاب الطهارة، فصل في المعذور، ج٤، ص ٣٧١

نَجاستوں کا بیان

حدیث ۱: صحیح بُخاری و مسلِم میں اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حَیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: ''جب تم میں کسی کا کپڑا حَیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے، تب اُس میں نماز پڑھے۔'' (1) "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب غسل دم المحيض، الحديث: ٣٠٧، ص٢٦.

حدیث ۲: صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے مَنی کو میں دھوتی، پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔ (2) "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب غسل المني... إلخ، الحديث: ٢٣٠، ص٢١.

حدیث ۳: صحیح مسلِم میں ہے فرماتی ہیں، کہ میں رُسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے مَنی کو مَل ڈالتی، پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔ (3) "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب حكم المني، الحديث: ٦٦٨، ٦٦٩، ص٧٢٧.

حدیث ۴: صحیح مسلِم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''چمڑا جب پکا لیا جائے، پاک ہو جائے گا۔'' (4) "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، الحديث: ٨١٢، ص٧٣٦.

حدیث ۵: اِمام مالِک ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ''کہ مُردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔'' (5) "الموطأ" لإمام مالك، كتاب الصيد، باب ماجاء في

حلود الميتة، الحديث: ۱۱۰۷، ج۲، ص۵٤.

حدیث ٦: امام احمد وابوداود ونسائی نے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔ (6) "سنن أبي داود"، كتاب اللباس، باب في حلود النمور والسباع، الحديث: ٤١٣٢، ص١٥٢٤.

حدیث ۷: دوسری روایت میں ہے ان کے پہننے اوران پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (7) "سنن أبي داود"، كتاب اللباس، باب في حلود النمور والسباع، الحديث: ٤١٣١، ص١٥٢٤.

نَجاستوں کے متعلق احکام

نَجاست دو قسم ہے، ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں، دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔ (1) "الفتاوى الخانية"، ج١، ص١٠، و "نورالإيضاح"، كتاب الطهارة، باب الأنحاس... إلخ، ص٣٦.

مسئلہ ۱: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا، اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف ہے تو کفر ہوا، اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے، کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی، یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے، اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا، اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی، مگر خلافِ سنّت ہوئی، اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنحاس، ج١، ص٥٧١.

مسئلہ ۲: اگر نَجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر، یا کم، یا زِیادہ کے معنی یہ ہیں، کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زِیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ رتی ہے اور اگر پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب، تو درہم سے مراد، اس کی لنبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی، یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زِیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنحاس، ج١، ص٥٧١. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنحاس، ج١، ص٥٨٣.

مسئلہ ۳: نجس تیل کپڑے پر گرا، اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا، پھر پھیل کر درہم کے برابر ہوگیا، تو اس میں علما کو بہت اختلاف ہے، اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہوگیا۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النحاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

مسئلہ ٤: نَجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے، کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم، یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (5)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النحاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب

الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج۱، ص۵۷۸.

مسئلہ ۵: نَجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے، یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے، اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے، تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کُل ناپاک ہو جائے گی، اگرچہ ایک قطرہ گرے، جب تک وہ پتلی چیز حدِ کثرت پر یعنی دَہ در دَہ نہ ہو۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج۱، ص۵۷۹.

مسئلہ ٦: انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجب ہو، نَجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھرمونھ قے، حَیض و نفاس و اِستحاضہ کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔ (2) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص٤٦.

مسئلہ ۷: شہیدِ فقہی (3) (یعنی وہ جسے غسل نہیں دیا جاتا اس کا بیان کتاب الجنائز باب الشہید میں آئے گا۔۱۲منہ) کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو، پاک ہے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص٤٦.

مسئلہ ۸: دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، نَجاستِ غلیظہ ہے، یوہیں ناف یا پِستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے، نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (5) "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج۱، ص۲٦۹، ۲۷۰.

مسئلہ ۹: بلغمی رطوبت ناک یا مونھ سے نکلے نجس نہیں، اگرچہ پیٹ سے چڑھے، اگرچہ بیماری کے سبب ہو۔ (6)

"الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، فصل في النواقض، ج۱، ص۲٦۳. و "حاشية الطحطاوي على الدر المختار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۷۹.

مسئلہ ۱۰: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نَجاستِ غلیظہ ہے، یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے، محض غلط ہے۔ (7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص٤٦. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۵۷٤.

مسئلہ ۱۱: شِیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا، اگر بھرمونھ ہے نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۵٦۱.

مسئلہ ۱۲: خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی، (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبح شرعی کے مرجائے مردار ہے، اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بُت پرست یا مُرتد کا ذبیحہ، اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو، اس کا گوشت پوست، سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہو گیا، اگرچہ کھانا حرام ہے، سوا خنزیر کے، کہ وہ نجس العین ہے، کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلّی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، سوئر کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی اور جو پرند کہ اونچا نہ اُڑے، اس کی بیٹ، جیسے مرغی اور بَط، چھوٹی ہو خواہ بڑی، اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اُس

جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے، اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں، یوہیں ان کی کھال، اگرچہ پکالی گئی ہو اور سُوَر کا گوشت اور ہڈی اور بال، اگرچہ ذبح کیا گیا ہو، یہ سب نَجاستِ غلیظہ ہیں۔ (1) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۳۹۵،۴۰۵. "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۳۹۵،۴۰۵.

مسئلہ ۱۳: چھپکلی یا گرگٹ کا خون نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (2) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۳۹۸.

مسئلہ ۱۴: انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا، تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں، کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ ۱۵: ہاتھی کے سُونڈ کی رطوبت اور شیر، کتّے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لُعاب نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۸. و "نور الإيضاح" و "مراقي الفلاح"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ص۳۷.

مسئلہ ۱۶: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب، نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوّا، چیل، شِکرا، باز، بہری) اس کی بیٹ نَجاستِ خفیفہ ہے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶.

مسئلہ ۱۷: چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۵۷۴.

مسئلہ ۱۸: جو پرند حلال اُونچے اُڑتے ہیں، جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے۔ (6) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۴۰۰.

مسئلہ ۱۹: ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔ (7) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، ج۱، ص۶۲۰، و مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج۱، ص۶۲۱.

مسئلہ ۲۰: ہر جانور کے پِتّے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا پِتّا نَجاستِ غلیظہ اور حلال کا نَجاستِ خفیفہ ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج۱، ص۶۲۰.

مسئلہ ۲۱: نَجاستِ غلیظہ خفیفہ میں مِل جائے تو کُل غلیظہ ہے۔ (2)

مسئلہ ۲۲: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔ (3)

مسئلہ ۲۳: پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں، تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (4)

مسئلہ ۲۴: جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵: جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔ (5)

مسئلہ ۲۶: گوشت، تلّی، کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سَن جائیں تو ناپاک ہیں، بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (6)

مسئلہ ۲۷: جو بچہ مُردہ پیدا ہوا، اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی، اگرچہ اس کو غُسل دے لیا ہو، نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی، جب بھی نہ ہوگی، ہاں اگر اس کو غُسل دے کر گود میں لیا تھا تو ہو جائے گی، مگر خلافِ مستحب ہے، یہ اَحکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو، اور کافر کا مُردہ بچہ ہے، تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غُسل دیا ہو یا نہیں۔ (7)

مسئلہ ۲۸: اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی، اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔ (8)

مسئلہ ۲۹: روئی کا کپڑا اُدھیڑا گیا اور اس کے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا، تو اگر اس میں سوراخ ہے، تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کرلے، اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔ (1)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، فصل في البئر، ج۱، ص ۴۲۱ .

مسئلہ ۳۰: کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نَجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد، نَجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔ (2)

"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: إذا صرح... إلخ، ج۱، ص ۵۸۲ .

مسئلہ ۳۱: حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۳۲: چُوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے، ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی، تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کردیں، باقی میں کچھ حَرج نہیں۔ (3) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶، ۴۸ .

مسئلہ ۳۳: ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے۔ (4) "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب السابع في

النجاسة و أحکامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶ .

مسئلہ ۳۴: ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا، یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نَم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا، بشرطیکہ نَجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو، ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا، اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو، اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے، تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا، اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھُوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بین الاستبراء...

إلخ، ج۱، ص۶۱۷ .

مسئلہ ۳۵: بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے، اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبہ محسوس ہو، ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی، تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔ (6)

(6) المرجع السابق، ص٦١٦.

مسئلہ ۳۶: بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہے تو نہیں۔ (7)

(7) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۷: جس جگہ کو گوبر سے لیسا اور وہ سُوکھ گئی، بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا، جب تک کپڑے کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔ (1)

(1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

مسئلہ ۳۸: نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا، اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اُس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (2)

(2) المرجع السابق

مسئلہ ۳۹: ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔ (3)

(3) المرجع السابق

مسئلہ ۴۰: میانی تر تھی اور ہوا نکلی، تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (4)

(4) المرجع السابق

مسئلہ ۴۱: ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں، یوہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اُٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا، اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے، ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔ (5)

(5) المرجع السابق

مسئلہ ۴۲: اُپلے کا دُھواں روٹی میں لگا، تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

مسئلہ ۴۳: کوئی نجس چیز دَہ دردَہ پانی میں پھینکی اور اس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا، ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں، تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔ (6)

(6) المرجع السابق

مسئلہ ۴۴: پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔ (7)

(7) "المحيط البرهاني"، كتاب الطهارات، الفصل السابع في النجاسات وأحكامها، ج١، ص٢١٦. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

مسئلہ ۴۵: راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی، ہوگئی، مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (8)

(8) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في العفو عن طين الشارع، ج١، ص٥٨٣.

مسئلہ ۴۶: سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا، زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوا، مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (9)

(9) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

مسئلہ ۴۷: آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر، تھوڑے پانی (یعنی دَہ دردَہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک

ہوگیا، اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔[1] "منية المصلي"، بيان النجاسة، ص١٠٨.

مسئلہ ٤٨: بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیا، پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔[2] "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

مسئلہ ٤٩: پاک مٹی میں ناپاک پانی مِلایا تو نجس ہوگئی۔[3] المرجع السابق.

مسئلہ ٥٠: مٹی میں ناپاک بھس ملایا، اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زِیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو، ناپاک ہے۔[4] المرجع السابق.

مسئلہ ٥١: کُتّا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اس کا جُسم تر ہو، بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نَجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لُعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔[5] الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج٤، ص٤٠١. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٨.

مسئلہ ٥٢: کُتّے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لُعاب ناپاک ہے، آٹے میں مونھ ڈالا، تو اگر گُندھا ہوا تھا، تو جہاں اس کا مونھ پڑا، اس کو علیحدہ کر دے، باقی پاک ہے اور سُوکھا تھا تو جتنا تر ہوگیا وہ پھینک دے۔

مسئلہ ٥٣: آبِ مُستَعمَل پاک ہے نوشادر پاک ہے۔[6] "نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، ص٣، و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في العرقيّ الذي يستقطر من دردي الخمر نجس حرام بخلاف النوشادر، ج١، ص٥٨٤.

مسئلہ ٥٤: سوا سوئر کے تمام جانوروں کی وہ ہڈّی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو، اور بال اور دانت پاک ہیں۔[7] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٣٩٩. و "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص٤٧١.

مسئلہ ٥٥: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے، کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں، ہاں بہتر ہے۔[8] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٦٦.

مسئلہ ٥٦: جو گوشت سَڑ گیا، بدبُو لے آیا، اس کا کھانا حرام ہے، اگرچہ نجس نہیں۔[9] "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦٢٠.

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نَجاست کہتے ہیں) جیسے شراب، یا غلیظ، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں، پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔[1] "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٥.

مسئلہ ١: جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہوگئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہوگیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے، اگر اُوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں، تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی، یوہیں اگر شراب، مثلاً مونھ تک بھری تھی، پھر کچھ گر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہوگیا، اس کے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا، پاک نہ ہوگا۔

اگر سرکہ اس سے انڈیلا جائے گا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہوجائے گا، ہاں اگر پلی (2) تیل یا گھی نکالنے کا آلہ۔ ٹیڑھا چمچہ۔ وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے، اور پیاز، لہسن شراب میں پڑ گئے تھے، سرکہ ہونے کے بعد پاک ہوگئے (3) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۵.

مسئلہ ۲: شراب میں چوہا گر کر پھول پھَٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا، اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا، تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے، اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا، تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔ (4) المرجع السابق.

مسئلہ ۳: شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا، یا کُتّے نے مونھ ڈال دیا، یا ناپاک سرکہ ملا دیا، تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔ (5) المرجع السابق.

مسئلہ ٤: شراب کو خریدنا، یا منگانا، یا اُٹھانا، یا رکھنا حرام ہے، اگرچہ سرکہ کرنے کی نیّت سے ہو۔

مسئلہ ٥: نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہوگیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔ (6) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۵.

مسئلہ ٦: اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بُجھ گیا تو ناپاک۔ (7) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص٤٤.

مسئلہ ۷: جو چیزیں بذاتہٖ نجس نہیں بلکہ کسی نَجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں، ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے (جس سے نَجاست دور ہوجائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ اور گلاب، کہ ان سے نَجاست کو دور کر سکتے ہیں، تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص٤١.

فائدہ: بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے، کہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ ۸: مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں، پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۹: تھوک سے اگر نَجاست دور ہوجائے، پاک ہوجائے گا، جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی، پھر کئی بار دودھ پیا، یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہوگئی، اور شرابی کے مونھ کا مسئلہ اوپر گزرا۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۵.

مسئلہ ۱۰: دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا، کہ ان سے نَجاست دور نہ ہوگی۔ (3) "تبيين الحقائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۱۹٤.

مسئلہ ۱۱: نَجاست اگر دَلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہوجائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نَجاست دور ہوجائے تو تین بار پورا

کرلینا مستحب ہے۔ (4) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامھا، الفصل الأول، ج١، ص٤١.

مسئلہ ۱۲: اگر نَجاست دور ہوگئی، مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر بدقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھولیا پاک ہوگیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔ (5) "الفتاوی الھندیة"، الباب السابع في النجاسة و أحکامھا، الفصل الأول، ج١، ص٤٢.

مسئلہ ۱۳: کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا، یا ناپاک مہندی لگائی، تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہوجائے گا، اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔ (6) "فتح القدیر"، کتاب الطھارات، باب الأنجاس وتطھیرھا، ج١، ص١٨٤.

مسئلہ ۱٤: زعفران یا رنگ، کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا، اس میں کسی بچے نے پیشاب کردیا، یا اور کوئی نَجاست پڑ گئی، اس سے اگر کپڑا رنگ لیا، تو تین بار دھوڈالیں، پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۵: گُودنا کہ سوئی چبھوکر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں، تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو، تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سُرمہ کہ اس پر ڈالا گیا، وہ بھی ناپاک ہوگیا، پھر اس جگہ کو دھوڈالیں، پاک ہوجائے گی، اگرچہ ناپاک سُرمہ کا رنگ بھی باقی رہے، یوہیں زخم میں راکھ بھردی، پھر دھولیا پاک ہوگیا، اگرچہ رنگ باقی ہو۔

مسئلہ ۱٦: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھولینے سے پاک ہوجائے گا، اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلّف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے، لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی، تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے، پاک نہ ہوگا۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب الأنجاس، مطلب في حکم الصبغ... إلخ، ج١، ص٥٩١.

مسئلہ ۱۷: اگر نَجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا، اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے ،اگر کپڑے کا خیال کرکے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (2) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامھا، الفصل الأول، ج١، ص٤٢. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب الأنجاس، مطلب في حکم الوشم، ج١، ص٥٩٤.

مسئلہ ۱۸: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا، مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زِیادہ ہے نچوڑے، تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٩٤.

مسئلہ ۱۹: پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کرلینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہوگیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں

ناپاک ہیں۔(4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص٤٢.

مسئلہ ۲۰: پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا، تو یہ بھی ناپاک ہوگیا، پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے، یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲۱: کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے، کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے، اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا، تو یہ پانی ناپاک ہے۔(1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص٤٢.

مسئلہ ۲۲: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے، تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔(2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص٤٦.

مسئلہ ۲۳: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے، یوہیں دو مرتبہ اَور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوگیا، وہ چیز پاک ہوگئی، اسے ہر مرتبہ کے بعد سُوکھانا ضروری نہیں، یوہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں، اسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔(3) "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص٤١٣.

مسئلہ ۲۴: اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن، یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں، تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔(4) المرجع السابق، ص٤١٤.

مسئلہ ۲۵: ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۶: پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہوگیا، تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں، ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔(5) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص٤٣.

مسئلہ ۲۷: دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا، بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں، پاک ہوجائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہوجائے کہ پانی نجاست کو بہالے گیا، پاک ہوگیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔(6) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۸: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہوگیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہوگئی، مگر یہ نہیں معلوم

کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ہے، تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر انداز سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے، جب بھی پاک ہو جائے گا، اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا، جب بھی پاک ہے، مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو، کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے، اور نمازوں کا اعادہ کرے، اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (1) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۳.

مسئلہ ۲۹: یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں، بلکہ اگر مختلف وقتوں، بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۳.

مسئلہ ۳۰: لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار، نجس ہو جائے، تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی، اور اس صورت میں نجاست کے دَلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یو ہیں چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے، پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۱: آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں، کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے، پاک ہو جاتی ہیں (4) المرجع السابق. ـ

مسئلہ ۳۲: مَنی کپڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مَل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا، اگرچہ بعد مَلنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔ (5) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

مسئلہ ۳۳: اس مسئلہ میں عورت و مرد، اور انسان و حیوان، و تندرست و مریضِ جریان سب کی مَنی کا ایک حکم ہے۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۶۷.

مسئلہ ۳۴: بدن میں اگر مَنی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔ (7) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

مسئلہ ۳۵: پیشاب کر کے طہارت نہ کی، پانی سے نہ ڈھیلے سے، اور مَنی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ مَلنے سے پاک نہ ہوگی، بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا مَنی جست کر کے نکلی کہ اس مَوضَعِ نجاست پر نہ گزری تو مَلنے سے پاک ہو جائے گی۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۶۵.

مسئلہ ۳۶: جس کپڑے کو مَل کر پاک کر لیا، اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ (2) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۴۴.

مسئلہ ۳۷: اگر مَنی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے، تو دھونے سے پاک ہوگا، مَلنا کافی نہیں۔ (3) المرجع

السابق.

مسئلہ ۳۸: موزے یا جوتے میں دَلدار نَجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر، مَنی تو اگرچہ وہ نَجاست تر ہو، کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہوجائیں گے۔(4) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۹: اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نَجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں، جب بھی پاک ہوجائیں گے، اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نَجاست سُوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔(5)

"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٦٢.

مسئلہ ۴۰: ناپاک زمین اگر خشک ہوجائے اور نَجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہوگئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے، مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں، نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔(6) "الفتاوى الهندية"، كتاب

الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۴۱: جس کوئیں میں ناپاک پانی ہو، پھر وہ کوآں سُوکھ جائے تو پاک ہوگیا۔

مسئلہ ۴۲: درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہوجانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے، یوہیں درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں، تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔(7) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و

أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤. و "الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج١، ص١٢.

مسئلہ ۴۳: اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہوسکے تو خشک ہونے سے پاک ہے، ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔(8)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۴۴: چکی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہوجائے گا۔(1) "النهر الفائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١،

ص١٤٤.

مسئلہ ۴۵: کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی، اور جو زمین میں وصل ہے، زمین کے حکم میں ہے۔(2)

مسئلہ ۴۶: جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہوگئی، پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی، تو اب بھی پاک ہی ہے۔(3) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۴۷: ناپاک مٹی سے برتن بنائے، تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں، بعد پختہ کرنے کے پاک ہوگئے۔(4)

"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۴۸: تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی، اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے۔(5) المرجع السابق.

مسئلہ ۴۹: اُپلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔(6) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۰: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی، اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۱: سُوئر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام، جب کہ ذبح کے قابل ہو، اور بسم اللہ کہہ کہ ذبح کیا گیا، تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے، کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی، مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔ (8) "الفتاوی الخانية"، کتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج۱، ص۱۱.

مسئلہ ۵۲: سُوئر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے، خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھالیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بد بو جاتی رہی ہو، کہ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی، اس پر نماز درست ہے۔ (9) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المياه ،مطلب في أحكام الدباغة ،ج۱،ص۳۹۳.

مسئلہ ۵۳: درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے، بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے، کتے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کرلیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ آئمہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

مسئلہ ۵۴: روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دُھننے سے اُڑ جانے کا گمانِ صحیح ہو تو دُھننے سے پاک ہو جائے گی، ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی، ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھننے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۵۵: غلّہ جب پَیر (1) (اناج صاف کرنے کی جگہ۔) میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا ،تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا، یا اس میں سے مزدوری دی گئی، یا خیرات کی گئی، تو سب پاک ہو گیا اور اگر کُل بجنسہٖ موجود ہے تو ناپاک ہے، اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کر لیں، تو سب پاک ہو جائے گا۔ (2) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص٤٥.

مسئلہ ۵۶: رانگ، سیسہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۵۷: جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا، تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں، اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں، البتہ اس کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمالِ نَجاست ممنوع نہ ہو، تیل کا بھی یہی حکم ہے۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۵۸: شہد ناپاک ہو جائے، تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے، تین مرتبہ یوہیں کریں پاک ہو جائے گا۔ (4) "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص٤٢.

مسئلہ ۵۹: ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں، پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوہیں تین بار کریں، یا اس برتن میں نیچے سوراخ کردیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا، یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں، یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے، ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا، اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو، ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں، اور اگر گھی جما ہو، اسے پگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں، سب پاک ہو جائے گا، یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں، پاک ہو جائے گا۔ (1) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس، ج٤، ص٣٧٨۔٣٨٠.

مسئلہ ٦٠: جانماز میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نَجاست ہو نماز میں حَرَج نہیں، ہاں نماز میں نَجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔ (2) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلاۃ، ج٢، ص٩٢.

مسئلہ ٦١: کسی کپڑے میں نَجاست لگی اور وہ نَجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا، تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نَجاست نہیں لگی ہے، نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو، مگر جب کہ وہ نَجاست مَواضعِ سجود سے الگ ہو۔ (3) "غنیۃ المتملي"، شرائط الصلاۃ، الشرط الثاني، ص٢٠٢.

مسئلہ ٦٢: جو کپڑا، دو تہ کا ہو، اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں، تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلوۃ، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیھا، مطلب في التشبہ بأھل الکتاب، ج٢، ص٤٦٧.

مسئلہ ٦٣: لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے نجس ہو گیا، تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے، تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں، ورنہ نہیں۔ (5) "غنیۃ المتملي"، شرائط الصلاۃ، الشرط الثاني، ص٢٠٢.

مسئلہ ٦٤: جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سُوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں اگر وہ سُوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا لیا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں، اگرچہ کپڑے میں تری ہو، مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کردے، کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ٦٥: آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا، تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو، تو معاف ہے۔

مسئلہ ٦٦: کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نَجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کرلے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔ (1) "الدرالمختار"، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس،فصل الاستنجاء، ج١،ص٦٢٢.

مسئلہ ٦٧: فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے، مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں اِحتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کرلی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفّار کے ان کپڑوں کے پاک کرلینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔ (2) "الفتاوی الرضویۃ" (الجدیدۃ)، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس، ج٤، ص٤٩٠.

استنجے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴾ (3) پ١١، التوبۃ: ١٠٨.

''اس مسجد یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔''

حدیث ١: سُنَن ابنِ ماجہ میں ابوایّوب و جابر و اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہِ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی، تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے'' عرض کی نماز کے لیے ہم وُضو کرتے ہیں اور جنابت سے غُسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، فرمایا: ''تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔'' (4) "سنن ابن ماجہ"، أبواب الطھارۃ، باب الاستنجاء بالماء، الحدیث: ٣٥٥، ص٢٤٩٩.

حدیث ٢: ابوداود و ابن ماجہ زَید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''یہ پاخانے جنّ اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے یہ پڑھ لے۔''

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (5) "سنن أبي داود"، کتاب الطھارۃ، باب مایقول الرجل إذا دخل الخلاء، الحدیث: ٦، ص١٢٢٣.

حدیث ٣: صحیحین میں یہ دعا یوں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (1) "صحیح البخاري"، کتاب الوضوء، باب مایقول عند الخلاء، الحدیث: ١٤٢، ص١٥.

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

حدیث ٤: ترمذی کی روایت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جنّ کی آنکھوں اور بنی آدم کے سِتر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہہ لے۔ (2) "جامع الترمذي"، أبواب الصلاۃ، باب ما ذکر من التسمیۃ عند دخول الخلاء، الحدیث: ٦٠٦، ص١٧٠٥.

حدیث ۵: ترمذی وابن ماجہ ودارمی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر آتے یوں فرماتے: " غُفْرَانَکَ." (3) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، الحديث: ٧، ص ١٦٣٠. ترجمہ: اللہ عزوجل سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

حدیث ۶: ابن ماجہ کی روایت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَا فَانِیْ (4) "سنن ابن ماجه"، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، الحديث: ٣٠١، ص ٢٤٩٥.

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کردی اور مجھے عافیت دی۔

حدیث ۷: حِصن حَصِین میں ہے کہ یوں فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنْ بَطْنِیْ مَا یَضُرُّنِیْ وَاَبْقٰی فِیْہِ مَا یَنْفَعُنِیْ (5) "الحصن الحصين"

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے میرے شکم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

حدیث ۸: متعدد کتب میں بکثرت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب پاخانے کو جاؤ تو قِبلہ کو نہ مونھ کرو نہ پیٹھ، اور عضوِ تناسُل کو دہنے ہاتھ سے چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔'' (6) "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، الحديث: ١٥٣، ص ١٦.

"صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب لاتستقبل القبلة... إلخ، الحديث: ١٤٤، ص ١٥.

حدیث ۹: ابوداود و ترمذی ونسائی اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا کو جاتے، انگوٹھی اُتار لیتے (1) "جامع الترمذي"، أبواب اللباس... إلخ، باب ماجاء في نقش الخاتم، الحديث: ١٧٤٦، ص ١٨٣٠، کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔

حدیث ۱۰: ابوداود و ترمذی نے انھیں سے روایت کی، جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تاوقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔ (2) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الاستتار عند الحاجة، الحديث: ١٤، ص ١٦٣٠.

حدیث ۱۱: ابوداود جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے، تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (3) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب التخلي عند قضاء الحاجة، الحديث: ٢، ص ١٢٢٣.

حدیث ۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی ونسائی نے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے۔'' (4) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية مايستنجي به، الحديث: ١٨، ص ١٦٣١. اور ابوداود کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔ (5) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب ما ينهى عنه أن يستنجي به، الحديث: ٣٩، ص ١٢٢٥.

حدیث ۱۳: ابوداود و ترمذی ونسائی عبداللہ بن مُغفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا: ''کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔'' (6) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في البول في المستحم، الحديث: ٢٧، ص ١٢٢٤.

حدیث ۱٤: ابوداود و نسائی عبداللہ بن سَرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔ (7) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الحجر، الحديث: ٢٩، ص ١٢٢٤.

حدیث ۱٥: ابوداود و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے فرمایا: ''تین چیزیں جو سببِ لعنت ہیں، ان سے بچو: گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔'' (8) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى عن البول فيها، الحديث: ٢٦، ص ١٢٢٤.

حدیث ۱٦: امام احمد و ترمذی و نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو، حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔ (9) "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في النهي عن البول قائما، الحديث: ١٢، ص ١٦٣٠.

حدیث ۱۷: امام احمد و ابوداود و ابن ماجہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''دو شخص پاخانہ کو جائیں اور سِتر کھول کر باتیں کریں، تو اللہ اس پر غضب فرماتا ہے۔'' (1) "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عند الخلاء، الحديث: ١٥، ص ١٢٢٣.

حدیث ۱۸: صحیح بُخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا: ''کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) مُعذَّب نہیں ہیں، ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا''، پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے، ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرما دیا۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا: ''اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں تخفیف (2) (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے۔ ۱۲ منہ) ہو۔'' (3) "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، الحديث: ٢١٨، ص ٢٠.

استنجے کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱: جب پاخانہ پیشاب کو جائے، تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَمْسَکَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے۔ (4) "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج ١، ص ٦١٥.

مسئلہ ۲: پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف مونھ ہو نہ پیٹھ، اور یہ حکم عام ہے،

چاہے مکان کے اندر ہو، یا میدان میں، اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف مونھ یا پُشت کرکے بیٹھ گیا، تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے، اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔ (5) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج۱، ص۶۰۸. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الاستنجاء، ج۱، ص۵۰.

مسئلہ ۳: بچّے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچّے کا مونھ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (6) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج۱، ص۶۱۰.

مسئلہ ٤: پاخانہ، پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ مونھ ہو نہ پیٹھ، یوہیں ہَوا کے رُخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔ (1) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: القول مرجح على الفعل، ج۱، ص۶۱۰،۶۱۲.

مسئلہ ٥: کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے، یا پانی میں، اگرچہ بہتا ہوا ہو، یا گھاٹ پر، یا پھلدار درخت کے نیچے، یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو، یا سایہ میں، جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں، یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں، یا قبرستان، یا راستہ میں، یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں، ان سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ مکروہ ہے، یوہیں جس جگہ وضو یا غُسل کیا جاتا ہو، وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (2) المرجع السابق، ص ٦١١-٦١٣. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱ ص۵۰.

مسئلہ ٦: خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے، یہ ممنوع ہے۔ (3) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: القول مرجح على الفعل، ج۱، ص٦١٢.

مسئلہ ۷: ایسی سخت زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اُڑ کر آئیں، پیشاب کرنا ممنوع ہے، ایسی جگہ کو کرید کر نرم کر لے، یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے۔ (4) "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص۵۰.

مسئلہ ۸: کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے، نیز ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا، یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دُعا یا اللہ و رسول، یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے، یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے۔ (5) المرجع السابق، و "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: القول مرجح على الفعل، ج۱، ص٦١٣.

مسئلہ ۹: جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے، اور نہ حاجت سے زِیادہ بدن کھولے، پھر دونوں پاؤں کشادہ کرکے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلۂ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے، اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے، دل میں کہہ لے، اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نَجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے، اور پیشاب میں نہ تھوکے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلاضرورت کھنکارے، نہ بار

بار اِدھر اُدھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے، بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔

جب فارغ ہوجائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونتے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں، پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے، جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے، تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے، اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھولے اور طہارت خانہ میں یہ دُعا پڑھ کر جائے۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الۡعَظِیۡمِ وَبِحَمۡدِهٖ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ التَّوَّابِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ الَّذِیۡنَ لَاخَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ط ۔(1) (اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں۔ اے اللہ تُو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے، جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے۔ ۱۲) پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام، اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے، اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں، پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دُعا پڑھیں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ جَعَلَ الۡمَاءَ طَهُوۡرًا وَّالۡاِسۡلَامَ نُوۡرًا وَّقَائِدًا وَّدَلِیۡلًا اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنۡ فَرۡجِیۡ وَطَهِّرۡ قَلۡبِیۡ وَمَحِّصۡ ذُنُوۡبِیۡ ۔(2)

"الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامھا، الفصل الثالث، ج۱، ص ۵۰. و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بین الاستبراء... إلخ، ج۱، ص ۶۱۵. حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا اے اللہ تو میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دُور کر۔ ۱۲

مسئلہ ۱۰: آگے یا پیچھے سے جب نَجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنّت ہے، اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کرلی تو بھی جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔(3) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامھا، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۸.

مسئلہ ۱۱: آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانہ کے سوا کوئی اَور نَجاست، مثلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے، یا اس جگہ خارِج سے نَجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی، جب کہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مستحب ہے۔(4) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامھا، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۸.

مسئلہ ۱۲: ڈھیلوں کی کوئی تعداد مُعیَّن سنّت نہیں، بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہوگئی سنّت ادا ہوگئی، اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنّت ادا نہ ہوئی، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی گنتی پوری کرے، اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے، کہ طاق ہو جائیں۔

(1) "الفتاوی الھندیة"، کتاب الطھارة، الباب السابع في النجاسة و أحکامھا، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۸.

مسئلہ ۱۳: ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوگی کہ نَجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زِیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درم سے زِیادہ سَن جائے تو دھونا فرض ہے، مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنّت رہے گا۔ (2) المرجع السابق .

مسئلہ ۱۴: کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا، یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلاکراہت جائز ہے، دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو، اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اور کر لیا تو طہارت ہو جائے گی، جو مکان اس کے پاس کرایہ پر ہے، اس کی دیوار سے استنجا سکھا سکتا ہے۔ (3) "ردالمحتار"، کتاب الطھارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي... إلخ، ج۱، ص ۶۰۱.

مسئلہ ۱۵: پرائی دیوار سے استنجے کے ڈھیلے لینا جائز نہیں، اگرچہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو۔

مسئلہ ۱۶: ہڈی اور کھانے اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی، ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ (4) "الدرالمختار" و "رد

المحتار"، کتاب الطھارۃ، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قلیل، ج۱، ص۶۰۵.

مسئلہ ۱۷: کاغذ سے استنجا منع ہے، اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو، یا ابوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔ (5) "ردالمحتار"،

کتاب الطھارۃ، فصل الاستنجاء مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قلیل، ج۱، ص۶۰۶.

مسئلہ ۱۸: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا، تو اسے دہنے ہاتھ سے جائز ہے۔ (6) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع في النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الثالث، ج۱، ص ۵۰.

مسئلہ ۱۹: آلہ کو دہنے ہاتھ سے چھونا، یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لے کر اس پر گزارنا مکروہ ہے۔ (7) المرجع السابق،

ص۴۹.

مسئلہ ۲۰: جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے، مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔ (8) المرجع السابق، ص ۵۰.

مسئلہ ۲۱: پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے، کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے، اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف، اور تیسرا آگے سے پیچھے کو، اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو، اور دوسرا آگے سے پیچھے کو، اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے۔ (1) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب

الطھارۃ، الباب السابع في النجاسۃ و أحکامھا، الفصل الثالث، ج۱، ص۴۸.

مسئلہ ۲۲: عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں۔ (2) "نورالإیضاح"، کتاب الطھارۃ، فصل في

الاستنجاء، ص ۱۰.

مسئلہ ۲۳: پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد، کام میں لانے کے، بائیں طرف ڈال دینا، اس طرح پر کہ جس رُخ میں نَجاست لگی ہو نیچے ہو، مستحب ہے۔ (3) "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع في النجاسۃ و أحکامھا، الفصل

الثالث، ج۱، ص۴۸.

مسئلہ ۲۴: پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا، یا پھر آئے گا، اس پر اِستبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے) واجب ہے، استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے، یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے، یا دہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو دہنے پر رکھ کر زور کرنے، یا بلندی سے نیچے اترنے، یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے، یا کھنکارنے، یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے، اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی، مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے، اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لیے ہے، عورت بعد، فارغ ہونے کے، تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٤.

مسئلہ ۲۵: پاخانہ کے بعد پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے، انگلیوں کا سرا نہ لگے، اور پہلے بیچ کی انگلی اُونچی رکھے، پھر جو اس سے متصل ہے، اس کے بعد چھنگلیا اُونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے، تین انگلیوں سے زِیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔ (5) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩.

مسئلہ ۲۶: ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہو جائے گی۔ (6) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۷: عورت ہتھیلی سے دھوئے، اور بہ نسبت مرد کے زِیادہ پھیل کر بیٹھے۔ (7) المرجع السابق.

مسئلہ ۲۸: طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے، مگر پھر دھو لینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔ (1) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩.

مسئلہ ۲۹: جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے، دھونے میں زِیادہ مبالغہ کرے اور اگر جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے، تو اسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں، مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا سرد پانی سے، اور مرض کا بھی احتمال ہے۔ (2) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۰: روزے کے دنوں میں نہ زِیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔ (3) المرجع السابق.

مسئلہ ۳۱: مرد لُنجھا ہو تو اس کی بی بی استنجا کرا دے، اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر، اور بی بی نہ ہو، یا عورت کا شوہر نہ ہو، تو کسی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کرا سکتے، بلکہ معاف ہے۔ (4) "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩. و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج١، ص٦٠٧.

مسئلہ ۳۲: زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے (5) "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٣٥٨. و "الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، كتاب الطهارة، في ضمن الرسالة: النور و النورق لاسفار الماء المطلق، ج٢، ص٤٥٢. اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو

ناجائز۔

مسئلہ ۳۳: وضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلافِ اَولیٰ ہے۔

مسئلہ ۳۴: طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے، اسراف میں داخل ہے۔ (6)

(6) "الفتاوی الرضویة" (الجدیدة)، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء، ج٤، ص ٥٧٥، ملخصاً.

قد تم بحمد الله سبحنه و تعالیٰ هذا الجزء فی مسائل الطهارة وله الحمد اولا و اخرا و باطنا و ظاهرا کما یحب ربنا و یرضی وهو بکل شیٍٔ علیم ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم و صلی اللّٰه علی خیر خلقهٖ سیدنا و مولانا محمد و اٰله وصحبه و ا بنه و ذریته و علماء ملته و اولیاء امته اجمعین امین والحمد للّٰه رب العٰلمین. وانا الفقیر المفتقر الی اللّٰه الغنی ابو العلا امجد علی الاعظمی غفر اللّٰه له ولوالدیه. امین

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثیل

امام اہلسنت، ناصر دین وملت، محی الشریعہ کاسر الفتنہ، قامع البدعہ، مجدد المأتہ الحاضرہ، صاحب الحجۃ القاہرہ، سیدی و سندی وکنزی وذخری لیومی وغدی اعلیٰ حضرت مولٰنا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی نفع اللہ الاسلام و المسلمین بفیوضھم و برکاتھم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط۔ الحمد للہ و کفٰی علی عبادہ الذین اصطفٰے لاسیما علی الشارع المصطفٰے ومقتفیہ فی المشارع اولی الطھارۃ و الصفا فقیر غفرلہ المولی القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ **بہار شریعت** تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلیٰ مولٰنا ابو العلیٰ مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنٰی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنٰی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واغلاط کے مصنوع وملمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر و عمل وفیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی وشافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہلسنت میں شائع و معمول اور دُنیا وآخرت میں نافع ومقبول فرمائے۔ آمین۔

والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین امین ۱۲ ۔ ربیع الأخر شریف ۱۳۳۵ ھجریہ علی صاحبہا والہ الکرام افضل الصلوٰۃ والتحیۃ امین ۔

مآخذ ومراجع
کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطا	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دارالمعرفۃ، بیروت
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت
3	صحیح البخاري	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالسلام، ریاض
4	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالسلام
5	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالسلام
6	سنن ابي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دارالسلام
7	جامع الترمذي	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالسلام
8	سنن الدارقطني	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
9	البحر الزخار	امام احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ
10	سنن النسائي	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ
11	صحیح ابن خزیمۃ	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت
12	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
13	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
14	شعب الإیمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
15	الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
16	مشکاۃ المصابیح	شیخ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر، بیروت

کتب فقہ (حنفی)

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
2	بدائع الصنائع	علامہ علاؤالدین ابی بکر بن مسعود کاسانی، متوفی ۵۸۷ھ	دارالفکر، بیروت
3	الفتاوی الخانیۃ	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
4	الھدایۃ	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دارالاحیاء التراث العربی
5	التجنیس والمزید	علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	باب المدینہ، کراچی
6	منیۃ المصلی	علامہ سدیدالدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
7	تبیین الحقائق	علامہ فخرالدین عثمان بن علی، متوفی ۷۴۲ھ	کوئٹہ
8	شرح الوقایہ	علامہ صدرالشریعہ عبیداللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ، کراچی
9	الفتاوی التاتارخانیۃ	علامہ عالم بن العلاء انصاری دہلوی، متوفی ۷۸۲ھ	باب المدینہ، کراچی
10	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
11	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
12	الدررالحکام فی شرح غررالاحکام	علامہ احمد بن فراموز ملاّ خسرو، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ، کراچی

13	غنية المتملي شرح منية المصلي	علامہ محمد ابراھیم بن حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی، لاہور
14	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
15	الفتاوی زینیۃ	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	باب المدینہ، کراچی
16	الاشباہ والنظائر	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت
17	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ، بیروت
18	النھر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراھیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کوئٹہ
19	حاشیۃ الشلبیہ علی تبیین الحقائق	علامہ احمد بن محمد شلبی، متوفی ۱۰۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت
20	نور الإیضاح ومراقي الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
21	مجمع الأنھر	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۷۸ھ	کوئٹہ
22	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت
23	الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ وعلمائے ہند	کوئٹہ
24	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت
25	حاشیۃ الطحطاوي علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحطاوی، متوفی ۱۳۰۲ھ	کوئٹہ

26	الفتاوی الرضویۃ (الجدیدۃ)	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
27	جدالممتار	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، متوفی ۱۳۴۰ھ	ہند